

یا ابا صالح المہدی ادرکی

# زیارت ناحیہ مقدسہ

حضرت صاحب العصر والزمان صلوات اللہ علیہ وآلہ

منہ الذی صاحب کل

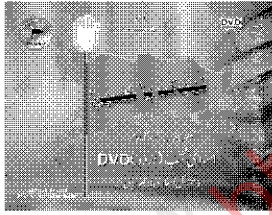
نفری صاحب العصر والزمان

ترتیب و تدوین

علامہ ڈاکٹر سید ضمیر اختر نقوی

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرون ملک مقیم ہیں  
مومنین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں۔



منجانب۔

سیل سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدر آباد پاکستان



۷۸۶  
۹۲۱۱۰  
یا صاحب الزماں اور کئی

DVD  
Version

# لبیک یا حسینؑ

نذر عباس  
خصوصی تعاون: رضوان رضوی

## اسلامی کتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری -

SABIL-E-SAKINA

Unit#8,

Latifabad Hyderabad  
Sindh, Pakistan.

[www.sabeelesakina.page.tl](http://www.sabeelesakina.page.tl)

[sabeelesakina@gmail.com](mailto:sabeelesakina@gmail.com)

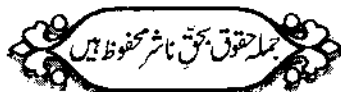


# زیارتِ ناجیہ مقدسہ

صلوات اللہ علیہ وآلہ  
حسبِ ارشاد حضرت صاحب العصر والزمان

..... ﴿تحقیق و ترتیب و تدوین﴾ .....

علامہ ڈاکٹر سید ضمیر اختر نقوی



نام کتاب : زیارت ناجیہ مقدسہ  
ترتیب و تدوین : علامہ ڈاکٹر سید ضمیر اختر نقوی

اشاعت : ۲۰۱۲ء

تعداد : ایک ہزار

کمپوزنگ : رحمان احمد

پرینٹنگ : سید غلام اکبر

قیمت : [REDACTED]

ناشر : محسنہ بیورو مل فاؤنڈیشن

فلٹ نمبر 102، مصطفیٰ آرکیڈ،

سندھی مسلم کوآپریٹیو ہاؤسنگ سوسائٹی،

کراچی، فون: 02134306686

website: www.allamazameerakhtar.com

..... ﴿ کتاب ملنے کا پتہ ﴾ .....

**MUSTAFA ARCADE**  
Flat #102, Plot 119-A  
S.M.C.H.S, KARACHI  
PAKISTAN  
Ph# 02134306686

**IMAM BARGAH**  
DUA-E-ZEHRA  
2 Lorne Road  
NN 1 3RN U.K.  
Ph# 07989344151

**Community News & Views**  
11 Amesbury Court  
Robbinsville N.J. 08891  
U.S.A Ph# 0016093360015

**H.NO.22-3-145,**  
DarabJang Lane,  
Yakutpura,  
Hyderabad A.P. INDIA  
Ph# 00918099247402

**6 Edwards Mews**  
Islington  
London N1 1SG  
Ph# 00447958344614  
00442072269057

**Abbas Book Agency**  
Rustam Nagar  
Dargah Hz. Abbas  
Lucknow-3 U.P.  
INDIA  
Ph# 0091936944864

**Alamdard Book Depot**  
Imam Bargah  
Shuhda-e-Karbal  
Anchoh Society  
Karachi  
Ph# 02136804345

**Iftikhar Book Depot**  
43-Main Bazar  
Islampura,  
Lahore  
Ph# 042-3723686

**Ahmed Book Depot**  
Phatak Imam Bargah  
Shah-e-Karbala  
Rizvia Society  
Karachi

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## فہرست

- ۱۔ پیش لفظ (علامہ ڈاکٹر سید ضمیر اختر نقوی) ----- ۴
- ۲۔ زیارت ناحیہ کا معجزہ ----- ۸
- ۳۔ مجلس عزاء بعنوان زیارت ناحیہ (خطیب: علامہ ڈاکٹر سید ضمیر اختر نقوی) ----- ۱۰
- ۴۔ زیارت ناحیہ مقدسہ (معروفہ) ----- ۳۵
- ۵۔ زیارت ناحیہ مقدسہ (غیر معروفہ) ----- ۶۹
- ۶۔ منظوم ترجمہ زیارت ناحیہ (مرزا دبیر) ----- ۸۹
- ۷۔ منظوم ترجمہ زیارت ناحیہ (میرزا عشق) ----- ۹۸
- ۸۔ منظوم ترجمہ زیارت ناحیہ (سید محمد عباس (ایم اے) آل میر انیس) ----- ۱۱۹
- ۹۔ زیارت شہدائے کربلا (منظوم) ----- ۱۲۳
- ۱۰۔ شہدائے کربلا کے مختصر حالات ----- ۱۳۰
- ۱۱۔ زیارت ناحیہ کا مختصر منظوم ترجمہ (شاہد نقوی) ----- ۱۶۲

علامہ ڈاکٹر سید ضمیر اختر نقوی:

## پیش لفظ

بقول علامہ سید محمد جعفر زیدی شہید، شکر بے حد ہے خدائے لم یزل ولایزال کا کہ مومنین کرام کے سامنے زیارت ناحیہ مقدسہ ترجمہ کر کے پیش کرنے کا شرف حاصل کیا جا رہا ہے۔ یہ زیارت اصل میں وہ تحفہ سلام ہے اور وہ نذر عقیدت ہے جس کو حضرت صاحب الامر علیہ السلام نے اپنے جد مظلوم خامس آلِ عباس حضرت سید الشہداء کی بارگاہ میں پیش کیا ہے اور بعنوان سلام اپنے جد مظلوم کا مرثیہ کہا ہے اور ان کے مصائب و آلام کا تذکرہ کر کے توجہ کیا ہے۔ اس زیارت کی جلالت قدر اور عظمت مقام کی ضمانت کے لئے یہی کافی ہے کہ یہ کلمۃ اللہ الباقیہ کے کلمات ہیں۔ غیبت صغریٰ میں جن چار حضرات علماء کرام نے نیابت امام کے فرائض انجام دیئے ہیں اور امام علیہ السلام کے ارشادات عالیہ اور احکام جاریہ ان کے وسیلہ سے ملتِ اہل بیت تک پہنچے ہیں وہی حضرات اس زیارتِ عظمیٰ کے لئے ہمارے اور ہمارے امام کے درمیان وسیلہ محکم ہیں۔ ہمارے اجلہ علمائے کرام نے اس زیارت کو معتبر قرار دے کر کتب زیارات میں تحریر فرمایا ہے۔ علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے اولاً اپنی کتاب مزار بحار میں پھر اس کے بعد اپنی کتاب تحفۃ الزائرین میں اس زیارت کو ان زیارتوں کے سلسلہ میں تحریر فرمایا ہے جو آئمہ معصومین علیہ السلام سے منقول و ماثور ہیں اور تالیف علماء میں سے نہیں

ہیں۔ علامہ مجلسیؒ مذکور نے زیارت ناحیہ کو سید ابن طاووس اور شیخ محمد بن المشہدی کے حوالہ سے نقل فرمایا ہے۔

شیخ الطائفہ ابو جعفر طوسی علیہ الرحمہ نے بھی براہ راست ابن عیاش سے اسی زیارت ناحیہ کی روایت کی ہے۔ جناب شیخ مفید علیہ الرحمہ جو شیخ ابو جعفر طوسی و شیخ نجاشی رحمہما اللہ کے استاد ہیں انہوں نے بھی اپنی کتاب المزار میں زیارت ناحیہ کو بیان فرمایا ہے۔ سید ابن طاووس نے بھی اپنی کتاب اقبال میں زیارت ناحیہ کو پیش کیا ہے۔ غرضیکہ علماء اعلام شیعہ نے اس زیارت کو موثق و معتبر ہونا تسلیم کیا ہے۔

فاضل علام جناب سید سبط الحسن صاحب ہنسوی و ام مجدہ نے رسالہ الجواد بنارس مطبوعہ جنوری ۵۳ء میں زیارت ناحیہ کے موثق و معتبر ہونے پر بڑی زبردست فاضلانہ بحث کی ہے۔ جو نہایت بیش قیمت اور قابل قدر ہے۔ خوش قسمتی سے یہ رسالہ اس وقت پیش نظر ہے۔ تقریر نہایت مبسوط اور مفصل ہے۔ اسی کی روشنی میں یہ چند جملے جو اس مقصد کے لئے کافی ہیں سپرد قلم کئے گئے۔ رسالہ مذکور میں اس کا بھی تذکرہ ہے کہ اسی زیارت ناحیہ کا ترجمہ تاج العلماء مولانا سید علی محمد صاحب طاب ثراہ نے فرمایا اور جناب مرزا دبیر میرزا عشق نے اس زیارت کا منظوم ترجمہ کیا۔ جو زیارت ناحیہ کے بعد دونوں مرثیے پیش کیئے جارہے ہیں، میں نے درستی و صحت کا حتی المقدور اہتمام کیا ہے۔ پھر ترجمہ کے متعلق چاہے کتنی ہی سعی کی گئی ہو۔ یہ دعویٰ کہ مقصد امام تک رسائی ہوگئی ہے معاذ اللہ مِنْ ذَالِک۔

یہ زیارت دوجہ گانہ عنوان کے ساتھ آپ کے سامنے آرہی ہے۔ پہلے جزو کو ”زیارت ناحیہ معروفہ“ کہا جاتا ہے۔ دوسرے کو ”زیارت ناحیہ غیر معروفہ“۔



یہ زیارت ہمارے بادشاہ حقیقی امام زمانہ عجل اللہ فرجہ سے منسوب ہے۔ یہ زیارت وہ تحفہ سلام اور درد بھرا مرثیہ ہے جس کو امام عصر عجل اللہ فرجہ نے اپنے جد سید الشہداء حضرت امام حسینؑ مظلوم کی قبر مبارک پر بطور نذرانہ عقیدت پیش کیا تھا اس زیارت کی سند اکابر علمائے شیعہ علامہ مجلسی، شیخ ابو جعفر طوسی، شیخ مفید اور سید ابن طاووس سے ملتی ہے اس لئے یہ زیارت نہایت معتبر ہے۔

اس زیارت کا پڑھنا ایسا ہی ہے گویا امام حسینؑ کا نوحہ، مرثیہ، سلام اور نذرانہ عقیدت بزبان امام زمانہ پڑھنا ہے جس کا ثواب بے حساب ہے۔ روز عاشور کے علاوہ بھی عام ایام میں پڑھنے کا ثواب بے حد ہے۔

اس زیارت میں ہم تین باتوں کا علم حاصل کر سکتے ہیں:

۱۔ کیونکہ اس زیارت میں شروع سے آخر تک امام حسینؑ کے مصائب کو بیان کرتے ہوئے ان پر سلام بھیجا گیا ہے لہذا ایک مومن اس زیارت کے ذریعے امام پر ڈھائے گئے مصائب سے آگاہ ہوتا ہے۔

۲۔ اس زیارت میں امام عالی مقام کے اہداف کو بھی بیان کیا گیا ہے کہ آپ نے کیوں قیام کیا۔ آخر وہ کیا وجوہات تھیں کہ امام نے یزید کے خلاف تنہا جہاد کا فریضہ انجام دینے کا بیڑا اٹھایا۔

۳۔ اس زیارت کے ذریعے ہمیں ہماری ذمہ داریوں سے آگاہ کیا گیا ہے۔

زیارتِ ناحیہ کے گریہ خیز مصائب اس وقت دل کو ترپاتے ہیں جب امام زمانہؑ فرماتے ہیں کہ ”ظالموں نے ہر طرف سے آپ کو گھیر لیا اور زخم پر زخم پہنچا کر آپ کو مضحل کر دیا، دم لینے کی مہلت نہ دی مددگار کوئی آپ کا رہا نہ تھا، بیکی کی عالم میں انتہائی صبر و ضبط کے ساتھ آپ اپنی مستورات اور بچوں کی طرف سے

ہجوم اشقیاء کو ہمار ہے تھے، یہاں تک کہ انھوں نے آپ کو گھوڑے سے گرا دیا  
آپ زخموں سے چور ہو کر زمین پر گرے۔“

میرا نہیں نے زیارتِ ناحیہ کے مصائب کا ترجمہ کیا ہے یہ بند دیکھئے:-

گرتے ہیں اب حسین فرس پر سے ہے غضب نکل رکاب پائے مطہر سے ہے غضب  
پہلو شکافتہ ہوا خنجر سے ہے غضب غش میں جھکے عمامہ گراسر سے ہے غضب

قرآن رحلِ زین سے سر فرش گر پڑا

دیوارِ کعبہ بیٹھ گئی عرش گر پڑا

امام حسین جیسے ہی گھوڑے سے گرے امام زمانہ فرماتے ہیں:-

”شریعت معطل ہو گئی، شریعت کے چلن کو اور احکام کو توڑ دیا گیا، نمازوں کو  
روزوں کو معطل کر دیا گیا، ایمان کی غارت کو ڈھایا گیا، قرآن کی آیتوں کو جلا دیا  
گیا اور مسلمان بغاوت و سرکشی میں دھنستے چلے گئے، آپ کے قتل سے رسول اللہ  
مظلوم قرار پا گئے۔“

امام زمانہ فرماتے ہیں:-

”آپ کے قتل سے کتابِ خدا پر لاوارثی چھا گئی، آپ کے ستائے جانے سے  
اصل میں حق ستایا گیا، آپ کے نہ ہونے سے ”اللہ اکبر“ اور ”لا الہ الا اللہ“ کی  
آوازوں میں کوئی روح نہ رہی، حرام و حلال کا امتیاز قرآن اور قرآن کے معنی کا  
تعیین سب ضائع ہو گیا۔ آپ کے بعد شریعت میں کھلی ہوئی تبدیلیاں ہو گئیں  
فاسد عقیدے سے حدودِ شریعت کا تعطل ہو گیا، نفسانی خواہشوں کا زور،  
گمراہیاں، فتنے اور غلط چیزوں کا ظہور ہوا۔“ میرا نہیں کہتے ہیں:-

اسلام اگر یہی ہے تو اسلام کو سلام

## زیارتِ ناحیہ کا معجزہ

یہ تقریر ۱۵ اشعبان (۲۸ جولائی ۲۰۱۰ء) کی شب میں برمکان سید ناصر رضا رضوی بمقام گلشن اقبال کراچی میں ہوئی تھی۔ صبح ۷ بجے مجھے اسلام آباد جانا تھا، چونکہ ۱۵ اشعبان جشن ظہور حضرت جنتِ نعل اللہ فرجہ کی محفل میں تقریر کرنی تھی، اسلام آباد سے مجھے ڈھڈیاں (چکوال) جانا تھا، مجھے بتایا گیا تھا کہ ایئر بیلو (Air Blue) کے جہاز سے ٹکٹ بک کر دیا گیا ہے، صبح ایئر پورٹ پر جب میں ایئر بیلو (Air Blue) کے کاؤنٹر پر پہنچا تو انھوں نے کہا آپ کی بکنگ ایئر بیلو (air blue) سے نہیں بلکہ شاہین ایئر لائن (Shaheen Airline) کے جہاز کی ہے۔ میں بہت حیران ہوا، اس لئے کہ میں زیادہ تر PIA سے سفر کرتا ہوں اس مرتبہ ایئر بیلو کے جہاز میں سفر تھا، شاہین ایئر لائن سے سفر میرے لئے بہت حیرانی کا باعث تھا۔

خیر میں شاہین ایئر لائن کے جہاز پر سوار ہو گیا، اپنے مقررہ وقت پر جہاز پر اعلان ہوا کہ ہم اسلام آباد ایئر پورٹ پر لینڈ (land) کر رہے ہیں۔ اچانک جہاز اترتے اترتے پھر اوپر کی طرف اٹھا اور فضا میں چکر لگانے لگا۔ میں نے ونڈو سے دیکھا تو نیچے بہت تیز بارش ہو رہی تھی، میں سمجھا خراب موسم کی وجہ سے جہاز اترنے میں ابھی دیر ہے،

مسلسل ایک گھنٹے سے بھی زیادہ جہاز اسلام آباد ایئر پورٹ کے گرد چکر لگا رہا، مسافر کچھ بے چین نظر آئے، ایک صاحب بار بار ایئر ہوسٹس سے سوال کر رہے تھے جہاز کب اترے گا، اس نے جواب دیا، بس اترنے والا ہے۔ اُس کے لہجے سے تشویش ظاہر تھی۔ وہ صاحب مجھ سے کہنے لگے اب کچھ نہیں ہو سکتا اللہ خیریت کرے۔

خدا خدا کر کے جہاز نے لینڈ کیا میں باہر آیا تو اسلام آباد میں بارش ہو رہی تھی جیسے ہی میں باہر آیا میرے میزبان نے بتایا کہ ایئر بلیوکا جہاز جو کراچی سے اسلام آباد آ رہا تھا وہ گر چکا ہے، میں سٹائٹ میں آ گیا، مجھے تو اسی جہاز سے آنا تھا یہ تو اچانک شاہین سے آیا تھا۔ جہاز گرنے کی خبر شاہین کے پائلٹ کو مل چکی تھی اور موسم کی خرابی کی وجہ سے اُسے اترنے کی اجازت نہیں مل رہی تھی۔

یہ بات میری سمجھ میں اُس وقت آئی جب باہر آکر حادثے کی خبر ملی۔ اسلام آباد سے چکوال کا سفر جاری تھا اور میں راستے میں سوچتا ہوا جا رہا تھا کہ زیارت ناحیہ پڑھ کر گھر سے چلا تھا۔ امام زمانہؑ نے اپنا معجزہ دکھایا کہ میں دوسرے جہاز میں سفر کر کے اسلام آباد پہنچا۔

میں اپنی اس تقریر ”زیارت ناحیہ“ کو معجزاتی تقریر کہتا ہوں۔ میری دعا ہے اسی طرح امام زمانہؑ ہر مومن کی مدد فرمائیں (آمین)  
(سید ضمیر اختر نقوی)



مجلس عز البعنوان

## زیارتِ ناحیہ

(خطابت: علامہ ڈاکٹر سید ضمیر اختر نقوی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے درود اور سلام محمد و آل محمد کے لئے

زیارتِ ناحیہ یہ حضرت حجت ولی عصرؑ کی لکھی ہوئی زیارت ہے اور اس کا واقعہ یہ ہے کہ سرداب جو سامرے میں گھر ہے امام کا، سرداب کہتے ہیں تہہ خانے کو، اُس تہہ خانے میں ایک مسجد بھی بنی ہوئی ہے، اور زینے اُتر کے نیچے جاتے ہیں وہ جگہ میری دیکھی ہوئی ہے، زیارت کی ہے میں نے تو وہاں ایک طاق بنا ہوا ہے۔ سرداب کے حجرے میں، اُس طاق کے اندر یہ زیارت لکھی ہوئی رکھی تھی اور امام نے تحفے کے طور پر قوم کو مومنین کو بھجوائی تھی اور یہ زیارت جب آپ جاتے تھے امام حسینؑ کے روضے پر اور جاتے ہیں تو قبر پر کھڑے ہو کے یہی زیارت پڑھتے ہیں۔ اور ہر نماز کے بعد امام یہ زیارت پڑھتے ہیں ناحیہ اس کو اس لئے کہتے ہیں کہ یہ لفظ نوحے سے ہے یعنی امام نے واقعہ کربلا پر جو نوحہ کیا تھا اور جو بیان دیا تھا اپنا، یہ وہ بیان ہے اور اس کو جتنے بھی بڑے بڑے علماء ہیں شیعہ مذہب کے اور محدثین انہوں نے اس کو مستند بتایا ہے۔ علامہ مجلسی اور شیخ مفید اور علامہ ابن طاووس نے خصوصی طور سے اپنی اپنی کتابوں میں لکھا، اور اس کا جو انداز ہے اسلوب ہے اور جو الفاظ ہیں جو فصاحت ہے جو بلاغت ہے وہ ظاہر ہے

ترجمہ میں پڑھوں گا، عربی میں خاص خاص جملے، جو کہ انداز ہے زیارت کا اسی طرح تمام انبیاء کو پہلے زیارت میں سلام کیا ہے، پھر امام مظلوم کا ذکر کیا ہے، اس زیارت سے یہ پتہ چل جاتا ہے کہ امام حسینؑ پر کیا کیا مصائب گزرے اور چونکہ گھر کے ہی فرد نے بیان کیا ہے اس لئے ایک ایک لفظ مستند ہے اور بہت سی اہم باتیں اس زیارت سے پتہ چلتی ہیں کہ جو بعض کتابوں میں جو واقعہ کر بلا پہ لکھی گئی ہیں اُس میں نہیں آئیں، اس گھر کا فرد اور اہل بیتؑ ہی کی ہستی اس کو لکھوا رہی ہے اور بیان کر رہی ہے۔ اس لئے کہ ہر لفظ اس کا سچا ہے، اور اتنا دردناک بیان ہے چونکہ حقیقی بیان ہے اور زبان معصوم ہے اور ذکر معصوم ہے۔

سلام آدمؑ پر جو برگزیدہ خدا اور خلیفہ خدا ہیں۔ سلام شیثؑ پر جو ولی خدا اور پسندیدہ خدا ہیں۔ سلام ادریسؑ پر جو اپنی دلیل کے ساتھ (جنت میں) مقیم ہیں۔ سلام نوحؑ پر جن کی دعا قبول کی گئی۔ سلام ہودؑ پر جن کی اللہ کی طرف سے مخصوص مدد کی گئی۔ سلام صالحؑ پر جن کو اللہ نے اپنے کرم سے ذی شان قرار دیا۔ سلام ابراہیمؑ پر جن کو اللہ نے اپنی خلعت سے سرفراز کیا۔

سلام اسماعیلؑ پر جن کو اللہ نے ذبح عظیم کی قرارداد کے ساتھ اپنی جنت سے فدیہ بھیجا۔ سلام اسحاقؑ پر جن کی ذریت میں اللہ نے نبوت کا سلسلہ رکھا۔ سلام یعقوبؑ پر جن کو اللہ نے اپنی رحمت سے دوبارہ بینائی دی۔ سلام یوسفؑ پر جن کو خدا نے اپنا کرم عظیم فرما کر کنوئیں سے نجات دی۔ سلام موسیٰؑ پر جن کے لئے خدا نے اپنی قدرت سے دریا کو شگافتہ کر دیا۔

سلام ہارونؑ پر جن کو خدا نے اپنی نبوت سے مخصوص فرمایا۔ سلام شعیبؑ پر جن کو خدا نے ان کی امامت پر غالب کیا۔ سلام داؤدؑ پر جن کے ترکِ اولیٰ کو اللہ

نے معاف کر دیا۔ سلام سلیمانؑ پر جن کے لئے خدا کی دی ہوئی عزت کی بدولت قوم جن تابع ہو گئی۔ سلام یونسؑ پر خدا نے ان کے اس وعدے کو پورا کیا جس کی انہوں نے ضمانت دی تھی۔ سلام زکریاؑ پر جو اپنی شدید آزمائش میں بھی صابر رہے۔ سلام یحییٰؑ پر جن کا مرتبہ اللہ نے ان کی شہادت سے اور بڑھا دیا۔ سلام عزیزؑ پر جن کو خدا نے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا۔ سلام عیسیٰؑ پر جو بزبان وحی اللہ کی روح اور اللہ کا کلمہ ہیں۔ سلام محمد مصطفیٰؐ پر جو محبوب خدا اور پسندیدہ خدا ہیں۔ سلام امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ پر جن کو پیغمبر کے بھائی ہونے کا مخصوص شرف دیا گیا۔ سلام فاطمہ زہراؑ دختر رسولؐ پر، سلام ابو محمد حسن مجتبیٰؑ پر جو اپنے باپ کے وصی و جانشین ہیں۔ سلام حسینؑ پر جنہوں نے راہ خدا میں انتہائی زخمی ہونے کے بعد جو جان جسم میں باقی رہ گئی تھی وہ بھی دے دی۔ اس پر سلام جس نے مخفی اور آشکار خدا کی عبادت کی۔ اس پر سلام جس کی خاک میں اللہ نے اثر شفا قرار دیا۔ سلام اس پر کہ جس کے قبہ کے نیچے دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اس پر سلام جس کی ذریت سے قیامت تک امام رہیں گے۔ آخری پیغمبر کے فرزند پر سلام سردار اوصیاء علیؑ کے فرزند پر سلام۔ فاطمہ الزہراؑ کے فرزند پر سلام، خدیجہؑ بزرگ مرتبہ کے فرزند پر سلام، سدرۃ المنتہی کے وارث پر سلام، جنت جیسی پناہ گاہ کے وارث پر سلام، زمزم و صفا کے وارث پر سلام۔ سلام آلودہ خاک و خون پر سلام، سلام اس پر جس کا خیمہ پھاڑ ڈالا گیا، چادرِ قطمیر والوں کی پانچویں فرد پر سلام، مسافروں میں سب سے زیادہ ہیکس مسافر پر سلام، شہیدوں میں سب سے زیادہ پرورد شہید پر سلام۔

اس پر سلام جس کو مجہول النسب یعنی حرام زادے لوگوں نے قتل کیا۔ ساکن

ارض کر بلا پر سلام۔ اس پر سلام جس کو آسمان کے فرشتے روئے۔

اس پر سلام جس کی نسل سے ائمہ اطہار ہیں، سلام دین کے سردار پر، سلام ان (ائمہ) پر جو حق کی منزلیں ہیں، سلام ان ائمہ پر جو پیشوائے ملت ہیں۔

ان گریبانوں پر سلام جو خون میں بھرے تھے۔ ان ہونٹوں پر سلام جو پیاس سے سوکھے ہوئے تھے۔

سلام ان پر جو ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے، سلام ان پر جن کو قتل کے فوراً بعد لوٹ لیا گیا۔

(ارض کر بلا پر) بہنے والے خون پر سلام۔

ظاہر ہے کہ اس کا ایک ایک جملہ ایسا ہے کہ جس کی تشریح کی جائے، جیسا کہ امام نے فرمایا کہ امام حسینؑ کو حرام زادوں نے قتل کیا، تو بات رہ جاتی اور پتہ نہ چلتا کہ صرف محاورہ کہا گیا۔ اس لئے بعد کر بلا ریسرچ کی گئی اور راویوں نے اور مؤرخین نے سب کے شجرے پتہ لگائے اور یہاں تک امام نے فرمایا کہ وہ دس آدمی کہ جنہوں نے گھوڑے کی نعل بندی کی تھی اور دس آدمیوں نے اپنے گھوڑے لاش حسینؑ پر دوڑائے تھے اُن کے پورے شجرے لکھ دیئے گئے کہ یہ دس کے دس پکے حرام زادے تھے۔ مختار نامے میں بھی لکھا ہے اور مقاتل میں بھی اور پھر یزید سے لے کر ابن زیاد، عمر سعد اور شمر سب کے شجرے موجود تھے، اتنے گندے شجرے کہ ایک تو حرام زادہ ہوتا ہے، حقیقت میں حرام زادہ ہوتا ہے ان کے ہاں اتنی گندگی تھی کہ پشت با پشت کے حرام زادے تھے اور ان سے یہی صادر ہو سکتا تھا جو انہوں نے کیا۔ اچھا اب یہ کہ بہت سے لوگ ذرانا کہ بھوں چڑھاتے ہیں، پیشانی پہ شکنیں پڑتی ہیں کہ ان کو حرام زادہ کہا جا رہا ہے،



لیکن سوچنے والے کم بخت یہ نہیں سوچتے کہ وہ کر کیا رہے ہیں۔ اس پہ نہیں غور کر رہے، یعنی کبھی دنیا کے کسی انسان نے ایسا کچھ کیا ہی نہیں جو کر بلا کے ظالموں نے کیا، تو یہ کوئی ذرا سا بھی، کوئی شرافت کی تھوڑی سی رمق، بال برابر بھی شرافت اُن میں ہوتی تو کبھی بھی یہ سب نہ کرتے جو انہوں نے کیا اور جو کچھ کیا ہے ابھی امام بتائیں گے کہ انہوں نے کیا کیا اور امام نے اُس کا ثبوت دیا ہے کہ کوئی بھی شریف انسان یہ سب کچھ نہیں کر سکتا اب دیکھئے یہ جملہ کہ شہید ہوئے اور لوٹ لئے گئے یہاں پر امام کے جملے پر غور کریں کہ اس جملے کو امام نے کس طرح کہا، سلام اُن پر جو ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے، سلام اُن پر جن کو قتل کے فوراً بعد لوٹ لیا گیا۔ یعنی ذرا سا بھی وہ رُکے نہیں یعنی جیسے ہی امام کا سر جدا ہوا تو جو امام ابھی منظر کھینچیں گے کہ کس طرح امام حسینؑ کو قتل کیا گیا وہ امام نے بتایا کہ عزم کیا تھا۔ یلغار تھی وہ انتظار کر رہے تھے کہ جلدی سے سر کٹے اور ہم لوٹیں تو سب سے پہلے امام کا عمامہ لوٹا گیا، سب کے نام لکھے ہیں کہ کس نے کیا چیز لوٹی۔ ایک ایک چیز باریک باریک بات بھی آگئی ہے تحریر میں اور اُس نے عمامہ اپنے سر پہ رکھا اور ناچنا شروع کیا۔ ایک نے عبا اتاری اور پہن لی، ایک نے قبا اتاری پہن لی یعنی ایک ایک چیز لوٹی اور لے لے کے بھاگ رہے تھے لاش پر سے اور اُس کے بعد پھر تفصیل ہے کہ جس نے عمامہ سر پہ رکھا تھا پاگل ہو کے مرا، جس نے عبا پہنی تھی اُس کا پورا جسم سفید داغوں سے بھر گیا۔ اور اُن کے سب کے ہاتھوں میں فالج ہو گیا، رعبہ ہو گیا، ہاتھ پیر ٹیڑھے ہو گئے اور چہرے مسخ ہو گئے اور ایک شقی کے لئے یہ لکھا ہے، یعنی سب سے انتقام لینے کے بعد، امیر مختار کے حالات میں کہ ایک بہت بڑی داڑھی تھی اُس کی اُس کے سامنے لوگ بیان کر رہے تھے کہ فلاں

نے عمامہ لوٹا اور اُس کا یہ حشر ہوا، ایک نے عبالوئی تو اُس کا یہ حشر ہوا، تو کہنے لگا میں تو تمہارے سامنے بیٹھا ہوں میں نے تو حسینؑ کو لوٹا تھا یہ میں نے ظلم کیا تھا مجھے تو کچھ نہیں ہوا۔ وہ راوی کہتا ہے کہ ابھی اُس نے یہ کہا تھا کہ میں تو ٹھیک ٹھاک بیٹھا ہوں میں نے تو بہت ظلم کیا تھا، میرا تو کچھ نہیں ہوا بس اتنی دیر میں چراغ کی لو پھڑ پھڑانے لگی تو وہ جلدی سے اٹھا کہ چراغ کی لو کو ٹھیک کر دے، جیسے ہی چراغ کی لو بڑھائی اُس نے جا کے شعلہ سا ایک بھڑکا اور اُس کی داڑھی کو پکڑا، داڑھی سے آگ لگی، پورے جسم میں آگ لگ گئی۔

میں یہ کہہ رہا تھا کہ یہ جملہ اس پہ غور کیجئے کہ سلام اُن پر جن کو قتل کے فوراً بعد لوٹ لیا گیا تو اس جملے میں کتنی بڑی تاریخ ہے۔

ارض کر بلا پر بننے والے خون پر سلام، جسموں سے جدا کر دیئے جانے والے اعضاء پر سلام۔

اب ایک ایک جملے کی پوری تاریخ ہے، کتنے اعضاء جسم سے الگ کیئے گئے۔ نیزوں پر اٹھائے جانے والے سروں پر سلام۔

اب ظاہر ہے کہ امام کا گریہ بڑھتا ہے، اور کس طرح امام پڑھتے ہیں، اچھایہ بتا دیں یہ پوری زیارت جو ہے میر عشق نے اپنے مرثیے میں بھی نظم کی ہے، مرزا دبیر نے بھی نظم کی ہے اور عزت لکھنوی صاحب نے اس کو نظم کیا ہے اور وہ ظفر الایمان میں اس کو پڑھتے بھی تھے شبِ داریوں میں اس زیارت کو۔ ”اے زندگی کے مطلعِ تاباں تجھے سلام“ عزت لکھنوی پڑھتے تھے تو یہی زیارت سامنے رکھتے تھے۔ پھر لکھا۔

بے ردا ہو جانے والی مستورات پر سلام، حجت پروردگارِ عالم پر سلام۔ آپ

پر سلام اور آپ کے پاکیزہ آباء و اجداد پر سلام۔ آپ پر سلام اور آپ کے شہید ہونے والے فرزندان پر سلام، آپ پر سلام اور حمایت حق کرنے والی آپ کی ذریت پر سلام۔ آپ پر اور آپ کے پہلو میں رہنے والے فرشتوں پر سلام۔ کیوں کہ قبر کے ادھر اور ادھر فرشتے مسلسل اترتے رہتے ہیں اور وہ قبر کے پاس بیٹھے رہتے ہیں تو ان فرشتوں کو بھی سلام کیا ہے، کتنی محبت ہے انہیں، وہ اللہ سے ہر وقت یہ مناجات کرتے ہیں کہ ہمیں قبر حسینؑ پر بھیج دے۔ اور جو ستر ہزار فرشتے ایک بار آتے ہیں تو پھر وہ دوبارہ نہیں آ پاتے اسلئے کہ دیگر ستر ہزار آ جاتے ہیں چودہ سو سال سے جو پہلا پڑا آیا تھا اب تک نئے فرشتے آرہے ہیں۔ مسلسل، قبر پر نزول ہو رہے ہیں۔

سلام ظلم و ستم سے قتل کئے جانے والے پر اور ان کے بھائی (حسنؑ) پر جن کو زہر دیا گیا۔ سلام جناب علی اکبرؑ پر کم سن شیر خوار پر۔ سلام ان جسموں پر جن کو (بعد شہادت) لوٹا گیا۔ سلام نبی کی قریب ترین ذریت پر، سلام ان لاشوں پر جن کو بیابان میں پڑا چھوڑ دیا گیا۔ سلام ان مسافروں پر جو اپنے وطن سے دور تھے۔ سلام بے کفن دفن کئے جانے والوں پر۔ سلام ان سروں پر جن کو جسموں سے جدا کر دیا گیا۔ راہ خدا میں اذیت اٹھانے والے صابر پر سلام۔ عالم یکسی میں ظلم کئے جانے والے پر سلام، خاک پاک پر رہنے والے پر سلام قبر بلند رکھنے والے پر سلام، اس پر سلام جس کو خدائے بزرگ نے پاکیزہ و پاک قرار دیا۔ اس پر سلام جس پر جبریلؑ نے فخر کیا۔ اس پر سلام جس کو گہوارے میں میکائیلؑ نے لوریاں دیں۔ اس پر سلام جس کے بارے میں عہد و پیمان کو توڑ دیا گیا۔ اس پر سلام جس کی حرمت کو ضائع کیا گیا۔ اس پر سلام جس کا خون ظلم سے

بہایا گیا۔ اس پر سلام جس کو زخموں سے بہنے والے خون میں نہلا دیا گیا، اس پر سلام جس پر ہر ظلم و ستم روار کھا گیا۔

اس پر سلام جس کو ہر طرف سے نیزے لگائے جاتے تھے۔ اس پر سلام جس کو گرد و نواح کے گاؤں والوں نے آکر امام زین العابدینؑ کے ہمراہ دفن کیا۔ اس پر سلام جس کی شہ رگ کو (بے دردی سے) کاٹا گیا۔ اس پر سلام جو یکہ دہنا دشمنوں کی یلغار کو ہٹا رہا تھا۔ اس ریش اقدس پر سلام جو خون سے سُرخ تھی۔ اُس رخسار پر سلام جو خاک آلود تھا۔ اس بدن پر سلام جو غبار آلود تھا۔ ان دانتوں پر سلام جن پر ظلم کی چھتری چل رہی تھی۔ اس پر سلام جو نیزہ پر اٹھایا گیا۔ ان جسموں پر سلام جو بیابان میں برہنہ پڑے تھے۔ جن کو ستمگار ان امت بھیڑیوں کی طرح دوڑ دوڑ کر جھنجھوڑ رہے تھے اور کھٹکنے درندے بن کر (پامالی اور لوٹ کھسوٹ کے لئے) منڈلا رہے تھے۔

میرے مولا آپ پر سلام اور آپ کے قبہ کے گرد جمع رہنے والے فرشتوں پر سلام جو آپ کی تربت کو گھیرے رہتے ہیں اور آپ کے صحن اقدس کا طواف کرتے ہیں اور آپ کی زیارت کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔ آپ پر سلام میں نے آپ کی جانب رُخ کیا ہے اور آپ کی بارگاہ سے کامیابی کا امیدوار ہوں۔

آج کی رات میں نے اس لئے اس زیارت کا انتخاب کیا کہ کہہ تو سب کچھ امام رہے ہیں، لیکن ہمارے اور آپ کے لئے امام نے وسیلہ دیا کہ اس میں دعائیں اتنی ہیں مومنین کے لئے کہ اس سے زیادہ دعائیں کسی زیارت میں نہیں، دعائے کمال میں گناہ گنوائے جاتے ہیں اور اس میں سب کچھ مانگا جاتا ہے۔

آپ پر سلام آپ کی حرمت کو پہچاننے والے کا۔ سلام آپ سے خالص محبت



رکھنے والے کا سلام، سلام آپ کی محبت کے ذریعہ سے قربِ خدا حاصل کرنے والے کا، اس کا سلام جو آپ کے دشمنوں سے بیزار ہے۔

اس کا سلام جس کا دل آپ کے غم سے زخمی ہے اور آپ کے ذکر کے وقت اس کی آنکھوں سے آنسو جاری رہتے ہیں جو آپ کے مصائب سے نہایت درد مند ملول اور بے حال ہے اس کا سلام جو میدانِ کربلا میں اگر آپ کے ساتھ ہوتا تو تلواروں کی باڑھ پر اپنی جان کو ڈال دیتا۔ اور آمادۂ موت ہو کر اپنے خون کا آخری قطرہ آپ پر نثار کر دیتا اور باغیوں کے مقابلے میں آپ کے سامنے جہاد کر کے آپ کی نصرت کرتا اور اپنی روح اپنا جسم اپنا مال اور اپنی اولاد سب کچھ آپ پر فدا کر دیتا۔ اس کی روح آپ کی روح پر نثار ہوتی اور اس کے اہل آپ کے اہل پر فدا ہوتے۔ اب جبکہ زمانے نے مجھے موخر کر دیا (یعنی آپ پہلے آگئے میں بعد میں آیا) اور اس وقت موجود نہ ہونے کی وجہ سے میرے مقصد نے مجھے آپ کی نصرت سے روک دیا آپ سے لڑنے والوں سے نہ لڑ سکا۔ اور آپ کے دشمنوں کے لئے میدان میں آ کر کھڑا نہ ہو سکا تو صبح و شام بے قراری سے آپ کے غم میں رویا کروں گا۔ (تو پتہ چلا رونا اس کا ہے کہ اگر ہم ہوتے) اور خون کے بدلے آنکھوں سے آنسو بہاؤں گا۔ یہ آپ کا غم یہ آپ کے مصائب پر رنج و ملال اور آہ پر درد کبھی جانے والی نہیں اسی سوزشِ غم اسی رنج و ملال کو ساتھ لے کر دنیا سے اٹھ جاؤں گا۔

مولانا گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے نماز کو قائم کیا بڑی زبردست زکوٰۃ دی نیکیوں کا حکم دیا۔ برائیوں اور سرکشی سے روکا۔ آپ نے خدا کی اطاعت کی کبھی اس کی نافرمانی نہیں کی۔ آپ نے اپنا رابطہ خدا سے قائم رکھا اور اس کو انتہائی خوش

رکھا آپ ہمیشہ خدا کی نافرمانی سے ڈرے۔ آپ کی نظر ہمیشہ اس کی طرف رہی آپ نے ہمیشہ اس کی رضا کو پسند کیا۔ آپ نے سنتِ خدا اور رسول کو قائم کیا اور فتنوں کی آگ کو بجھایا۔ دوسروں کو راہِ حق کی طرف بلایا اور حق کے راستوں کو اُجاگر کر کے دکھایا اور خدا کی راہ میں جو جہاد کا حق تھا اسے پورا کر دیا۔ آپ خدا کے مطیع رہے اور اپنے جدِ محمد مصطفیٰ کے پیرو رہے اور اپنے باپ کے تابع فرمان رہے اور اپنے بھائی حسن کی وصیت کو جلد پورا کیا۔ آپ ہیں ستونِ دین کو بلند کرنے والے سرکشی کی بنیادوں کو کھودنے والے اور سرکشوں کے سروں کو ضربِ نیزہ و شمشیر سے کچل دینے والے، اُمتِ پیغمبر کو نصیحت کرنے والے اور موت کے بھنور میں تیرنے والے اور اہل فسق و فجور کا مردانہ وار مقابلہ کرنے والے، خدا کی حجتوں کے ساتھ قائم رہنے والے، اسلام اور مسلمین کے لئے دل میں رحم رکھنے والے حق کی نصرت کرنے والے اور سخت آزمائش کے وقت صبر کرنے والے دین کی حفاظت کرنے والے اور دین پر حملہ کرنے والوں کا منہ پھیر دینے والے آپ ہدایت کی حفاظت اور نصرت کرتے رہے اور عدل و انصاف کی نشر و اشاعت کرتے رہے دین کی نصرت و حمایت کرتے رہے اور دین کی حقارت کرنے والوں کی روک ٹوک اور ڈانٹ ڈپٹ کرتے رہے آپ طاقت ور سے کمزور کا حق دلاتے تھے اور حکم میں طاقتور اور کمزور کو برابر رکھتے تھے۔ آپ یتیموں کی بہار تھے۔ مخلوق کے لئے پناہ گاہ تھے اسلام کی عزت تھے آپ کے پاس احکامِ الہی کا سرمایہ تھا آپ حاجت مندوں کو گرانقدر عطیہ دینے کا عزم کئے ہوئے تھے اپنے جدِ امجد اور پدر نامہ ار کے طریقوں پر چلنے والے اور اپنے بھائی کی طرح آخر کی ہدایت فرمانے والے اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے والے

پسندیدہ خوبور کھنے والے آپ کی سخاوت اظہر من الشمس، آپ پردہ شب میں تہجد گزار۔ آپ کا ہر طریقہ مضبوط و درست آپ کی ہر عادت بزرگانہ شان کی حامل آپ کی ہر سبقت عظیم الشان آپ کا نسب انتہائی بلند۔ آپ کے کمالات انتہائی اونچائی پر آپ کا ہر مرتبہ بلند تر آپ کے فضائل بہت ہی زیادہ آپ کے خصائل سب سے زیادہ پسندیدہ، آپ کی بخششیں نہایت قیمتی، آپ صاحب علم راہ حق پر گامزن، خدا کی طرف مائل، سخی عزم کے طاقتور صاحب علم امام امت گواہ حقانیت، امت کے لئے درد مند خدا سے لولگائے ہوئے ہر صاحب دل کے محبوب خدا کے غضب سے ڈرنے والے آپ رسولؐ کے فرزند ہیں قرآن کے لئے سند ہیں۔ وہ کہتے ہیں نا کہ حسینؑ کو قرآن میں دکھاؤ، قرآن کو سند بنا رہے ہیں، حسینؑ قرآن پہ سند ہیں۔ مسلمان کہتے ہیں قرآن میں دکھاؤ، قرآن کہتا ہے ہمیں دیکھو اور حسینؑ میں دکھاؤ۔

دیکھو کیوں نہیں یہ سب چیزیں پڑھی جاتیں اس لئے کہ جو پروپیگنڈے ہو رہے ہیں نا تو ان کو پامال کرتی ہیں، حالانکہ سب موجود ہے مفتح الجنان میں موجود ہے۔

”امت کے لئے دست و بازو ہیں طاعتِ خدا میں تعب اٹھانے والے عہد و پیمان کی حفاظت کرنے والے، بدکاروں کے راستوں سے الگ تھلگ، مصیبت زدہ کو عطا کرنے والے، طولانی رکوع و سجود کرنے والے، دنیا کو اس طرح چھوڑ دینے والے جیسے دنیا سے رخصت ہونے والا دنیا سے سیر ہوتا ہے۔ دنیا کو آپ نے ہمیشہ نفرت کی نگاہ سے دیکھا۔ آپ کی آرزوئیں دنیا سے ہٹی ہوئی تھیں، دنیا کی آرائش سے آپ کو سوں دور تھے۔ رونقِ دنیا سے آپ کی نگاہیں پھری ہوئی

تھیں اور دنیا جانتی ہے کہ آپ کا میلان خاطر بس آخرت کی طرف تھا۔ یہاں تک کہ جب ظلم و جور اپنے ہاتھ بہت بڑھانے لگا اور ظلم کے چہرے پر جو ہلکا سا پردہ تھا وہ بھی نہ رہا گراہی نے اپنے چیلوں کو ہر طرف سے بلالیا۔“

دیکھئے گا کیا خوبصورت انداز بیان بڑھتا جا رہا ہے اور کس طرح امام آراستہ فصاحت و بلاغت سے بات کو واضح کر رہے ہیں۔ اُس وقت آپ اپنے خدا کے حرم میں مقیم تھے، یہ اپنا خدا کیا ہے، امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ تمہارے تصور میں جو خدا ہے وہ ہم ہیں، خدا تو اصل میں وہ ہے جسے ہم مانتے ہیں۔

”اُس وقت آپ اپنے خدا کے حرم میں مقیم تھے ظالموں سے دور تھے گوشہ نشین تھے اور محراب عبادت میں جو عبادت تھے دنیا کی لذتوں اور خواہشوں سے کنارہ کش تھے اور اپنی طاقت کے مطابق اور امکان کی حد تک اپنے دل و زبان سے حرام سے بچنے کی ہدایت بھی کرتے رہے تھے (آپ سے بیعت یزید کا مطالبہ ہوا)“

اب قصہ یہاں سے شروع ہو گیا، آپ سے بیعت یزید کا مطالبہ ہوا اور آپ، کیا جملہ ہے دیکھئے گا ہزاروں لوگوں نے لکھا ہے کہ امام حسینؑ سے یزید نے بیعت مانگی، اُس کے جواب میں لوگ تحریر لکھتے ہیں بڑی بڑی تحریریں، لیکن چونکہ امام زمانہؑ نے چھوٹے سے جملے میں مسئلہ کو حل کر دیا۔ ہوا کیا؟ مطلب جب یزید نے امامؑ سے بیعت کا سوال کیا امام فرماتے ہیں کہ ”آپ سے بیعت یزید کا مطالبہ ہوا اور آپ کے حقیقت شناس علم نے طے کر لیا کہ بیعت سے انکار ہو۔“ اور بیعت نہ کرنے کی وجہ سے جو لوگ قتال کریں ان فاجروں سے جہاد کریں۔ فوراً آپ اپنی اولاد اہل خاندان اپنی فرمانبردار جماعت کو لے کر چلے

آپ نے حق اور روشن دلائل کو واضح کر دیا اور خلق خدا کو حکمت اور پسندیدہ موعظہ کے ساتھ خدا کی طرف دعوت دی اور حدود شریعت کے قائم کرنے کا نیز معبود کی فرمانبرداری کا محرمات سے بچنے اور سرکشی سے باز رہنے کا حکم دیا لیکن ستم گاروں نے ظلم و عداوت سے آپ کا مقابلہ کیا آپ نے پہلے تو ان کو غضب خدا سے ڈرایا اور حجت ہدایت کی مضبوطی کی آخر کار جب انہوں نے آپ کے بارے میں ہر عہد کو توڑ دیا ہر حکم خدا کو پس پشت ڈال دیا اور آپ کی بیعت سے بھی پھر گئے اور اپنی شقاوت سے انہوں نے آپ کے خدا اور آپ کے جد امجد کو غضبناک کیا اور آپ سے لڑنے کی پہل اپنی طرف سے کی تو پھر آپ بھی ضرب نیزہ و شمشیر کے لئے میدان میں آ گئے۔“

دیکھئے ایسی آمد دکھائی ہے، ایک جملے میں امام کا جاہ و جلال، مطلب جہاں پر بزودی پیدا ہو، چھپ رہے تھے ڈر رہے تھے، اُمت بھاگی پھر رہی تھی منہ چھپا رہی تھی یزید کا سامنا نہ ہو، مدینے کے لوگ سارے اصحاب بچے ہی کہاں تھے، جو تبع تابعین تھے جلدی جلدی چھپ چھپا کے یزید سے ساز باز کر رہے تھے، کوئی کہیں چھپ رہا تھا، کوئی کہیں بھاگ رہا تھا، ایسے میں میدان میں حسین آئے، آؤ مقابلے پر آؤ اور دیکھیں کس میں کتنی طاقت ہے۔ میدان میں آ گئے۔ کون کہے گا امام زمانہ ہی کہہ سکتے ہیں۔ یہ جو ہے نابدکاروں کے لشکروں کو پیس ڈالا، سنئے گا۔ امام کہہ رہے ہیں۔

”اور بدکاروں کے لشکروں کو پیس ڈالا۔ آپ جنگ کے گہرے غبار میں دھنسے ہوئے ذوالفقار سے حیدر کرار کی طرح قتال کر رہے تھے۔“

یعنی اندر اُن کے گھسے ہوئے تھے دھنسے ہوئے تھے جس طرح مولانا علی مڑتے تھے



”اعداء نے جب آپ کو دل کا مضبوط اور بالکل بے خوف و ہراس دیکھا تو آپ کے لئے اپنے مکر کے جال بچھانے لگے اور مخصوص سفیانی چالاکیوں اور شرارت سے قتال کرنے لگے۔“

اب ظاہر ہے کہ کیا کرتے وہ تو سمجھ رہے تھے کہ اتنا لشکر بھیج دو کہ یہ چھوٹا سا لشکر خوفزدہ ہو جائے، لیکن جب انہوں نے یہ دیکھا کہ یہاں تو خوف کا نام ہی نہیں ہے تو ہم ان سے کیسے فتح پائیں گے، حملہ کریں گے تو اب امام فرماتے ہیں کہ ”انہوں نے کیا کیا؟ یعنی ایک تو لڑائی کے میدان جنگ کے جو دستور ہیں جن کے مطابق جنگ لڑی جاتی ہے لیکن انہوں نے میدان جنگ کے اصول کے بغیر، جیسے کہ آج کے اخبار میں آپ پڑھیں کہ جو کاغذات ظاہر ہو رہے ہیں تو اس میں ایک ایک جملہ لکھا گیا ہے کہ یہ اصول سیاست کے خلاف ہے۔ جو کاغذات ظاہر کر دیئے گئے ہیں نا، کتنے نوے ہزار راز ظاہر ہو گئے ہیں تو مطلب یہ کہ سب کو شکایت ہے کہ یہ نہیں ہونا چاہئے تھا، تو امام حسینؑ نے تو شکایت ہی نہیں کی کہ جنگ کے اصول توڑ دیئے۔ اب جنگ کے اصول انہوں نے توڑے تو کیا کیا؟ امام فرماتے ہیں کہ

اپنے مکر کے جال بچھانے لگے

اس میں جو پہلا مکر کیا وہ پانی بند کیا، جو اصول جنگ کے خلاف ہے۔

اور اپنی مخصوص سفیانی چالاکیوں اور شرارت کے ساتھ آپ کے ساتھ قتال کرنے لگے۔

پتھر مار رہے ہیں، دور سے تیر پھینک رہے ہیں۔

”ملعون عمر بن سعد نے اپنے لشکروں کو حکم دے دیا کہ حسینؑ پانی تک نہ پہنچ

سکیں سب لوگ تیزی کے ساتھ آپ سے قتال کرنے لگے اور پے در پے ملے جلے حملے ہونے لگے آپ کو تیروں سے چھلنی کر دیا سب نے ظلم و ستم کے ہاتھ آپ کی طرف بڑھا دیئے۔ نہ انہوں نے آپ کے بارے میں اپنی کسی ذمہ داری کو دیکھا نہ یہ کہ آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو قتل کرنے میں اور آپ کے سامان کو لوٹنے میں وہ کتنے زبردست گناہ کے مرتکب ہوں گے۔ آپ غبارِ جنگ میں دھنسے ہوئے تھے اور ہر ایک اذیت اٹھا رہے تھے آپ کا صبر دیکھ کر تو ملائکہ افلاک بھی تعجب کر رہے تھے۔ ظالموں نے ہر طرف سے آپ کو گھیر لیا اور زخم پر زخم پہنچا کر آپ کو مضحل کر دیا۔“

وجہ امام نے بتائی کہ وہ اس طرح کر رہے تھے کہ امام کو تھکا دیا گیا، مضحل کر دیا گیا اور ظاہر ہے کہ جب جوان بیٹا اور برابر کا بھائی مرے گا تو آدمی مضحل یعنی جس طرح گلاب کا پھول دھوپ میں سوکھ جاتا ہے۔ اس طرح امام حسینؑ کا عالم ہو گیا تھا۔

دم لینے کی مہلت نہ دی۔ مددگار کوئی آپ کا رہا نہ تھا۔ یکسی کے عالم میں انتہائی صبر و ضبط کے ساتھ، اب یہ ہے قیامت جہاں پر امام حسینؑ کے صبر کا سب سے بڑا امتحان تھا اور یہ بات امام کی زیارت سے معلوم ہوئی کہ ہوا کیا؟ یعنی امام کو تلوار کیوں روکنی پڑی اور جنگ کیوں روکی، کہتے ہیں اللہ نے کہا اور جبریلؑ کو بھیجا۔ لیکن زیارت سے پتہ چلا کہ اصل بات کیا تھی اور وہ میں آپ کو امام کے جلوں میں سنارہا ہوں۔ تشریح کر دوں کہ ادھر جیسے جیسے امام حسینؑ کو، جب گھوڑے سے گرے تو چاروں طرف سے مارتے ہوئے، یعنی یلغار کرتے ہوئے امام کو دھکیل رہے تھے چاروں طرف سے۔ تو وہ وقت تھا کہ تمام بیٹیاں

خیمے کا پردہ اٹ کر باہر آگئیں اور چھوٹے چھوٹے بچے ان بیبیوں کے ساتھ تھے تو امام نے منظر یہ کھینچا ہے کہ جیسے جیسے وہ امام کو پیچھے کی طرف دھکا دے رہے تھے، یعنی ادھر سے نیزہ مارتے، ادھر سے سے نیزہ مارتے۔ چوتھے امام نے فرمایا کہ پہلے رسول اللہ نے اس چیز کو حرام قرار دے دیا تھا کہ جیسے آپ کرتے ہیں، بکرا لائے، دنبہ لائے، اُسے پانی پلایا لٹایا اور ذبح کیا لیکن عربی یہ کرتے تھے کہ جانور کو چھوڑ دیتے تھے اور چاروں طرف سے کوئی تیر مار رہا ہے، کوئی نیزہ مار رہا ہے، کوئی پتھر مار رہا ہے اور اُس کو بھگا بھگا کے مارتے تھے اور پھر اُس کا گوشت کھاتے تھے۔ تو رسول اللہ نے اس رسم کو حرام قرار دے دیا تھا۔ سمجھ گئے نا آپ یعنی یہ رسم رسول اللہ نے ختم کرادی تھی، جانور کو مار مار کے زخمی کر کے پریشان کر کے اس طرح نہیں کھانا چاہئے۔ چوتھے امام، پانچویں امام نے فرمایا کہ حسینؑ کو اس طرح مارا گیا جیسے عرب کے جاہلیت کے دور میں جانور کو بھگا بھگا کے تھکا تھکا کے مارتے تھے تو امام نے اس منظر کو جب کھینچا تو اب آپ یہ بتائیے کہ باہر خیموں کے سب ہو رہا ہے اور امام کا کوئی ناصر نہیں ہے، کوئی مددگار نہیں ہے تو ہوا کیا پھر، ہو کیا یہاں؟ تو تمام بیبیاں اب ظاہر ہے کہ یہ ایک ایسی مجبوری تھی کہ سب بیبیاں باہر آگئیں اور سارے بچے باہر آگئے اور تمام بیبیوں نے اپنے بچوں سے کہا جو نصرت کر سکتے ہو کرو، تو بچے دوڑتے ہوئے چلے، اب ادھر گئے لشکر، ادھر گئے لشکر، بچے پریشان، کچھ بچے روتے ہوئے۔ یعنی عبد اللہ ابن حسنؑ کی جو شہادت ہوئی ہے وہ امام حسینؑ تک کیسے پہنچے، کیوں کہ چاروں طرف سے راستہ روکا ہوا ہے انہوں نے اور کہیں سے نہ بیبیاں جاسکتی ہیں نہ بچے جاسکتے ہیں تو عبد اللہ ابن حسنؑ چونکہ گیارہ سال کے تھے وہ گھوڑوں کے نیچے

سے گھٹنیوں چلتے ہوئے، گھوڑوں کے اژدھام کے اندر اندر کسی طرح امام حسینؑ تک پہنچ گئے اور بالکل قریب پہنچ گئے اور وہاں یہ عالم کہ تلواریں پڑ رہی ہیں نیزے پڑ رہے ہیں۔ اب جو تلوار مار رہا ہے، جس نے سر پہ ماری، جس وقت یہ پہنچے تلوار ایک سر پہ لگ چکی تھی دوسری وہ مارنے جا رہا تھا تب انہوں نے ہاتھ بڑھائے، اور کہا ولد الزنا کیا مار ڈالے گا میرے چچا کو۔ تو ہاتھ پہلے امام کی گود میں گرے اور بچہ بعد میں امام کی گود میں گرا۔ تو یہ ایک عجیب مطلب اس کو کیسے امام نے بیان کر دیا، اور امام نے بیان کیا تو کیا امام پہ گزری ہوگی۔ اس منظر کو کھینچا ہے یہ تو میں نے تشریح کر دی۔ لیکن امام کے جملے آپ سن لیجئے کہ فرماتے ہیں کہ:

آپ اپنی مستورات اور بچوں کی طرف سے ہجومِ اشقیاء کو ہٹا رہے تھے۔

اس لئے کہ شمر نے یہ اعلان کیا تھا کہ یہ حسینؑ اس وقت تک نہیں مارے جائیں گے اور یہی ایک طریقہ ہے یہ لڑتے رہیں گے، تو شمر نے پکار کے کہا کہ خیمے پر یلغار کر دو، عورتوں کو مارو، بچوں کو قتل کرو، خیموں کو جلا دو۔ تو اُس وقت امام حسینؑ نے ایک جملہ کہا کہ عورتوں نے تم لوگوں کا کیا بگاڑا ہے، اور بچوں نے کیا بگاڑا ہے اگر نہیں حریت پسند ہو تم، تو کچھ غیرت تو کرو کہ جو عورتیں خیمے میں بیٹھی ہیں تم اُن پہ حملہ کرنا چاہتے ہو۔ یعنی امام نے اُس مصائب کو ٹالا، کیوں اس لئے کہ وعدہ ہے نانا سے کہ نانا میرے سامنے نہ ہو میرے بعد ہو۔ تو یہ تو وعدہ تھا اللہ نے کہہ دیا تھا نہیں حسینؑ تمہارے سامنے نہیں ہوگا۔ اب امام چاہتے ہیں کہ جلد شہادت دوں میں، اس لئے کہ عورتیں باہر آ چکیں، اور بچے باہر آ چکے اور امام فرماتے ہیں کہ اس وقت جو امام حسینؑ کو اس کی پرواہ نہیں ہے کہ گلے پر میرے خنجر چلے گا، سب سے بڑی پریشانی جو ہے وہ یہ ہے کہ عورتیں اکیلی ہیں۔ بچے

اکیلے رہ گئے ہیں، اب ظاہر ہے کہ یہاں کپڑے کے خیمے ہیں یہاں کوئی مدینہ تو ہے نہیں، یہ مدینہ تھوڑی ہے تو یہ جائیں گے کہاں، اتنی فکر ہے امام کو، اتنی فکر ہے اور یہ اس کے لئے چوتھے امام نے فرمایا کہ چونکہ امام کو شرمندگی ہوئی کہ بیبیوں کو اور بچوں کو امام بچا نہیں سکے تو، میری کتاب ”عظمت زینب“ میں اک تقریر ہے اس میں میں نے اس کی شرح کی ہے کہ چوتھے امام نے فرمایا کہ پانچ جگہ امام شرمندہ ہوئے، کربلا میں، ایک وہ جب علی اکبر آئے اور کہا پانی پلا دیجئے، تو علی اکبر سے شرمندہ ہوئے، قاسم نے پکارا مجھے چچا بچائیے نہیں پہنچ پائے، قاسم سے شرمندہ ہوئے۔ علی اصغر کو لے کے آئے کہ پانی پلا دیں تو نہیں پلا پائے تو علی اصغر سے اور رباب سے شرمندہ ہوئے اور آخری رخصت پہ سکینہ نے کہا اگر آپ جارہے ہیں تو پھر نانا کے روضے پہ پہنچا دیجئے۔ کہا بس اب کچھ نہیں ہو سکتا۔ بیٹا اب کچھ نہیں ہو سکتا ہم تمہیں نانا کے روضے پہ نہیں پہنچا سکتے، تو جناب سکینہ سے شرمندہ ہوئے۔ پانچویں چیز جو ہے وہ جناب زینب اور تمام بیبیوں سے امام حسین شرمندہ ہوئے کہ ان کو بچانا نہ سکے۔ اب امام فرماتے ہیں کہ امام بھی کہیں شرمندہ ہوتا ہے۔ امام بھی کسی سے شرمندگی اٹھاتا ہے۔ لیکن امام نے جو شرمندگی اٹھائی اُس کا صلہ خدا نے یہ دیا ہے کہ حسین اپنے عزاداروں کو بخشوالو۔ اُس کے صلے میں شفاعت امام حسین کو ملی۔ اب یہ دیکھئے امام حسین کے لئے کتنی مشکل منزل ہے امام فرماتے ہیں امام زمانہ، بچوں کی طرف سے ہجومِ اشتیاء کو ہٹا رہے تھے، یعنی آخر وقت تک، پیدل ہونے کے بعد جوڑے ہیں وہ یہ کہ خیمے کے درمیان میں بیبیوں کے درمیان میں جو لشکر آچکا ہے تو امام انہیں خیمے کے قریب نہیں آنے دے رہے ہیں تو اس طرح لڑ رہے ہیں کہ کبھی ادھر جاتے ہیں کبھی



اُدھر جاتے ہیں، نہ اُدھر سے آنے دے رہے ہیں نہ اُدھر سے آنے دے رہے ہیں۔ یلغار چلی آ رہی ہے کچھ تو تماشہ دیکھنے جا رہے ہیں اور کچھ اس ارادے سے جا رہے ہیں کہ خیموں کو جلد سے جلد لوٹیں، تو امام اُن کو کوروک رہے ہیں اور آخر وقت تک اپنی زندگی میں امام نے اشقیا کو خیمے تک نہیں آنے دیا۔

”یہاں تک کہ انہوں نے آپ کو گھوڑے سے گرا دیا آپ زخموں سے پُجور ہو کر زمین پر گرے۔ لشکر کے گھوڑے اپنے سموں سے آپ کو کچل رہے تھے اور سرکش سنگراپنی تلواریں لئے آپ پر چڑھے چلے آتے تھے موت کا پسینہ آپ کی پیشانی پر آیا ہوا تھا اور آپ کے دست و پا اُدھر اُدھر سمٹتے اور پھلتے تھے۔ آپ چشم نیم واسے اپنے کنبہ اور اپنے بچوں کو دیکھ رہے تھے۔“

دیکھئے یہ بڑی مشکل منزل ہے کہ جس کے اوپر خود یہ کیفیت ہو یلغار ہو تو اُسے کسی چیز کی اس وقت فکر نہیں ہوتی، اور نظر ہے تو خیموں پر ہے، عورتوں پر ہے اور بچوں پر ہے۔ یہ دنیا میں کوئی کر ہی نہیں سکتا، جس کے اوپر اپنے اوپر مصیبت آجائے دوسرے کے بارے میں نہیں سوچ سکتا، امام خود ہی کہہ رہے ہیں۔

”حالانکہ اس وقت آپ کی خود کی حالت تو ایسی تھی کہ آپ کو اپنے کنبہ کا اور بچوں کا دھیان نہ آ سکتا تھا اس وقت آپ کا گھوڑا ہنہاتا اور روتا ہوا آپ کے خیمام کی طرف چلا“

اب یہ دیکھئے کہ ذوالجناح کا ذکر زیارت ناحیہ میں ہو رہا ہے، یہاں یہ ہو رہا ہے کہ وہ حرام ہے، یہ ہے وہ ہے۔ امام زمانہ ذکر کر رہے ہیں ذوالجناح کا۔

”جب اہل حرم نے آپ کے رہوار کو بے سوار دیکھا اور زین اسپ کو نیچے ڈھلکا ہوا دیکھا تو مخذ رات عصمت بے قرار ہو کر خیموں سے نکل پڑیں اور بال

بکھرائے ہوئے منہ پر طمانچے مارتے ہوئے جبکہ پردہ کا دھیان نہ تھا نوحدہ و بکا کرتے ہوئے اپنے بزرگوں کو دارثوں کو پکارتے ہوئے جبکہ اپنی اس مخصوص عزت و شوکت کے بعد حقارت کی نظر سے دیکھے جا رہے تھے سب کے سب قتل گاہ کی طرف تیزی سے جا رہے تھے آہ شمر اس وقت آپ کے سینے پر بیٹھا ہوا تھا اور اپنا خنجر آپ کی گردن پر پھیر رہا تھا۔ ریش مبارک ظالم اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے اپنی ہندی تلوار سے آپ کو ذبح کر رہا تھا۔ آپ کے دسب و پابے حرکت ہو گئے اور سانس رُک گیا۔ نیزہ پر سر اقدس کو اٹھایا گیا۔“

دیکھئے یہ سب ہیں مصائب اور اب اصل چیز جو امام کہنا چاہتے تھے بڑی ہمت سے وہ ہے ایک اصل بات کہ نیزے پر سر اقدس کو اٹھایا گیا اور اہل حرم کو غلاموں کی طرح قید کر لیا گیا اور آہنی زنجیروں میں جکڑ کر اونٹوں پر بٹھالیا گیا۔ دن کے دوپہر کی گرمیاں ان کے چہروں کو جھلسا رہی تھیں اور وہ غریب بیابانوں اور جنگلوں میں پھرائے جا رہے تھے۔ ہاتھ ان کے گردنوں سے بندھے ہوئے تھے اور بازوؤں میں ان کو پھرایا جا رہا تھا۔

اب مصائب ہو گئے، اب امام نے اصل بات بتانا شروع کی اور یہی بات ہے کہ جو سب کو معلوم ہونی چاہئے کہ شہادتِ حسینؑ کے بعد کیا ہوا، امام زمانہ فرماتے ہیں۔

”وائے ہوانا فرمانوں فاسقوں پر جنہوں نے آپ کو قتل کر کے اسلام کو تباہ کر دیا“  
اب یہ بتائیے کہ تعمیر کس نے کیا، کربلا کے بعد اسلام تباہ ہو چکا، کسی نے تعمیر نہیں کیا، انہوں نے تباہ کر دیا، پھر کیا کیا انہوں نے حسینؑ کو گھوڑے سے گرا کے نمازوں کو روزوں کو معطل کر دیا۔ شریعت کے چلن کو اور احکام کو توڑ دیا ایمان کی

عمارت کو ڈھایا اور قرآن کی آیتوں کو جلادیا اور بغاوت و سرکشی میں دھنستے چلے گئے۔ آپ کے قتل سے رسول اللہ مظلوم قرار پائے۔ مظلوم بھی ایسے کہ اپنے بچے کے خون کا بدلہ نہ لے سکے۔ آپ کے قتل سے کتاب خدا پر لاوارثی چھا گئی۔

قرآن لاوارث ہے، اس لئے کہ قرآن اور اہل بیتؑ۔ اہل بیت کو قتل کر دیا قرآن اکیلا رہ گیا۔ لاوارث ہو گیا قرآن۔

آپ کے ستائے جانے سے اصل میں حق ستایا گیا۔ آپ کے نہ ہونے سے اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ ان آوازوں میں کوئی روح نہ رہی حرام و حلال کا امتیاز قرآن اور قرآن کے معانی کا تعین سب ضائع ہو گیا۔ آپ کے بعد شریعت میں کھلی ہوئی تبدیلیاں فاسد عقیدے سے حدود شریعت کا تعطل نفسانی خواہشوں کا زور گراہیاں، فتنے اور غلط چیزوں کا ظہور ہوا۔ غرض کہ آپ کی سنانی سنانے والا آپ کے جد امجد کی قبر کے پاس کھڑا ہوا اور آپ کی سنانی برستے ہوئے آنسوؤں کے ساتھ رسول اللہ کو یہ کہتے ہوئے سنانی کہ یا رسول اللہ آپ کا فرزند آپ کا بچہ قتل کر دیا گیا اور آپ کے گھر والوں اور جانثاروں کو مار دیا گیا۔ آپ کے بعد آپ کی ذریت کو قید کیا گیا اور آپ کی ذریت و اہل بیت کو وہ دکھ دیئے گئے جن دکھوں سے ان کو بچانا امت پر فرض تھا۔ روح اسلام کو انتہائی قلق ہوا اور آنحضرتؐ کا قلب نازک گریاں ہوا ملائکہ اور انبیاء نے ان کو آپ کا پرسہ دیا۔ آپ کے قتل ہونے سے آپ کی ماں فاطمہ زہراؑ بے تاب ہو گئیں۔

ملائکہ مقربین کے ایک لشکر کے بعد ایک اترنے لگے جو آپ کے باپ امیر المومنین کو پرسہ دے رہے تھے اور اعلیٰ علیین میں آپ پر نوحہ و ماتم کر رہے تھے، آپ کے غم میں حورانِ جنت اپنا منہ پیٹ رہی تھیں آسمان اور آسمان کے

باشندے آپ پر روئے اور جنت کے خزانہ دار روئے پہاڑ قطار در قطار روئے،  
دریا اور دریا کی مچھلیاں تکتے اور مکہ کی عمارتیں جنت اور غلمان کعبہ اور مقام ابراہیم  
مشعر حرام اور حل و حرم سب ہی آپ کے غم میں گریاں ہوئے۔ خداوند اس بلند  
مرتبہ مقام کی حرمت کا واسطہ محمدؐ و آل محمدؐ پر درود و سلام بھیجے اور مجھ کو ان کے گروہ  
میں محسوس فرما اور ان کی سفارش سے مجھے داخل جنت فرما۔ اے کم سے کم وقت میں  
ہر ایک کا حساب کرنے والے۔“

یہاں اب امام نے آپ کے لئے دعا فرمائی جیسے مجلس میں ہوتا ہے کہ فضائل  
مصائب اور مقصدِ مجلس، مومنین کا رتبہ، گریہ کرنے والے کا رتبہ اور پھر ان کے  
لئے دعا، امامِ زمانہ آپ کی پارٹی کے ہیں۔ آپ کے ساتھ ہیں امامِ زمانہ یہ  
زیارت ناحیہ گواہ ہے۔ اب یہاں سے امام دعا فرماتے ہیں، چونکہ شبِ قدر کی  
آہستہ آہستہ رات گزر رہی ہے اور ہم دعا کرتے ہیں اس مبارک ساعت میں، دوسو  
چھپن ہجری میں امام کی ولادت ہے، نور سے آپ کی تاریخ نکلتی ہے۔ ”ن“ کے  
پچاس ”و“ کے چھ، چھپن، اور ”ز“ کے دوسو، دوسو چھپن۔ ولادت کی تاریخ صرف ”نور“  
اے ہر بزرگ سے کہیں زیادہ بزرگ تر اے عالم حاکموں سے زیادہ زور  
حکومت رکھنے والے واسطہ حضرت محمد مصطفیٰؐ کا جو تیرے آخری پیغمبر اور تمام عالم  
کی طرف تیرے رسول ہیں اور ان کے بھائی کا واسطہ جو کشادہ پیشانی اور معدن  
علم و حکمت اور ہر علم میں راسخ ہیں یعنی امیر المومنین علی مرتضیٰؑ اور فاطمہ زہراؑ کا  
واسطہ جو زنانِ عالم کی سردار ہیں۔ حسن مجتبیٰؑ کا واسطہ جو پاک و پاکیزہ اور  
پرہیزگاروں کی پناہ گاہ ہیں اور حضرت ابو عبد اللہ الحسینؑ کا واسطہ جو تمام شہدا میں  
زیادہ بزرگ مرتبہ ہیں اور ان کی قتل ہونے والی اولاد کا واسطہ اور ان کی مظلوم

ذریعت کا واسطہ اور علی بن حسینؑ زین العابدین کا واسطہ اور محمد بن علیؑ کا واسطہ۔  
اب دیکھئے بارہویں امام ہر امام کا نام لیں گے اور پھر اپنا نام بھی لیں گے،  
آپ کیلئے۔

جو عبادت گذاروں کے قبلہ ہیں اور جعفر بن محمدؑ کا واسطہ جو مجسمہ صداقت ہیں  
اور موسیٰ بن جعفرؑ کا واسطہ جو دلائل حق کو ظاہر کرنے والے ہیں اور علی بن موسیٰؑ کا  
واسطہ جو دین کے مددگار ہیں اور محمد بن علیؑ کا واسطہ جو اہل حق کے پیشوا ہیں اور علی  
بن محمدؑ کا واسطہ جو زاہدوں سے کہیں زیادہ زاہد ہیں اور حسن بن علیؑ کا واسطہ جو ائمہ  
اطہار کے وارث ہیں اور اس فرد کا واسطہ جو تمام خلق پر حجت ہیں۔ محمد و آل محمدؑ پر  
درود بھیج جو صادقین میں بہترین نیکوں کے حامل، جن کا لقب آل طہ و آل سلیمین  
ہے اور مجھے قیامت میں امن پانے والوں میں سے صاحبان اطمینان میں سے  
کامیاب ہونے والوں میں سے خوش و خرم اور بشارت جنت پانے والوں میں  
قرار دے۔ خداوند مجھے اپنے فرمانبرداروں میں سے قرار دے اور صالحین سے  
وابستہ رکھ میرے بعد نیکی اور بھلائی سے میرا ذکر ہو جو بغاوت و سرکشی کرنے  
والے ہیں ان کے مقابلے میں مجھے فتح دے مجھے حاسدوں کے شر سے بچا اور  
بڑی تدبیر کرنے والوں کی تدبیر کا رخ میری طرف سے پھیر دے ظالموں کے  
ہاتھوں کو مجھ پر ظلم کرنے سے روک دے اور مجھے میرے بابرکت پیشواؤں کو  
(محمد و آل محمدؑ) اعلیٰ علیین میں ایک جگہ مجتمع کر دے۔ یہاں سے امام زمانہ علیہ  
السلام گناہ گار مومنین کی ترجمانی کر رہے ہیں کہ تم اس طرح دعا کیا کرو۔ ”اے  
سب سے زیادہ رحم کرنے والے مجھے تیری رحمت سے آخرت میں انبیاء صدیقین  
شہداء اور صالحین کی رفاقت نصیب ہو، کیونکہ ان حضرات کو تو نے اپنی نعمتوں



سے مالا مال کیا ہے۔ قسم دیتا ہوں خداوند! میں تجھ کو تیرے نبی معصوم کی اور تیرے حتمی احکام کی اور گناہوں سے بچنے کے لئے تیرے مقررہ ارشادات کی اور اس قبر مطہر کی جس کی زیارت کے لئے ہر طرف سے جن وانس و ملک پہنچتے ہیں جس کے پہلو میں امام معصوم شہید ظلم و ستم آرام فرما رہے ہیں کہ میرے رنج و غم کو دور کر دے اور میرے مقدر کی برائی کو ہٹا دے اور مجھے جہنم کی آتش سوزاں سے پناہ دے میرے چاروں طرف اپنی نعمتوں کا انبار لگا دے اور مجھے اتنا دے کہ میں خوش و خرم رہوں مجھے اپنے جود و کرم میں چھپا اور اپنی سزا اور عتاب سے دور رکھ خداوند! مجھے ہر لغزش سے بچا۔ میرے قول و عمل کو درست کر مجھے عمر دے اور امراض و اسقام سے بچا اور مجھے میرے پیشواؤں کے ویلے سے اور اپنے فضل سے میری بہترین تمناؤں تک پہنچا۔ خداوند! رحمت خاص نازل فرما محمد و آل محمد پر اور میری توبہ کو قبول فرما اور مجھے روتا دیکھ کر رحم فرما میرے گناہ بخش دے میرے رنج و ملال کو دور کر میری خطا کو بخش دے میری اولاد کو نیک اور صالح قرار دے۔ خداوند! اس عظیم المرتبہ شہادت گاہ اور اس بزرگ مرتبہ مقام پر (میری حاضری کا یہ نتیجہ) کہ میرے گناہ تو بخش چکا ہو میرے ہر عیب کو تو چھپا چکا ہو میرے ہر غم کو تو دور کر چکا ہو میرے رزق میں تو کشائش کر چکا ہو۔ میرے گھر کے آباد رہنے کا تو حکم نافذ کر چکا ہو، میرے کاموں کے ہر بگاڑ کو تو درست کر چکا ہو میری ہر آرزوئے دل کو تو پورا کر چکا ہو۔

میری ہر دعا کو تو قبول کر چکا ہو، میری ہر تنگی کو تو زائل کر چکا ہو۔ میرے ہر انتشار کو تو اطمینان سے بدل چکا ہو میرے ہر کام کو تو تکمیل تک پہنچا چکا ہو، میرے ہر مال کو تو زیادہ سے زیادہ کر چکا ہو اور مجھے ہر خلق حسن تو ادا کر چکا ہو اور میرے

ہر صرف کے بعد اس کا بدل دے کر اس کی کوپورا کر چکا ہو اور میرے ہر حاسد کو تو تباہ کر چکا ہو اور میرے ہر دشمن کو تو ہلاک کر چکا ہو اور مجھے ہر شر سے تو بچا چکا ہو، اور مجھے ہر بیماری سے تو شفا عطا کر چکا ہو اور میرے ہر ایک اپنے کو جو دور ہو تو اس کو قریب کر چکا ہو، اور میری ہر پریشانی کو تو اطمینان سے بدل چکا ہو اور میرا ہر سوال تو مجھ کو عطا کر چکا ہو۔ خداوند! میں تجھ سے اس دنیا کی بہتری اور اس جہانِ باقی کے ثواب کا سوال کرتا ہوں، خداوند! مجھے وجہِ حلال سے اتنا دے کہ میں حرام سے بے نیاز ہو جاؤں اور اپنا فضل اس درجہ میرے شامل حال رکھ کہ مجھے کسی کی ضرورت ہی نہ ہو۔

بارِ الہا! میں تجھ سے اس علم کا سوال کرتا ہوں جو نفع بخش ہو اور اس دل کا جس میں تیرا خوف ہو اور اس یقین کا جو ہر شک کو دور کر دے اور اس اجر کا جو فرادان ہو۔ خداوند! مجھے توفیق دے کہ تیری نعمتوں کا شکر ادا کروں اور اپنا احسان و کرم مجھ پر زیادہ سے زیادہ فرما اور ایسا کر کہ سب لوگ میری بات کو مانیں اور میرا ہر عمل تیری بارگاہ میں قبولیت کی بلندی حاصل کرے۔ اور نیکیوں میں لوگ میرے نقش قدم پر چلیں (یعنی نیکیوں کے لئے میں ایک نمونہ بن جاؤں) خداوند! میرے دشمن کو برباد کر دے۔ بارِ الہا! رحمتِ خاص نازل فرما محمدؐ و آلِ محمدؐ پر جو تیری تمام مخلوق میں بہتر سے بہتر ہیں۔ سلسلہٴ رحمت تیرا ان حضرات پر شب و روز صبح و شام جاری رہے اور شریر لوگوں کے مقابلے میں تو میری حمایت کر اور مجھے گناہوں سے اور گناہوں کے بار سے پاک کر دے اور مجھ کو جہنم سے پناہ دے اور راحت و آرام کے مقام (جنت) میں آباد کر دے اور میرے تمام دینی بھائی بہنوں مومنین و مومنات کو اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے اپنے رحم و کرم سے بخش دے۔



## زیارتِ ناحیہ مقدسہ (معروف)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

السَّلَامُ عَلَى أَدَمَ صَفْوَةِ اللَّهِ مِنْ خَلِيفَتِهِ  
السَّلَامُ عَلَى شِيثٍ وَلِيِّ اللَّهِ وَخَيْرَتِهِ  
السَّلَامُ عَلَى إِدْرِيسَ الْقَائِمِ مُحَجَّتِهِ  
السَّلَامُ عَلَى نُوحٍ الْمُجَابِ فِي دَعْوَتِهِ  
السَّلَامُ عَلَى هُودٍ الْهَادِي وَمِنْ اللَّهِ مَعُونَتِهِ  
السَّلَامُ عَلَى صَالِحِ الَّذِي تَوَجَّهَهُ اللَّهُ بِكَرَامَتِهِ  
السَّلَامُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ الَّذِي اجْتَبَاهُ اللَّهُ بِمُخْلَتِهِ  
السَّلَامُ عَلَى إِسْمَاعِيلَ الَّذِي قَدَّاهُ اللَّهُ بِذِيحِ  
عَظِيمٍ مِنْ جَنَّتِهِ  
السَّلَامُ عَلَى إِسْحَاقَ الَّذِي جَعَلَ اللَّهُ النُّبُوَّةَ فِي ذُرِّيَّتِهِ  
السَّلَامُ عَلَى يَعْقُوبَ الَّذِي رَدَّ اللَّهُ عَلَيْهِ بَصَرَهُ بِرَحْمَتِهِ  
السَّلَامُ عَلَى يُوسُفَ الَّذِي نَجَّاهُ اللَّهُ مِنَ الْجُبِّ بِعَظَمَتِهِ  
السَّلَامُ عَلَى مُوسَى الَّذِي فَلَقَ اللَّهُ الْبَحْرَ لَهُ بِقُدْرَتِهِ  
السَّلَامُ عَلَى هَارُونَ الَّذِي خَصَّهُ اللَّهُ بِنُبُوَّتِهِ  
السَّلَامُ عَلَى شُعَيْبَ الَّذِي نَصَرَهُ اللَّهُ عَلَى أُمَّتِهِ  
السَّلَامُ عَلَى دَاوُدَ الَّذِي تَابَ اللَّهُ مِنْ خَطِيئَتِهِ  
السَّلَامُ عَلَى سُلَيْمَانَ الَّذِي ذَلَّتْ لَهُ الْجِنُّ بِعِزَّتِهِ

## زیارتِ ناحیہ مقدسہ (معروفہ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سلام آدم پر جو برگزیدہ خدا اور خلیفہ خدا ہیں۔

سلام شیث پر جو ولی خدا اور پسندیدہ خدا ہیں۔

سلام ادریس پر جو اپنی دلیل کے ساتھ (جنت میں) مقیم ہیں۔

سلام نوح پر جن کی دعا قبول کی گئی۔

سلام ہود پر جن کی اللہ کی طرف سے مخصوص مدد کی گئی۔

سلام صالح پر جن کو اللہ نے اپنے کرم سے ذی شان قرار دیا۔

سلام ابراہیم پر جن کو اللہ نے اپنی خلعت سے سرفراز کیا۔

سلام اسماعیل پر جن کو اللہ نے ذبح عظیم کی قرارداد کے ساتھ اپنی جنت سے فدیہ بھیجا۔

سلام اسحاق پر جن کی ذریت میں اللہ نے نبوت کا سلسلہ رکھا۔

سلام یعقوب پر جن کو اللہ نے اپنی رحمت سے دوبارہ پیمائی دی۔

سلام یوسف پر جن کو خدا نے اپنا کرم عظیم فرما کر کنویں سے نجات دی۔

سلام موسیٰ پر جن کے لئے خدا نے اپنی قدرت سے دریا کو شگافتہ کر دیا۔

سلام ہارون پر جن کو خدا نے اپنی نبوت سے مخصوص فرمایا۔

سلام شعیب پر جن کو خدا نے ان کی امامت پر غالب کیا۔

سلام داؤد پر جن کے ترکِ اولیٰ کو اللہ نے معاف کر دیا۔

سلام سلیمان پر جن کے لئے خدا کی دی ہوئی عزت کی بدولت قوم جن تابع ہو گئی۔

السَّلَامُ عَلَى أَيُّوبَ الَّذِي شَفَّاهُ اللَّهُ مِنْ عِلَّتِهِ  
 السَّلَامُ عَلَى يُونُسَ الَّذِي أَنْجَزَ اللَّهُ مَضْمُونَ عِدَّتِهِ  
 السَّلَامُ عَلَى زَكَرِيَّا الصَّابِرِ فِي مُحَنَّتِهِ  
 السَّلَامُ عَلَى يَحْيَى الَّذِي أَرْلَفَهُ اللَّهُ بِشَهَادَتِهِ  
 السَّلَامُ عَلَى عَزِيرِ الَّذِي أَحْيَاهُ اللَّهُ بَعْدَ مِيتَتِهِ  
 السَّلَامُ عَلَى عِيسَى رُوحَ اللَّهِ وَكَلِمَتِهِ  
 السَّلَامُ عَلَى مُحَمَّدٍ حَبِيبِ اللَّهِ وَصَفْوَتِهِ  
 السَّلَامُ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ  
 خُصَّ بِأُخُوَّتِهِ  
 السَّلَامُ عَلَى فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ ابْنَتِهِ  
 السَّلَامُ عَلَى أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ وَحْيِ أَبِيهِ وَخَلِيفَتِهِ  
 السَّلَامُ عَلَى الْحُسَيْنِ الَّذِي سَمَحَتْ نَفْسُهُ بِمُهِجَتِهِ  
 السَّلَامُ عَلَى مَنْ أَطَاعَ اللَّهَ فِي سِرِّهِ وَعَلَانِيَتِهِ  
 السَّلَامُ عَلَى مَنْ جَعَلَ اللَّهُ الشِّفَاءَ فِي تَرْبَتِهِ  
 السَّلَامُ عَلَى مَنْ الْإِجَابَةُ تَحْتَ قَبَّتِهِ  
 السَّلَامُ عَلَى مَنْ الْأُيُومَةُ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ  
 السَّلَامُ عَلَى ابْنِ خَاتِمِ الْأَنْبِيَاءِ  
 السَّلَامُ عَلَى ابْنِ سَيِّدِ الْأَوْصِيَاءِ



سلام ہوا یوب پر جن کو اللہ نے بیماری سے شفا دی۔  
 سلام یونس پر خدا نے ان کے اس وعدہ کو پورا کیا جس کی انہوں نے ضمانت کی تھی۔  
 سلام زکریا پر جو اپنی شدید آزمائش میں بھی صابر رہے۔  
 سلام یحییٰ پر جن کا مرتبہ اللہ نے ان کی شہادت سے اور بڑھا دیا۔  
 سلام عریہ پر جن کو خدا نے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا۔  
 سلام عیسیٰ پر جو بزبان وحی اللہ کی روح اور اللہ کا کلمہ ہیں۔  
 سلام محمد مصطفیٰؐ پر جو محبوب خدا اور پسندیدہ خدا ہیں۔  
 سلام امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالب پر جن کو پیغمبر کے بھائی ہونے کا مخصوص شرف دیا گیا۔  
 سلام فاطمہ زہراؑ دختر رسولؐ پر،  
 سلام ابو محمد حسن مجتبیٰؑ پر جو اپنے باپ کے وصی و جانشین ہیں۔  
 سلام حسینؑ پر جنہوں نے راہ خدا میں انتہائی زخمی ہونے کے بعد جو جان جسم میں باقی رہ گئی تھی وہ بھی دے دی۔  
 اس پر سلام جس نے مخفی اور آشکار خدا کی عبادت کی۔  
 اس پر سلام جس کی خاک میں اللہ نے اثر شفا قرار دیا۔  
 سلام اس پر کہ جس کی قبہ کے نیچے دعائیں قبول ہوتی ہیں۔  
 اس پر سلام جس کی ذریت سے قیامت تک امام رہیں گے۔  
 آخری پیغمبر کے فرزند پر سلام  
 سردار اوصیاء علیؑ کے فرزند پر سلام۔

السَّلَامُ عَلَى ابْنِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ  
 السَّلَامُ عَلَى ابْنِ خَدِيجَةَ الْكُبْرَى  
 السَّلَامُ عَلَى ابْنِ سِدْرَةَ الْمُنْتَهَى  
 السَّلَامُ عَلَى ابْنِ جَنَّةِ الْمَاوَى  
 السَّلَامُ عَلَى ابْنِ زَمْزَمَ وَصَفَا  
 السَّلَامُ عَلَى الْمُرْمَلِ بِالدِّمَاءِ  
 السَّلَامُ عَلَى مَهْتُوكِ الْحَبَاءِ  
 السَّلَامُ عَلَى خَامِسِ أَصْحَابِ الْكِسَاءِ  
 السَّلَامُ عَلَى غَرِيبِ الْغُرَبَاءِ  
 السَّلَامُ عَلَى شَهِيدِ الشُّهَدَاءِ  
 السَّلَامُ عَلَى قَتِيلِ الْأَدْعِيَاءِ  
 السَّلَامُ عَلَى سَاكِنِ كَرْبَلَاءَ  
 السَّلَامُ عَلَى مَنْ بَكَتُهُ مَلَائِكَةُ السَّمَاءِ  
 السَّلَامُ عَلَى مَنْ ذُرِيَةُ الْأَزْكِيَاءِ  
 السَّلَامُ عَلَى يَعْسُوبِ الدِّينِ  
 السَّلَامُ عَلَى مَنَازِلِ الْبَرَاهِينِ  
 السَّلَامُ عَلَى الْأَئِمَّةِ السَّادَاتِ  
 السَّلَامُ عَلَى الْحَبُوبِ الْبُضْرَةِ  
 السَّلَامُ عَلَى الشِّفَاةِ الذَّابِلَاتِ

فاطمہ الزہراء کے فرزند پر سلام  
 خدیجہ بزرگ مرتبہ کے فرزند پر سلام  
 سدرۃ المنتہی کے وارث پر سلام  
 جنت جیسی پناہ گاہ کے وارث پر سلام  
 زمزم و صفا کے وارث پر سلام۔  
 سلام آلودہ خاک و خون پر سلام،  
 سلام اس پر جس کا خیمہ پھاڑ ڈالا گیا،  
 چادرِ تطہیر والوں کی پانچویں فرد پر سلام،  
 مسافروں میں سب سے زیادہ بیکس مسافر پر سلام،  
 شہیدوں میں سب سے زیادہ پردرد شہید پر سلام۔  
 اس پر سلام جس کو مجہول النسب لوگوں نے قتل کیا۔  
 ساکنِ ارض کر بلا پر سلام۔  
 اس پر سلام جس کو آسمان کے فرشتے روئے۔  
 اس پر سلام جس کی نسل سے ائمہ اطہار ہیں۔  
 سلام دین کے سردار پر  
 سلام ان (ائمہ) پر جو حق کی منزلیں ہیں۔  
 سلام ان ائمہ پر جو پیشوائے ملت ہیں۔  
 ان گریبانوں پر سلام جو خون میں بھرے تھے۔  
 ان ہونٹوں پر سلام جو پیاس سے سوکھے ہوئے تھے۔

السَّلَامُ عَلَى النَّفُوسِ الْمُصْطَلَبَاتِ  
 السَّلَامُ عَلَى الْأَرْوَاحِ الْمُخْتَلَسَاتِ  
 السَّلَامُ عَلَى الْأَجْسَادِ الْعَارِيَاتِ  
 السَّلَامُ عَلَى الدِّمَاءِ السَّائِلَاتِ  
 السَّلَامُ عَلَى الْأَعْضَاءِ الْمُقْطَعَاتِ  
 السَّلَامُ عَلَى الرُّؤُوسِ الْمُشَالَاتِ  
 السَّلَامُ عَلَى النِّسَوَةِ الْبَارِزَاتِ  
 السَّلَامُ عَلَى حُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِينَ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى آبَائِكَ الطَّاهِرِينَ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى أَبْنَائِكَ الْمُسْتَشْهَدِينَ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى دُرِّيَّتِكَ النَّاصِرِينَ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُضَاجِعِينَ  
 السَّلَامُ عَلَى الْقَتِيلِ الْمَظْلُومِ  
 السَّلَامُ عَلَى أَخِيهِ الْمَسْهُومِ  
 السَّلَامُ عَلَى عَلِيِّ الْكَبِيرِ السَّلَامُ عَلَى الرَّضِيِّعِ الصَّغِيرِ  
 السَّلَامُ عَلَى الْأَبْدَانِ السَّبِيلَةِ  
 السَّلَامُ عَلَى الْعِتْرَةِ الْقَرِيبَةِ  
 السَّلَامُ عَلَى الْمُحَدِّلِينَ فِي الْغُلُوبِ  
 السَّلَامُ عَلَى النَّازِحِينَ عَنِ الْأَوْطَانِ

سلام ان پر جو ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے۔  
 سلام ان پر جن کو قتل کے فوراً بعد لوٹ لیا گیا۔  
 سلام ہو بے گور و کفن نعشوں پر  
 (ارض کر بلا پر) بہنے والے خون پر سلام۔  
 جسموں سے جدا کر دیئے جانے والے اعضاء پر سلام۔  
 نیزوں پر اٹھائے جانے والے سروں پر سلام۔  
 بے ردا ہو جانے والی مستورات پر سلام۔  
 حجت پروردگار عالم پر سلام۔  
 آپ پر سلام اور آپ کے پاکیزہ آباء و اجداد پر سلام۔  
 آپ پر سلام اور آپ کے شہید ہونے والے فرزندان پر سلام۔  
 آپ پر سلام اور حمایت حق کرنے والی آپ کی ذریت پر سلام۔  
 آپ پر اور آپ کے پہلو میں رہنے والے فرشتوں پر سلام۔  
 سلام ظلم و ستم سے قتل کئے جانے والے پر۔  
 اور ان کے بھائی (حسن) پر جن کو زہر دیا گیا۔  
 سلام جناب علی اکبرؑ پر کم سن شیر خوار پر۔  
 سلام ان جسموں پر جن کو (بعد شہادت) لوٹا گیا۔  
 سلام نبی کی قریب ترین ذریت پر۔  
 سلام ان لاشوں پر جن کو بیابان میں پڑا چھوڑ دیا گیا۔  
 سلام ان مسافروں پر جو اپنے وطن سے دور تھے۔



السَّلَامُ عَلَى الْمَدْفُونِينَ بِلَا أَكْفَانٍ  
 السَّلَامُ عَلَى الرُّءُوسِ الْمَفْرَقَةِ عَنِ الْأَبْدَانِ  
 السَّلَامُ عَلَى الْمُحْتَسِبِ الصَّابِرِ  
 السَّلَامُ عَلَى الْمَظْلُومِ بِلَا تَأْخِيرٍ  
 السَّلَامُ عَلَى سَاكِنِ الثَّرْبَةِ الزَّاكِيَةِ  
 السَّلَامُ عَلَى صَاحِبِ الْقُبَّةِ السَّامِيَةِ  
 السَّلَامُ عَلَى مَنْ طَهَّرَهُ الْجَلِيلُ  
 السَّلَامُ عَلَى مَنْ افْتَخَرَهُ جَبْرَائِيلُ  
 السَّلَامُ عَلَى مَنْ نَاقَاهُ فِي الْمَهْدِ مِيكَائِيلُ  
 السَّلَامُ عَلَى مَنْ نَكَشَتْ ذِمَّتَهُ  
 السَّلَامُ عَلَى مَنْ هَتَكَتْ حُرْمَتَهُ  
 السَّلَامُ عَلَى مَنْ أَرِيقَ بِالظُّلَمِ دَمُهُ  
 السَّلَامُ عَلَى الْمَغْسَلِ بِدَمِ الْجَرَاحِ  
 السَّلَامُ عَلَى الْمَجْرَّعِ بِكَاسَاتِ الرِّمَاحِ  
 السَّلَامُ عَلَى الْمُضَامِ الْمُسْتَبَاحِ  
 السَّلَامُ عَلَى الْمَنْحُورِ فِي الْوَرَى  
 السَّلَامُ عَلَى مَنْ دَفَنَهُ أَهْلُ الْقُرَى  
 السَّلَامُ عَلَى الْمَقْطُوعِ الْوَتَيْنِ  
 السَّلَامُ عَلَى الْمُحَامِي بِلَا مُعِينِ

سلام بے کفن دفن کئے جانے والوں پر۔  
 سلام ان سروں پر جن کو جسموں سے جدا کر دیا گیا۔  
 راہِ خدا میں اذیت اٹھانے والے صابر پر سلام۔  
 عالمِ بیکسی میں ظلم کئے جانے والے پر سلام،  
 خاکِ پاک پر رہنے والے پر سلام  
 قبہِ بلند رکھنے والے پر سلام،  
 اس پر سلام جس کو خدائے بزرگ نے پاکیزہ و پاک قرار دیا۔  
 اس پر سلام جس پر جبریل نے فخر کیا۔  
 اس پر سلام جس کو گہوارہ میں میکائیل نے لوریاں دیں۔  
 اس پر سلام جس کے بارے میں عہد و پیمان کو توڑ دیا گیا۔  
 اس پر سلام جس کی حرمت کو ضائع کیا گیا۔  
 اس پر سلام جس کا خون ظلم سے بہا یا گیا۔  
 اس پر سلام جس کو زخموں سے بہنے والے خون میں نہلا دیا گیا۔  
 اس پر سلام جس پر ہر ظلم و ستم روار کھا گیا۔  
 اس پر سلام جس پر ہر ظلم و ستم روار کھا گیا۔  
 اس پر سلام جس کو ہر طرف سے نیزے لگائے جاتے تھے۔  
 اس پر سلام جس کو گرد و نواح کے گاؤں والوں نے دفن کیا۔  
 اس پر سلام جس کی شہِ رگ کو (بے دردی سے) کاٹا گیا۔  
 اس پر سلام جو یکہ و تنہا دشمنوں کی یلغار کو ہٹا رہا تھا۔

السَّلَامُ عَلَى الشَّيْبِ الْخَضِيبِ  
 السَّلَامُ عَلَى الْخَدِّ الثَّرِيبِ  
 السَّلَامُ عَلَى الْبَدَنِ السَّلِيبِ  
 السَّلَامُ عَلَى الثَّغْرِ الْمَقْرُوعِ بِالْقَضِيبِ  
 السَّلَامُ عَلَى الرَّأْسِ الْمَرْفُوعِ  
 السَّلَامُ عَلَى الْأَجْسَامِ الْعَارِيَةِ فِي الْفَلَوَاتِ  
 تَنْهَشُهَا الذِّبَابُ الْعَادِيَاتُ وَتَخْتَلِفُ إِلَيْهَا السِّبَاعُ  
 الضَّارِيَاتُ .  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ وَعَلَى الْمَلِكَةِ الْمَرْفُوفَيْنِ  
 حَوْلَ قُبَيْتِكَ الْحَافَيْنِ بِتَرْبَتِكَ الطَّائِفَيْنِ بِعَرَصَتِكَ  
 الْوَارِدَيْنِ لِرِيزَاتِكَ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ فَإِنِّي قَصَدْتُ إِلَيْكَ وَ رَجَوْتُ  
 الْفَوْزَ لَدَيْكَ .  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ سَلَامَ الْعَارِفِ  
 بِحُرْمَتِكَ الْمُخْلِصِ فِي وَلَايَتِكَ الْمُتَقَرِّبِ إِلَى اللَّهِ  
 بِمَحَبَّتِكَ الْبَرِّى مِنْ أَعْدَائِكَ  
 سَلَامَ مَنْ قَلْبُهُ بِمُصَابِكَ مَقْرُوحٌ وَدَمْعُهُ عِنْدَ  
 ذِكْرِكَ مَسْفُوحٌ سَلَامَ الْمَفْجُوجِ الْحَزِينِ الْوَالِهِ  
 الْمُسْتَكِينِ .

اس ریش اقدس پر سلام جو خون سے سُرخ تھی۔

اُس رخسار پر سلام جو خاک آلود تھا۔

اس بدن پر سلام جو غبار آلود تھا۔

ان دانتوں پر سلام جن پر ظلم کی چھڑی چل رہی تھی۔

اس پر سلام جو نیزہ پر اٹھایا گیا۔

ان جسموں پر سلام جو بیابان میں برہنہ پڑے تھے۔ جن کو ستمگار ان امت  
بھیڑیوں کی طرح دوڑ دوڑ کر جھنجھوڑ رہے تھے اور کھکھنے درندے بن کر  
(پامالی اور لوٹ کھسوٹ کے لئے) منڈلا رہے تھے۔

میرے مولا آپ پر سلام اور آپ کے قبہ کے گرد جمع رہنے والے فرشتوں پر  
سلام جو آپ کی تربت کو گھیرے رہتے ہیں اور آپ کے صحن اقدس کا طواف  
کرتے ہیں، اور آپ کی زیارت کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔

آپ پر سلام میں نے آپ کی جانب رُخ کیا ہے اور آپ کی بارگاہ سے  
کامیابی کا امیدوار ہوں۔

آپ پر سلام آپ کی حرمت کو پہچاننے والے کا۔

سلام آپ سے خالص محبت رکھنے والے کا سلام، سلام آپ کی محبت کے ذریعہ سے  
قرب خدا حاصل کرنے والے کا، اس کا سلام جو آپ کے دشمنوں سے بیزار ہے۔

اس کا سلام جس کا دل آپ کے غم سے زخمی ہے اور آپ کے ذکر کے وقت  
اس کی آنکھوں سے آنسو جاری رہتے ہیں جو آپ کے مصائب سے نہایت  
دردمند ملول اور بے حال ہے

سَلَامَ مَنْ لَوْ كَانَ مَعَكَ بِالْطُّفُوفِ رَمَى بِنَفْسِهِ  
 حَدَّ السُّيُوفِ وَبَذَلَ حُشَا شَتِّهِ دُونَكَ لِلصُّطُوفِ  
 وَجَاهَدَ بَيْنَ يَدَيْكَ وَنَصَرَكَ عَلَى مَنْ بَغَى عَلَيْكَ  
 وَقَدَاكَ بِرُوحِهِ وَجَسَدِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَرُوحَهُ  
 لِرُوحِكَ فِدَاءً وَأَهْلَهُ لِأَهْلِكَ وَقَاءً

فَلَمَّا أَخَّرْتَنِي الدُّهُورُ وَعَاقَتْنِي عَنْ نَصْرِكَ  
 الْمَقْدُورُ وَلَمَّا كُنْ لِمَنْ حَارَبَكَ مُحَارِبًا وَلِمَنْ نَصَبَ  
 لَكَ الْعَدَاوَةَ مُنَاصِبًا فَلَاءَ نُدْبَتِكَ صَبَاحًا وَمَسَاءً  
 وَلَا بُكَيْنَ لَكَ بَدَلَ الدَّمُوعِ دِمَاءً حَسْرَةً عَلَيْكَ  
 وَتَأْسِفًا عَلَى مَا دَهَاكَ وَتَلَهُّفًا حَتَّى أَمُوتَ بِلَوْعَةِ  
 الْمُصَابِ وَغُصَّةِ الْإِكْتِسَابِ

أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ أَقَمْتَ الصَّلَاةَ وَآتَيْتَ الزَّكَاةَ  
 وَأَمَرْتَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْعُدْوَانِ  
 وَأَطَعْتَ اللَّهَ وَمَاعَصِيَّتَهُ وَتَمَسَّكَتَ بِهِ فَأَرْضِيَّتَهُ  
 وَخَشِيَّتَهُ وَرَاقَبْتَهُ وَاسْتَحَبَبْتَهُ وَسَنَنْتَ السُّنَنَ وَ  
 أَطَفَاتِ الْفِتَنِ وَدَعَوْتَ إِلَى الرَّشَادِ وَأَوْضَحْتَ سُبُلَ  
 السَّدَادِ وَجَاهَدْتَ فِي اللَّهِ حَقَّ الْجِهَادِ

وَ كُنْتَ لِلْطَّائِعِ وَالْجِدِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ



اس کا سلام جو میدانِ کربلا میں اگر آپ کے ساتھ ہوتا تو ملو اور اس کی باڑھ پر اپنی جان کو ڈال دیتا۔ اور آمادۂ موت ہو کر اپنے خون کا آخری قطرہ آپ پر نثار کر دیتا اور باغیوں کے مقابلہ میں آپ کے سامنے جہاد کر کے آپ کی نصرت کرتا اور اپنی روح اپنا جسم اپنا مال اور اپنی اولاد سب کچھ آپ پر فدا کر دیتا۔ اس کی روح آپ کی روح پر نثار ہوتی اور اس کے اہل آپ کے اہل پر فدا ہوتے۔

اب جبکہ زمانہ نے مجھے مؤخر کر دیا اور اس وقت موجود نہ ہونے کی وجہ سے میرے مقصد نے مجھے آپ کی نصرت سے روک دیا آپ سے لڑنے والوں سے نہ لڑ سکا۔ اور آپ کے دشمنوں کے لئے میدان میں آ کر کھڑا نہ ہو سکا تو صبح و شام یہ قراری سے آپ کے غم میں رویا کروں گا اور خون کے بدلہ آنکھوں سے آنسو بہاؤں گا۔ یہ آپ کا غم یہ آپ کے مصائب پر رنج و ملال اور آہِ پُر درد کبھی جانے والی نہیں اسی سوزِ غم اسی رنج و ملال کو ساتھ لے کر دنیا سے اٹھ جاؤں گا۔

مولا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے نماز کو قائم کیا بڑی زبردست زکوٰۃ دی نیکیوں کا حکم دیا۔ برائیوں اور سرکشی سے روکا۔ آپ نے خدا کی اطاعت کی کبھی اس کی نافرمانی نہیں کی۔ آپ نے اپنا رابطہ خدا سے قائم رکھا اور اس کو انتہائی خوش رکھا آپ ہمیشہ خدا کی نافرمانی سے ڈرے۔ آپ کی نظر ہمیشہ اس کی طرف رہی آپ نے ہمیشہ اس کی رضا کو پسند کیا۔ آپ نے سنتِ خدا اور رسول کو قائم کیا اور فتنوں کی آگ کو بجھایا۔ دوسروں کو راہِ حق کی طرف بلایا اور حق کے رستوں کو اجاگر کر کے دکھایا اور خدا کی راہ میں جو جہاد کا حق تھا اسے پورا کر دیا۔

آپ خدا کے مطیع رہے اور اپنے جدِ محمد مصطفیٰ کے پیرو رہے اور اپنے باپ کے

تَابِعاً وَلِقَوْلِ أَبِيكَ سَامِعاً وَإِلَى وَصِيَّةِ أَخِيكَ  
 مُسَارِعاً وَلِعِمَادِ الدِّينِ رَافِعاً وَلِلطُّغْيَانِ قَامِعاً وَ  
 لِلطُّغَاةِ مُقَارِعاً وَلِلْأُمَّةِ نَاصِحاً وَفِي غَمَرَاتِ الْمَوْتِ  
 سَابِحاً وَلِلْفُسَاقِ مُكَافِحاً وَ بِحُجَجِ اللَّهِ قَائِماً  
 وَلِلْإِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِينَ رَاجِعاً

وَلِلْحَقِّ نَاصِراً وَعِنْدَ الْبَلَاءِ صَابِراً وَلِلدِّينِ كَالِئاً  
 وَعَنْ حَوَازِتِهِ مُرَامِياً تَحُوطُ الْهُدَى وَتَنْصُرُهُ  
 وَتَنْبُسُطُ الْعَدْلَ وَتَنْشُرُهُ وَتَنْصُرُ الدِّينَ وَتُظْهِرُهُ  
 وَتَكْفُ الْعَابِثَ وَتَرْجُوهُ وَتَأْخُذُ لِلدِّينِ مِنَ الشَّرِيفِ  
 وَتُسَاوِي فِي الْحُكْمِ بَيْنَ الْقَوِيِّ وَالضَّعِيفِ كُنْتَ  
 رَبِيعَ الْآيَاتِ وَعِصْمَةَ الْأَنَامِ وَ عِزَّ الْإِسْلَامِ  
 وَمَعِينَ الْأَحْكَامِ وَخَلِيفَ الْإِنْعَامِ سَالِكاً طَرِيقَ  
 جَدِّكَ وَأَبِيكَ مُشَبِّهاً فِي الْوَصِيَّةِ لِأَخِيكَ

وَفِي الدِّمَمِ رَضِيَ الشَّيْمَ ظَاهِراً لِكَرَمِ مُتَهَجِداً فِي  
 الظُّلَمِ قَرِيبَ الطَّرِيقِ كَرِيمَ الْخَلَائِقِ عَظِيمَ  
 السَّوَابِقِ شَرِيفَ النَّسَبِ مُنِيفَ

تابع فرمان رہے اور اپنے بھائی حسنؑ کی وصیت کو جلد پورا کیا۔ آپ ہیں ستونِ دین کو بلند کرنے والے سرکشی کی بنیادوں کو کھودینے والے اور سرکشوں کے سروں کو ضربِ نیزہ و شمشیر سے کچل دینے والے، اُمتِ پیغمبرؐ کو نصیحت کرنے والے اور موت کے بھنور تیرنے والے اور اہل فسق و فجور کا مردانہ وار مقابلہ کرنے والے، خدا کی جھتوں کے ساتھ قائم رہنے والے، اسلام اور مسلمین کے لئے دل میں رحم رکھنے والے

حق کی نصرت کرنے والے اور سخت آزمائش کے وقت صبر کرنے والے دین کی حفاظت کرنے والے اور دین پر حملہ کرنے والوں کا منہ پھیر دینے والے آپ ہدایت کی حفاظت اور نصرت کرتے رہے اور عدل و انصاف کی نشر و اشاعت کرتے رہے دین کی نصرت و حمایت کرتے رہے اور دین کی حقارت کرنے والوں کی روک ٹوک اور ڈانٹ ڈپٹ کرتے رہے آپ طاقت ور سے کمزور کا حق دلاتے تھے اور حکم میں طاقتور اور کمزور کو برابر رکھتے تھے۔ آپ یتیموں کی بہار تھے۔ مخلوق کے لئے پناہ گاہ تھے اسلام کی عزت تھے آپ کے پاس احکامِ الہی کا سرمایہ تھا آپ حاجت مندوں کو گرانقدر عطیہ دینے کا عزم کئے ہوئے تھے اپنے جدِ امجد اور پدرِ نامدار کے طریقوں پر چلنے والے اور اپنے بھائی کی طرح امرِ خیر کی ہدایت فرمانے والے

اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے والے پسندیدہ خوبور رکھنے والے آپ کی سخاوتِ اظہر من الشمس، آپ پردہٴ شب میں تہجد گزار۔ آپ کا ہر طریقہ مضبوط و درست آپ کی ہر عادت بزرگانہ شان کی حامل

الْحَسْبُ رَفِيعَ الرُّتَبِ كَثِيرَ الْمَنَاقِبِ مُحْمُودَ الصَّرَائِبِ  
 جَزِيلَ الْمَوَاهِبِ  
 حَلِيمٌ رَشِيدٌ مُنِيبٌ جَوَادٌ شَدِيدٌ عَلِيمٌ إِمَامٌ  
 شَهِيدٌ أَوَّاهٌ مُنِيبٌ جَبِيبٌ مُهِيبٌ

كُنْتُ! لِلرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَلَدًا وَلِلْقُرْآنِ  
 سَنَدًا وَلِلْأُمَّةِ عَضُدًا وَفِي الطَّاعَةِ مُجْتَهِدًا حَافِظًا  
 لِلْعَهْدِ وَالْبَيْثَاقِ نَاكِبًا عَنْ سُبُلِ الْفُسَاقِ بَازِلًا  
 لِلْمَجْهُودِ طَوِيلَ الرَّكُوعِ وَالسُّجُودِ  
 زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا زُهْدَ الرَّاحِلِ عَنْهَا نَاطِرًا إِلَيْهَا  
 بَعْدَ الْمُسْتَوْجِبِينَ مِنْهَا أَمَّا لَكَ عَنْهَا مَكُوفَةٌ  
 وَهَمَّتْكَ عَنْ زِينَتِهَا مَصْرُوفَةٌ وَالْحَاظُكَ عَنْ بَهْجَتِهَا  
 مَطْرُوفَةٌ وَرَغَبْتُكَ فِي الْآخِرَةِ مَعْرُوفَةٌ

حَتَّى إِذَا جَوْرَ مَدْبَاعِهِ وَأَسْفَرَ الظُّلْمَ قِنَاعَهُ وَدَعَى  
 النُّغَى أَتْبَاعَهُ وَأَنْتَ فِي حَرَمِ جَدِّكَ قَاطِنٌ وَ  
 لِلظَّالِمِينَ مُبَايِنٌ جَلِيسُ الْبَيْتِ وَالْبُحْرَابِ

آپ کی ہر سبقت عظیم الشان آپ کا نسب انتہائی بلند۔

آپ کے کمالات انتہائی اونچائی پر آپ کا ہر مرتبہ بلند تر آپ کے فضائل بہت ہی زیادہ آپ کے خصائل سب پسندیدہ آپ کی بخششیں نہایت قیمتی آپ صاحب علم راہِ حق پر گامزن خدا کی طرف مائل، سخی عزم کے طاقت ور صاحب علم، امام امت، گواہ حقانیت، ملت کے لئے درد، مند خدا سے لو لگائے ہوئے، ہر صاحب دل کے محبوب، خدا کے غضب سے ڈرنے والے آپ رسولؐ کے فرزند ہیں قرآن کے لئے سند ہیں، امت کے لئے دست و بازو ہیں طاعتِ خدا میں تعب اٹھانے والے عہد و پیمان کی حفاظت کرنے والے بدکاروں کے راستوں سے الگ تھلگ، مصیبت زدہ کو عطا کرنے والے طولانی رکوع و سجود کرنے والے۔

دنیا کو اس طرح چھوڑ دینے والے جیسے دنیا سے رخصت ہونے والے دنیا سے سیر ہوتا ہے۔ دنیا کو آپ نے ہمیشہ نفرت کی نگاہ سے دیکھا۔ آپ کی آرزوئیں دنیا سے ہٹی ہوئی تھیں دنیا کی آرائش سے آپ کو سوس دُور تھے۔ رونقِ دنیا سے آپ کی نگاہیں پھری ہوئی تھیں اور دنیا جانتی ہے کہ آپ کا میلان خاطر بس آخرت کی طرف نہ تھا۔

یہاں تک کہ جب ظلم و جور اپنے ہاتھ بہت بڑھانے لگا اور ظلم کے چہرہ پر جو ہلکا سا پردہ تھا وہ بھی نہ رہا گمراہی نے اپنے چیلوں کو ہر طرف سے بلا لیا۔ اُس وقت آپ اپنے خدا کے حرم میں مقیم تھے ظالموں سے دور تھے گوشہ نشین تھے اور محرابِ عبادت میں محو عبادت تھے



مُعْتَزِلٌ عَنِ اللَّذَاتِ وَالشَّهَوَاتِ تُنْكِرُ الْمُنْكَرَ  
بِقَلْبِكَ وَلِسَانِكَ عَلَى حَسْبِ طَاقَتِكَ وَإِمَّاكَ ثُمَّ  
اِقْتَصَاكَ الْعِلْمُ لِلْإِنْكَارِ وَلَزِمَكَ أَنْ تُجَاهِدَ الْفُجَّارَ

فَسِرْتَ فِي أَوْلَادِكَ وَأَهَالِيكَ وَشَيْعَتِكَ وَمَوَالِيكَ  
وَصَدَعْتَ بِالْحَقِّ وَالْبَيِّنَةِ وَدَعَوْتَ إِلَى اللَّهِ بِالْحِكْمَةِ  
وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَأَمَرْتَ بِإِقَامَةِ الْحُدُودِ وَالطَّاعَةِ  
لِلْمَعْبُودِ وَنَهَيْتَ الْخَبَائِثَ وَالطُّغْيَانَ وَوَجَّهْتُكَ  
بِالظُّلْمِ وَالْعُدْوَانِ فَجَاهَدْتَهُمْ بَعْدَ الْإِعَادِ إِلَيْهِمْ  
وَتَاكَيْدِ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ

فَنَكَّثُوا ذِمَّامَكَ وَبَيَّعَتَكَ وَأَسْخَطُوا رَبَّكَ وَجَدَكَ  
وَبَدَأُوكَ بِالْحَرْبِ فَثَبَّتَ لِلطَّعْنِ وَالضَّرْبِ وَطَحْنَتْ  
جُنُودُ الْفُجَّارِ وَاقْتَحَبَتْ قَسْطَلُ الْغُبَارِ مُجَادِلًا  
بِذِي الْفَقَارِ كَأَنَّكَ عَلَى الْمُخْتَارِ

فَلَمَّا رَاوِكَ ثَابِتَ الْجَاشِ غَيْرَ خَائِفٍ وَلَا خَاشٍ  
نَصَبُوا لَكَ غَوَائِلَ مَكْرِهِمْ وَقَاتَلُوكَ بِكَيْدِهِمْ  
وَشَرِّهِمْ وَأَمَرَ اللَّعِينُ جُنُودَهُ فَمَنَعُوكَ الْمَاءَ وَوَزَدَهُ

دنیا کی لذتوں اور خواہشوں سے کنارہ کش تھے اور اپنی طاقت کے مطابق اور امکان کی حد تک اپنے دل و زبان سے حرام سے بچنے کی ہدایت بھی کرتے رہے تھے (آپ سے بیعت یزید کا مطالبہ ہوا) اور آپ کے حقیقت شناس علم نے طے کر لیا کہ بیعت سے انکار ہو اور بیعت نہ کرنے کی وجہ سے جو لوگ قتال کریں ان فاجروں سے جہاد کریں۔

نوراً آپ اپنی اولاد اہل خاندان اپنی فرمانبرداری جماعت کو لے کر چلے آپ نے حق اور روشن دلائل کو واضح کر دیا اور خلق خدا کو حکمت اور پسندیدہ موعظ کے ساتھ خدا کی طرف دعوت دی اور حدود شریعت کے قائم کرنے کا نیز معبود کی فرمانبرداری کا محرمات سے بچنے اور سرکشی سے باز رہنے کا حکم دیا، لیکن ستمگروں نے ظلم و عداوت سے آپ کا مقابلہ کیا، آپ نے پہلے تو ان کو غضب خدا سے ڈرایا اور حجت ہدایت کی مضبوطی کی

آخر کار جب انہوں نے آپ کے بارہ میں ہر عہد کو توڑ دیا ہر حکم خدا کو پس پشت ڈال دیا اور آپ کی بیعت سے بھی پھر گئے اور اپنی شقاوت سے انہوں نے آپ کے خدا اور آپ کے جد امجد کو غضبناک کیا اور آپ سے لڑنے کی پہل اپنی طرف سے کی تو پھر آپ بھی ضرب نیزہ و شمشیر کے لئے میدان میں آ گئے اور بدکاروں کے لشکروں کو پیس ڈالا۔ آپ جنگ کے گہرے غبار میں دھنسے ہوئے ذوالفقار سے حیدر کرار کی طرح قتال کر رہے تھے۔

اعداء نے جب آپ کے دل کو مضبوط اور بالکل بے خوف و ہراس دیکھا تو آپ کے لئے اپنے مکر کے جل بچھانے لگے اور اپنی مخصوص سفیانی چالاکیوں اور شرارت کے ساتھ آپ کے ساتھ قتال کرنے لگے۔ ملعون عمر بن سعد نے اپنے لشکروں کو

وَنَاجِزُوكَ الْقِتَالَ وَعَاجِلُوكَ الْيَزَالَ وَرَشَقُوكَ  
بِالسِّهَامِ وَالنِّبَالِ وَبَسَطُوا إِلَيْكَ أَكْفَ الْأَصْطِلَامِ  
وَلَمْ يَزْعُوا لَكَ ذِمَاماً وَلَا رَاقِبُوا فِيكَ اثَامَهُمْ فِي  
قَتْلِهِمْ أَوْلِيَاءَكَ وَنَهَبِهِمْ رَحَالَكَ وَأَنْتَ مُقَدِّمٌ فِي  
الْهَبَوَاتِ وَ مُحْتَمِلٌ لِلْأَذْيَاتِ قَدْ عَجَبْتُ مِنْ صَبْرِكَ  
مَلِيكَةُ السَّمَوَاتِ

فَأَحَدَ قُوَايِكَ مِنْ كُلِّ الْجِهَاتِ وَ آمْتَحَنُوكَ بِالْجِرَاحِ  
وَحَالُوا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الرِّوَاكِ وَلَمْ يَبْقَ لَكَ نَاصِرٌ وَ  
أَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ تَذُبُّ عَنْ نِسْوَتِكَ وَأَوْلَادِكَ  
حَتَّى نَكُوسَكَ عَنْ جَوَادِكَ فَهَوَيْتَ إِلَى الْأَرْضِ  
جَرِيحاً تَطَاكَ الْخُبُولُ بِحَوَا فِرْهَا وَ تَعْلُوكَ الطُّغَاةُ  
بِبَوَاتِرِهَا قَدْ رَشَّحَ لِلْمَوْتِ جَبِينُكَ وَ اخْتَلَفَتْ  
بِالْإِنْقِبَاضِ وَالْإِنْبِسَاطِ شِمَالُكَ وَ يَمِينُكَ تُدِيرُ  
ظَرْفَا خَفِيَّاً

إِلَى رَحْلِكَ وَبَيْتِكَ وَقَدْ شُغِلْتَ بِنَفْسِكَ عَنْ وَلَدِكَ  
وَ أَهَالِيكَ وَ أَسْرَعَ فَرَسُكَ شَارِداً إِلَى خِيَامِكَ  
مُحْتَجِماً بَاكِياً

حکم دے دیا کہ پانی حسین تک نہ پہنچ سکے۔

سب لوگ تیزی کے ساتھ آپ سے قتال کرنے لگے اور پے در پے ملے جلے حملے ہونے لگے آپ کو تیروں سے چھلنی کر دیا سب نے ظلم و ستم کے ہاتھ آپ کی طرف بڑھا دیئے۔ نہ انہوں نے آپ کے بارے میں اپنی کسی ذمہ داری کو دیکھا نہ یہ کہ آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو قتل کرنے میں اور آپ کے سامان کو لوٹنے میں وہ کتنے زبردست گناہ کے مرتکب ہوں گے۔ آپ غبار جنگ میں دھنسے ہوئے تھے اور ہر ایک اذیت اٹھا رہے تھے آپ کا صبر دیکھ کر تو ملائکہ افلاک بھی تعجب کر رہے تھے۔

ظالموں نے ہر طرف سے آپ کو گھیر لیا اور زخم پر زخم پہنچا کر آپ کو مضطرب کر دیا، دم لینے کی مہلت نہ دی۔ آپ کا کوئی مددگار نہ رہا تھا۔ یکسی کے عالم میں انتہائی صبر و ضبط کے ساتھ آپ اپنی مستورات اور بچوں کی طرف سے ہجومِ اشقیاء کو ہٹا رہے تھے۔ یہاں تک کہ انہوں نے آپ کو گھوڑے سے گرا دیا آپ زخموں سے چور ہو کر زمین پر گرے۔ لشکر کے گھوڑے اپنے سموں سے آپ کو کچل رہے تھے اور سرکش ستنگر اپنی تلواریں لئے آپ پر چڑھے چلے آتے تھے موت کا پسینہ آپ کی پیشانی پر آیا ہوا تھا اور آپ کے دست و پا ادھر ادھر سمٹتے اور پھیلتے تھے۔ آپ چشمِ نیم وا سے اپنے کنبہ اور اپنے بچوں کو دیکھ رہے تھے۔

حالانکہ اس وقت آپ کی خود کی حالت تو ایسی تھی کہ آپ کو اپنے کنبہ کا اور بچوں کا دھیان نہ آسکتا تھا اس وقت آپ کا گھوڑا ہنہناتا اور روتا ہوا آپ کے خیام کی طرف چلا

فَلَمَّا رَأَيْنِ النِّسَاءَ جَوَادِكَ فَخِزْيَا وَسَرَجَكَ عَلَيْهِ  
 مَلُوتِيًّا بَزَنَ مِنَ الْخُدُورِ نَاشِرَاتِ الشُّعُورِ عَلَى الْخُدُودِ  
 لَا طَهَاتٍ عَنِ الْوُجُوهِ سَافِرَاتٍ وَبِالْعَوِيلِ دَاعِيَاتٍ  
 وَبَعْدَ الْعِزِّ مَذَلَّلَاتٍ وَإِلَى مَضَرِّعِكَ مُبَادِرَاتٍ

وَالشِّمْرُ جَالِسٌ عَلَى صَدْرِكَ وَمَوْلَعٌ سَيْفُهُ عَلَى  
 نَحْرِكَ قَابِضٌ عَلَى شَيْبَتِكَ بِيَدِهِ دَائِجٌ لَكَ بِمُهَنَّدِهِ  
 قَدْ سَكَنْتَ حَوَاشِيَّكَ وَخَفَيْتَ أَنْفَاسُكَ وَرَفَعَ عَلَى  
 الْقَنَاقَةِ رَأْسُكَ وَسُبَى أَهْلِكَ كَالْعَبِيدِ وَصُقِدُوا فِي  
 الْحَدِيدِ فَوْقَ أَقْتَابِ الْمَطِيَّاتِ تَلْفَخُ وَجُوهُهُمْ  
 حَرَ الْهَاجِرَاتِ يُسَاقُونَ فِي الْبَزَارِئِ وَالْفَلَوَاتِ  
 أَيْدِيهِمْ مَغْلُولَةٌ إِلَى الْأَعْنَاقِ يُطَافُ بِهِمْ فِي  
 الْأَسْوَاقِ فَالْوَيْلُ لِلْعَصَاةِ الْفُسَاقِ لَقَدْ قَتَلُوا  
 بِقَتْلِكَ الْإِسْلَامَ وَعَظَلُوا الصَّلَوَاتِ وَالصِّيَامَ  
 وَنَقَضُوا السُّنَنَ وَالْأَحْكَامَ وَهَدَمُوا قَوَاعِدَ الْإِيمَانِ  
 وَحَرَقُوا آيَاتِ الْقُرْآنِ وَهَمَجُوا فِي الْبَغْيِ وَالْعُدْوَانِ  
 لَقَدْ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ مِنْ  
 أَجْلِكَ مَوْتُورًا وَعَادَ كِتَابُ اللَّهِ مَهْجُورًا وَغُودَ



جب اہل حرم نے آپ کے رہوار کو بے سوار دیکھا اور زین اسپ کو نیچے ڈھلکا ہوا دیکھا تو بے قرار ہو کر خیموں سے نکل پڑیں اور بال بکھرائے ہوئے منہ پر طمانچے مارتے ہوئے جبکہ پردہ کا دھیان نہ تھا نوحہ و بکا کرتے ہوئے اپنے بزرگوں کو وارثوں کو پکارتے ہوئے جبکہ اپنی اس مخصوص عزت و شوکت کے بعد حقارت کی نظر سے دیکھے جا رہے تھے سب کے سب کی قتل گاہ کی طرف تیزی سے جا رہے تھے

آہ شمر اس وقت آپ کے سینہ بیٹھا ہوا تھا اور اپنا خنجر آپ کی گردن پر پھیر رہا تھا۔ ریش مبارک ظالم اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے اپنی ہندی تلوار سے آپ کو ذبح کر رہا تھا۔ آپ کے دست و پا بے حرکت ہو گئے اور سانس رُک گیا۔ نیزہ پر سراقص کو اٹھایا گیا اور اہل حرم کو غلاموں کی طرح قید کر لیا گیا اور آہنی زنجیروں میں جکڑ کر اونٹوں پر بٹھالیا گیا۔ دن کے دوپہر کی گرمیاں ان کے چہروں کو جھلسا رہی تھی اور وہ غریب بیابانوں اور جنگلوں میں پھرائے جا رہے تھے۔ ہاتھ ان کے گردنوں سے بندھے ہوئے تھے اور بازاروں میں ان کو پھرایا جا رہا تھا۔ وائے ہو ان نافرمانوں فاسقوں پر جنہوں نے آپ کو قتل کر کے اسلام کو تباہ کر دیا۔

نمازوں کو روزوں کو معطل کر دیا۔ شریعت کے چلن کو اور احکام کو توڑ دیا ایمان کی عمارت کو ڈھادیا اور قرآن کی آیتوں کو جلا دیا اور بغاوت و سرکشی میں دھنستے چلے گئے۔ آپ کے قتل سے رسول اللہ مظلوم قرار پا گئے۔ مظلوم بھی ایسے کہ اپنے بچے کے خون کا بدلہ نہ لے سکے۔ آپ کے قتل سے کتاب خدا پر لاوارثی چھا گئی۔ آپ کے ستائے جانے سے اصل میں حق ستایا گیا۔ آپ کے نہ ہونے سے اللہ

رَاحِثٍ إِذْ قُهِرَتْ مَقْهُورًا وَقَدْ لَفِقْدَكَ التَّكْبِيرُ  
وَالْتَهْلِيلُ وَالتَّحْرِيمُ وَالتَّحْلِيلُ وَالتَّنْزِيلُ  
وَالْتَّوِيلُ

وَوَظَرَ بَعْدَكَ التَّغْيِيرُ وَالتَّبْدِيلُ وَالْإِحْدَادُ  
وَالْتَّعْطِيلُ وَالْإِهْوَاءُ وَالْأَضَالِيلُ وَالْفِتْنُ  
وَالْأَبَاطِيلُ فَقَامَ نَاعِيكَ عِنْدَ قَبْرِ جَدِّكَ الرَّسُولِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَنَعَاكَ إِلَيْهِ بِالدَّمْعِ الْهَطُولِ  
قَائِلًا يَا رَسُولَ اللَّهِ قُتِلَ سِبْطُكَ وَفَتَاكَ  
وَاسْتَبِيحَ أَهْلُكَ وَحَمَاكَ وَسَبِيَّتُ بَعْدَكَ ذَرَارِيكَ  
وَوَقَعَ الْمَحْذُورُ بِعَثَرَتِكَ وَذَوِيكَ فَانْزَجَ الرَّسُولُ  
وَبَكَى قَلْبُهُ الْمُهُولُ وَعَزَّاهُ بِكَ الْمَلَكَةُ وَالْأَنْبِيَاءُ وَ  
فُجِعَتْ بِكَ أُمُّكَ الزَّهْرَاءُ

وَاخْتَلَفَتْ جُودُ الْمَلَكَةِ الْمُقَرَّبِينَ تُعَزِّي أَبَاكَ  
أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَأَقِيبَتْ لَكَ الْمَاتِمُ فِي أَعْلَى عِلِّيِّينَ  
وَلَطَمَتْ عَلَيْكَ الْحُورُ الْعَيْنُ وَبَكَتِ السَّمَاءُ وَسُكَّانُهَا  
وَالْجَنَانُ وَخَزَائِنُهَا وَ الْأَحْضَابُ وَأَقْطَارُهَا وَالْبَحَارُ  
وَحَيَاتَانِهَا وَمَكَّةُ وَ بُنْيَانُهَا وَالْجَنَانُ وَوِلْدَانُهَا  
وَالْبَيْتُ وَالْمَقَامُ وَالْمَشْعَرُ الْحَرَامُ وَالْحُلُ  
وَالْأَحْرَامُ

اکبر اور لا الہ الا اللہ ان آوازوں میں کوئی روح نہ رہی حرام و حلال کا امتیاز قرآن اور قرآن کے معانی کا تعین سب ضائع ہو گیا۔

آپ کے بعد شریعت میں کھلی ہوئی تبدیلیاں، فاسد عقیدے سے حدود، شریعت کا تعطل، نفسانی خواہشوں کا زور، گمراہیاں، فتنے اور غلط چیزوں کا ظہور ہوا۔ غرض کہ آپ کی سنانی سنانے والا آپ کے جدا مجد کی قبر کے پاس کھڑا ہوا اور آپ کی سنانی برستے ہوئے آنسوؤں کے ساتھ رسول اللہ کو یہ کہتے ہوئے سنانی کہ یا رسول اللہ آپ کا فرزند آپ کا بچہ قتل کر دیا گیا اور آپ کے گھر والوں اور جاٹاروں کو مار دیا گیا۔ آپ کے بعد آپ کی ذریت کو قید کیا گیا اور آپ کی ذریت و اہل بیت کو وہ دکھ دیئے گئے جن دکھوں سے ان کو بچانا اُمت پر فرض تھا۔ روح اسلام کو انتہائی قلق ہوا اور آنحضرت کا قلب نازک گریاں ہوا ملائکہ اور انبیاء نے ان کو آپ کا پُرسہ دیا۔ آپ کے قتل ہونے سے آپ کی ماں فاطمہ زہرا بے تاب ہو گئیں۔

ملائکہ مقررین کے ایک کے بعد ایک لشکر اُترنے لگے جو آپ کے باپ امیر المومنین کو پُرسہ دے رہے تھے اور اعلیٰ علین میں آپ پر نوحہ و ماتم کر رہے تھے، آپ کے غم میں حورانِ جنت اپنا منہ پیٹ رہی تھیں آسمان اور آسمان کے باشندے آپ پر روئے اور جنت کے خزانہ دار روئے، پہاڑ قطار در قطار روئے، دریا اور دریا کی مچھلیاں مکہ اور مکہ کی عمارتیں جنت اور غلمان کعبہ اور مقام ابراہیم مشعر حرام اور حل و حرم سب ہی آپ کے غم میں گریاں ہوئے۔

اللَّهُمَّ بِحُرْمَةِ هَذَا الْمَكَانِ الْمُنِيفِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ  
وَأٰلِ مُحَمَّدٍ وَاحْشُونِي فِي زُمْرَتِهِمْ وَأَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ  
بِشَفَاعَتِهِمْ.

اللَّهُمَّ إِنِّي أَتُوسَّلُ إِلَيْكَ يَا أَسْرَعَ الْحَاسِبِينَ وَيَا  
أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ وَيَا أَحْكَمَ الْحَاكِمِينَ بِمُحَمَّدٍ  
خَاتَمِ النَّبِيِّينَ رَسُولِكَ إِلَى الْعَالَمِينَ أَجْمَعِينَ  
وَبَاخِيهِ الْأَنْزَعِ الْبَاطِنِ الْعَالِمِ الْمَكِينِ عَلِيٍّ  
أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَبِفَاطِمَةَ سَيِّدَةِ النِّسَاءِ الْعَالَمِينَ

وَبِالْحَسَنِ الذِّكِيِّ عِصْمَةِ الْمُتَّقِينَ وَبِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ  
أَكْرَمِ الْمُسْتَشْهِدِينَ وَبِأَوْلَادِهِ الْمَقُولِينَ وَبِعَثْرَتِهِ  
الْمُظْلُومِينَ وَبِعَلِيِّ ابْنِ الْحُسَيْنِ زَيْنِ الْعَابِدِينَ  
وَبِمُحَمَّدِ ابْنِ عَلِيٍّ قَبْلَةَ الْأَوَّابِينَ وَبِجَعْفَرِ ابْنِ مُحَمَّدٍ  
صَدَقِ الصَّادِقِينَ وَبِمُوسَى ابْنِ جَعْفَرٍ مُظْهِرِ  
الْبَرَاهِينَ وَبِعَلِيِّ ابْنِ مُوسَى نَاصِرِ الدِّينِ وَبِمُحَمَّدِ بْنِ  
عَلِيٍّ قُدْوَةِ الْمُهْتَدِينَ وَبِعَلِيِّ ابْنِ مُحَمَّدٍ أَرْهَادِ  
الرَّاهِدِينَ وَبِالْحَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ وَارِثِ الْمُسْتَغْلَفِينَ  
وَبِالْحُجَّةِ عَلَى الْخَلْقِ أَجْمَعِينَ.

خداوند اس بلند مرتبہ مقام کی حرمت کا واسطہ محمد و آل محمد پر درود و سلام بھیج اور مجھ کو ان کے گروہ میں محشور فرما اور ان کی سفارش سے مجھے داخل جنت فرما۔

اے کم سے کم وقت میں ہر ایک کا حساب کرنے والے اے ہر بزرگ سے کہیں زیادہ بزرگ تر اے عالم حاکموں سے زیادہ زور حکومت رکھنے والے واسطہ حضرت محمد مصطفیٰؐ کا جو تیرے آخری پیغمبر اور تمام عالم کی طرف تیرے رسول ہیں اور ان کے بھائی کا واسطہ جو کشادہ پیشانی اور معدنِ علم و حکمت اور ہر علم میں راسخ ہیں یعنی امیر المومنین علیؑ مرتضیٰ اور فاطمہ زہراؑ کا واسطہ جو زنانِ عالم کی سردار ہیں۔

حسن مجتبیٰ کا واسطہ جو پاک و پاکیزہ اور پرہیزگاروں کی پناہ گاہ ہیں اور حضرت ابو عبد اللہ الحسینؑ کا واسطہ جو تمام شہداء میں زیادہ بزرگ مرتبہ ہیں اور ان کی قتل ہونے والی کا واسطہ اور ان کی مظلوم ذریت کا واسطہ اور علی بن حسینؑ زین العابدینؑ کا واسطہ اور محمد بن علیؑ کا واسطہ جو عبادت گذاروں کے قبلہ ہیں اور جعفر بن محمدؑ کا واسطہ جو مجسمہ صداقت ہیں اور موسیٰ بن جعفر کا واسطہ جو دلائل حق کو ظاہر کرنے والے ہیں اور علی بن موسیٰ کا واسطہ جو دین کے مددگار ہیں اور محمد بن علیؑ کا واسطہ جو اہل حق کے پیشوا ہیں اور علی بن محمدؑ کا واسطہ جو زاہدوں سے کہیں زیادہ زاہد ہیں اور حسن بن علیؑ کا واسطہ جو ائمہ اطہار کے وارث ہیں اور اس فرد کا واسطہ جو تمام خلق پر حجت ہیں۔



أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِينَ الْأَكْبَرِينَ  
 آلِ ظُهُوِّهِ وَآلِ سِيْنٍ وَأَنْ تَجْعَلَنِي فِي الْقِيَمَةِ مِنْ لَامِيْنٍ  
 الْمُطْمَئِنِّينَ الْفَائِزِينَ الْفَرِحِينَ الْمُسْتَبْشِرِينَ  
 اَللَّهُمَّ اكْتُبْنِي فِي الْمُسْلِمِينَ وَالْحَقِيْقِي بِالصَّالِحِينَ  
 وَاجْعَلْ لِي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ وَانصُرْنِي عَلَى  
 الْبَاغِيْنَ وَاكْفِنِي كَيْدَ الْخَاسِدِيْنَ وَاصْرِفْ عَنِّي  
 مَكْرَ الْمَاكِرِيْنَ وَاقْبِضْ عَنِّي أَيْدِيَ الظَّالِمِيْنَ  
 وَاجْمَعْ بَيْنِي وَبَيْنَ السَّادَةِ الْمَيَامِيْنَ فِي أَعْلَىٰ عِلِّيْنَ  
 مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّْنَ وَالصِّدِّيقِيْنَ  
 وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

اَللَّهُمَّ إِنِّي أَقْسِمُ عَلَيْكَ بِنَبِيِّكَ الْمَعْصُومِ  
 وَبِحُكْمِكَ الْمَهْثُومِ وَنَهْيِكَ الْمَكْتُومِ وَبِهَذَا الْقَبْرِ  
 الْمَلُومِ الْمَوْسَدِ فِي كَنْفِهِ الْإِمَامُ الْمَعْصُومُ  
 الْمَقْتُولُ الْمَظْلُومُ

أَنْ تَكْشِفَ مَا بَيْنِي مِنَ الْغُيُومِ وَتَصْرِفَ عَنِّي  
 شَرَّ الْقَدَرِ الْمَحْتُومِ وَتُجَيِّرَنِي مِنَ النَّارِ ذَاتِ  
 السُّيُومِ

اَللَّهُمَّ جَلِّلْنِي بِبِعْمَتِكَ وَرَضِّنِي بِقِسْمِكَ وَتَعَمَّدْنِي  
 بِجُودِكَ وَكَرَمِكَ وَبَاعِدْنِي مِنْ مَكْرِكَ وَنِقَمِكَ

محمد وآل محمد پر درود بھیج جو صادقین میں بہترین نیکیوں کے حامل، جن کا لقب آل طہ و آل یسین ہے اور مجھے قیامت میں امن پانے والوں میں سے صاحبان اطمینان میں سے کامیاب ہونے والوں میں سے خوش و خرم اور بشارت جنت پانے والوں میں قرار دے۔ خداوند! مجھے اپنے فرمانبرداروں میں سے قرار دے اور صالحین سے وابستہ رکھ میرے بعد نیکی اور بھلائی سے میرا ذکر ہو جو بغاوت و سرکشی کرنے والے ہیں ان کے مقابلہ میں مجھے فتح دے مجھے حاسدوں کے شر سے بچا اور بُری تدبیر کرنے والوں کی تدبیر کا رُخ میری طرف سے پھیر دے ظالموں کے ہاتھوں کو مجھ پر ظلم کرنے سے روک دے اور مجھے میرے بابرکت پیشواؤں کو (محمد وآل محمد) اعلیٰ علیین میں ایک جگہ مجتمع کر دے۔ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے مجھے تیری رحمت سے آخرت میں انبیاء صدیقین شہداء اور صالحین کی رفاقت نصیب ہو، کیونکہ ان حضرات کو تو نے اپنی نعمتوں سے مالا مال کیا ہے۔

قسم دیتا ہوں خداوند! میں تجھ کو تیرے نبی معصوم کی اور تیرے حتمی احکام کی اور گناہوں سے بچنے کے لئے تیرے مقررہ ارشادات کی اور اس قبر مطہر کی جس کی زیارت کے لئے ہر طرف سے جن و انس و ملک پہنچتے ہیں جس کے پہلو میں امام معصوم شہید ظلم و ستم آرام فرما رہے ہیں۔

کہ میرے رنج و غم کو دور کر دے اور میرے مقدر کی برائی کو ہٹا دے اور مجھے جہنم کی آتش سوزاں سے پناہ دے۔

اے اللہ! میرے چاروں طرف اپنی نعمتوں کا انبار لگا دے اور مجھے اتنا دے کہ میں خوش و خرم رہوں مجھے اپنے جو دو کرم میں چھپا اور اپنی مزا اور عتاب سے دُور رکھ۔

اللَّهُمَّ اعْصِمْنِي مِنَ الزَّلَلِ وَسَدِّدْنِي فِي الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ  
 وَافْسَحْ لِي فِي مُدَّةِ الْأَجَلِ وَأَعِفَّنِي مِنَ الْأَوْجَاعِ  
 وَالْعِلَلِ وَبَلِّغْنِي بِمَوَالِي وَبِفَضْلِكَ أَفْضَلَ الْأَمَلِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاقْبَلْ تَوْبَتِي وَارْحَمْ  
 عَثْرَتِي وَأَقِلْ عَثْرَتِي وَنَفْسَ كُزْبَتِي وَاعْفِرْ لِي خَطِيئَتِي  
 وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي اللَّهُمَّ لَا تَدْعُ لِي فِي هَذَا الشَّهَدِ  
 الْمُعْظَمِ وَالْمَحَلِّ الْمَكْرَمِ ذَنْباً إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا عَيْباً  
 إِلَّا سَتَرْتَهُ وَلَا غَمّاً إِلَّا كَشَفْتَهُ وَلَا رِزْقاً إِلَّا بَسَطْتَهُ  
 وَلَا أَهْلاً إِلَّا عَمَّرْتَهُ وَلَا فِسَاداً إِلَّا أَصْلَحْتَهُ وَلَا أَمَلاً  
 إِلَّا بَلَّغْتَهُ وَلَا دُعَاءً إِلَّا أَجَبْتَهُ وَلَا مُضِيقاً إِلَّا فَرَّجْتَهُ  
 وَلَا شَمَلاً إِلَّا جَمَعْتَهُ وَلَا أَمراً إِلَّا أَثْمَمْتَهُ وَلَا مَالاً إِلَّا  
 كَثَّرْتَهُ وَلَا خُلُقاً إِلَّا أَحْسَنْتَهُ وَلَا انْفِاقاً إِلَّا أَخْلَفْتَهُ  
 وَلَا حَالاً إِلَّا أَخَّرْتَهُ وَلَا سُوءاً إِلَّا أَصْلَحْتَهُ وَلَا حَسُوداً  
 إِلَّا قَمَعْتَهُ وَلَا عَدُوّاً إِلَّا أَرَدَيْتَهُ وَلَا شِراً إِلَّا كَفَيْتَهُ  
 وَلَا مَرَضاً إِلَّا شَفَيْتَهُ وَلَا بَعِيداً إِلَّا أَذْنَيْتَهُ وَلَا  
 شَعْثاً إِلَّا لَبَّيْتَهُ وَعَدُوِّي مَقْبُوعاً وَلَا سُوءاً إِلَّا  
 أَعْطَيْتَهُ

اللَّهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْعَاجِلَةِ وَثَوَابَ الْآجِلَةِ

خداوند! مجھے ہر لغزش سے بچا۔ میرے قول و عمل کو درست کر مجھے عمر دراز دے اور امراض و اسقام سے بچا اور مجھے میرے پیشواؤں کے وسیلہ سے اور اپنے فضل سے میری بہترین تمناؤں تک پہنچا۔

خداوند! رحمت خاص نازل فرما محمد و آل محمد پر اور میری توبہ کو قبول فرما اور مجھے روتا دیکھ کر رحم فرما میرے گناہ بخش دے میرے رنج و ملال کو دور کر میری خطا کو بخش دے میری اولاد کو نیک اور صالح قرار دے۔ خداوند! اس عظیم المرتبہ شہادت گاہ اور اس بزرگ مرتبہ مقام پر (میری حاضری کا یہ نتیجہ) کہ میرے گناہ تو بخش چکا ہو میرے ہر عیب کو تو چھپا چکا ہو میرے ہر غم کو تو دور کر چکا ہو میرے رزق میں تو کشائش کر چکا ہو۔ میرے گھر کے آباد رہنے کا تو حکم نافذ کر چکا ہو، میرے کاموں کے ہر بگاڑ کو تو درست کر چکا ہو میری ہر آرزوئے دل کو تو پورا کر چکا ہو۔ میری ہر دعا کو تو قبول کر چکا ہو، میری ہر تنگی کو تو زائل کر چکا ہو۔ میرے ہر انتشار کو تو اطمینان سے بدل چکا ہو میرے ہر کام کو تو تکمیل تک پہنچا چکا ہو، میرے ہر مال کو تو زیادہ سے زیادہ کر چکا ہو اور مجھے ہر خلق حسن تو ادا کر چکا ہو اور میرے ہر صرف کے بعد اس کا بدل دے کر اس کمی کو پورا کر چکا ہو اور میرے ہر حاسد کو تو تباہ کر چکا ہو اور میرے ہر دشمن کو تو ہلاک کر چکا ہو اور مجھے ہر شر سے تو بچا چکا ہو، اور مجھے ہر بیماری سے تو شفا عطا کر چکا ہو اور میرے ہر ایک اپنے کو جو دور ہو تو اس کو قریب کر چکا ہو، اور میری ہر پریشانی کو تو اطمینان سے بدل چکا ہو اور میرا ہر سوال تو مجھ کو عطا کر چکا ہو۔

خداوند! میں تجھ سے اس دنیا کی بہتری اور اس جہان باقی کے ثواب کا سوال کرتا ہوں،

اَللّٰهُمَّ! اَغْنِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنِ الْحَرَامِ وَبِفَضْلِكَ عَنْ  
جَمِيْعِ الْاَتَاِمِ

اَللّٰهُمَّ! اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَقَلْبًا خَاشِعًا  
وَيَقِيْنًا شَافِعًا وَعَمَلًا زَاكِيًا وَصَبْرًا جَمِيْلًا وَاَجْرًا  
جَزِيْلًا

اَللّٰهُمَّ! ارْزُقْنِيْ شُكْرَ نِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَزِدْ فِيْ اِحْسَانِكَ  
وَكَرَمِكَ اِلَيَّ وَاجْعَلْ قَوْلِيْ فِي النَّاسِ مَسْمُوعًا  
وَعَمَلِيْ عِنْدَكَ مَرْفُوعًا وَاَثْرِيْ فِي الْخَيْرَاتِ مَثْبُوعًا  
وَعُدُوِيْ مَقْبُوعًا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ الْاَخْيَارِ فِيْ اَنَاءِ  
الَّيْلِ وَاَطْرَافِ النَّهَارِ وَاكْفِنِيْ شَرًّا لَا اَشْرَارَ  
وَطَهِّرْنِيْ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْاَوْزَارِ وَاَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ  
وَاجْلِسْنِيْ دَارَ الْقَرَارِ وَاغْفِرْ لِيْ وَكُلِّمْنِيْ اِخْوَانِيْ فِيْكَ  
وَآخَوَاتِي الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِرَحْمَتِكَ وَكَرَمِكَ  
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ



خداوند! مجھے وجہِ حلال سے اتنا دے کہ میں حرام سے بے نیاز ہو جاؤں اور اپنا فضل اس درجہ میرے شامل حال رکھ کہ مجھے کسی کی ضرورت ہی نہ ہو۔  
بارِ الہا میں تجھ سے اس علم کا سوال کرتا ہوں جو نفع بخش ہو اور اس دل کا جس میں تیرا خوف ہو اور اس یقین کا جو ہر شک کو دور کر دے اور اس اجر کا جو فراواں ہو۔

خداوند! مجھے توفیق دے کہ تیری نعمتوں کا شکر ادا کروں اور اپنا احسان و کرم مجھ پر زیادہ سے زیادہ فرما اور ایسا کر کہ سب لوگ میری بات کو مانیں اور میرا ہر عمل تیری بارگاہ میں قبولیت کی بلندی حاصل کرے۔ اور نیکیوں میں لوگ میرے نقشِ قدم پر چلیں (یعنی نیکیوں کے لئے میں ایک نمونہ بن جاؤں) خداوند! میرے دشمن کو برباد کر دے۔

بارِ الہا رحمتِ خاص نازل فرما محمد و آلِ محمد پر جو تیری تمام مخلوق میں بہتر سے بہتر ہیں۔ سلسلہٴ رحمت تیرا ان حضرات پر شب و روز صبح و شام جاری رہے اور شریر لوگوں کے مقابلہ میں تو میری حمایت کر اور مجھے گناہوں سے اور گناہوں کے بار سے پاک کر دے اور مجھ کو جہنم سے پناہ دے اور راحت و آرام کے مقام (جنت) میں آباد کر دے اور میرے تمام دینی بھائی بہنوں مومنین و مومنات کو اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے اپنے رحم و کرم سے بخش دے۔

## زیارتِ ناحیہ مقدسہ (غیر معروفہ)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَوَّلَ قَتِيلٍ مِنْ نَسْلِ خَيْرِ سَلِيلٍ  
مِنْ سُلَالَةِ إِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَعَلَى  
أَبِيكَ إِذْ قَالَ فِيكَ قَتَلَ اللَّهُ قَوْمًا قَتَلُوكَ يَا بُنَيَّ مَا  
أَجْرَهُمْ عَلَى الرَّحْمَنِ وَعَلَى أَنْتَ هَاكَ حُرْمَةِ الرَّسُولِ  
عَلَى الدُّنْيَا بَعْدَكَ الْعَفَاكَ لِي بِكَ وَكُنْتَ بَيْنَ يَدَيْهِ  
مَائِلًا وَلِلْكَافِرِينَ قَاتِلًا قَاتِلًا.

أَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ بْنِ عَلِيٍّ نَحْقُ وَبَيْتِ اللَّهِ أَوْلَى بِالنَّبِيِّ

أَطْعَمُكُمْ بِالرَّمْحِ حَتَّى يَنْتَنِي  
أَضْرِبُكُمْ بِالسَّيْفِ أَحْمَى عَنْ أَبِي  
ضَرَبَ غُلَامٍ هَاشِمِي عَرَبِي  
وَاللَّهُ لَا يَجْحَدُكُمْ فِينَا بَنُ الدَّعْيِ  
حَتَّى قَضَيْتَ نَحْبَكَ وَلَقِيتَ رَبَّكَ أَشْهَدُ أَنَّكَ أَوْلَى  
بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ وَأَنَّكَ بَنُ رَسُولِهِ وَحُجَّةُ دِينِهِ وَأَبْنُ  
حُجَّتِهِ وَأَمِينُهُ حَكَمَ اللَّهُ

## زیارتِ ناحیہ مقدسہ (غیر معروفہ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے مقدس خاندان کی بہترین فرد یعنی جناب محمد مصطفیٰ کی نسل سے پہلے شہید آپ پر سلام (علی اکبر) رحمت خدا نازل ہوتی ہے آپ پر اور آپ کے پدربزرگوار پر جنہوں نے آپ کے غم میں فرمایا کہ اللہ برباد کرے اس قوم کو جس نے بیٹا تمہیں قتل کیا۔ کس قدر بڑھ گئی ہیں ان جفا کاروں کی جراتیں خدا کی نافرمانی اور حرمت پیغمبر کے ضائع کرنے پر بیٹا تمہارے بعد خاک ہے اس دنیا پر (اے پیغمبر) گویا میں اس وقت آپ کے ساتھ تھا جبکہ آپ اپنے پدربزرگوار کے سامنے جھکے ہوئے اذنِ جہاد کے طلبگار تھے اور جس وقت آپ منکرین سے یہ رجز کہہ کر جہاد فرما رہے ہیں۔ میں علیؑ ہوں حسینؑ بن علیؑ کا فرزند ہم آل محمد خانہ خدا کی قسم پیغمبر سے قریب تر اور ان کی جانشینی کے سب سے زیادہ مستحق ہیں۔

میں جب تک میرا نیزہ مڑ نہ جائے گا تم کو مارتا رہوں گا۔  
تکوار سے تم پر حملہ کرتا رہوں گا اور ہر طرح اپنے پدربزرگوار کی حمایت کرتا رہوں گا۔  
نیزہ و شمشیر کی وہ ضرب ہوگی جو ایک عربی اور ہاشمی نوجوان کی ہوتی ہے۔  
خدا کی قسم اس کا بیٹا ہم پر حکومت نہیں کر سکتا جس کا باپ نامعلوم ہو۔  
یہاں تک کہ اے شاہزادے آپ نے اپنی مدتِ حیات کو پورا کیا اور اپنے خدا سے جا ملے میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ اور رسولؐ سے قریب تر ہیں۔  
آپ فرزند ہیں رسولؐ کے اور دین خدا کی حجت کے آپ فرزند ہیں

عَلَى قَاتِلِكَ مُرَّةً بَنَ مُنْقَذِ بْنِ التُّعْمَانِ الْعَبْدِي  
لَعَنَهُ اللَّهُ وَأَخْرَهُ اللَّهُ وَمَنْ شَرِكُهُ فِي قَتْلِكَ وَكَانُوا  
عَلَيْكَ ظَهِيْرًا وَأَصْلَاهُمْ اللَّهُ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ  
مَصِيْرًا وَجَعَلْنَا اللَّهُ مِنْ مُلَا قِيِكَ وَمُرَافِقِيكَ  
وَمُرَافِقِي جَدِّكَ وَأَبِيكَ وَعَمِّكَ وَأَخِيكَ وَأُمِّكَ  
الْمُظْلُومَةِ وَأَبْرَأُ إِلَى اللَّهِ مِنْ قَاتِلِيكَ وَأَسْأَلُ اللَّهَ  
مُرَافَقَتِكَ فِي دَارِ الْخُلُودِ وَأَبْرَأُ إِلَى اللَّهِ مِنْ أَعْدَائِكَ  
أُولَى الْحُجُودِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

السَّلَامُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْحُسَيْنِ الطِّفْلِ الرِّضِيِّ  
الْمَرْمِيِّ الصَّرِيحِ الْمُنْتَشِطِ دَمًا الْبُصْعِدِ دَمُهُ فِي  
السَّمَاءِ الْمَذْبُوحِ بِالسَّهْمِ فِي جُحْرِ أَبِيهِ لَعَنَ اللَّهُ  
رَامِيَهُ حَرَمَلَةَ بْنَ كَاهِلِ الْأَسَدِيِّ وَذَوِيهِ

السَّلَامُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مُبْلِى  
الْبَلَاءِ وَالْمُنَادِي بِالْوَلَاءِ فِي عَرَصَةِ كَرْبَلَاءَ  
الْمَضْرُوبِ مُقْبَلًا وَمُدْبِرًا لَعَنَ اللَّهُ قَاتِلَهُ هَانِي بْنَ  
ثُبَيْتِ الْحَضَرَمِيِّ

حجت خدا اور امین خدا کے۔ عذاب نازل فرمائے اللہ آپ کے قاتل مرہ بن مسعد بن نعمان بن عبدی پر خدا کی لعنت ہو اس پر اور اللہ سوا کرے اس کو اور ہر اس شخص کو جو آپ کے قتل میں شریک ہوا اور جس جس نے آپ پر حملہ کیا اللہ ان سب کو آتش جہنم سے جلائے جو بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔ شاہزادے اللہ ہم کو ان میں سے قرار دے جو وہاں آپ کی زیارت سے مشرف ہوں گے اور آپ کے ساتھ رہیں گے (بلکہ تنہا آپ ہی کے رفیق نہیں) آپ کے جد امجد آپ کے پدر بزرگوار آپ کے عم نامدار آپ کے عالی قدر برادر اور آپ کی مادر مظلوم۔ اللہ سب ہی کی رفاقت کا شرف عطا کرے۔ میں تقرب خدا حاصل کرتا ہوں آپ کے قتل کرنے والے سے بیزار ہو کر اور جنت الخلد میں آپ کے ساتھ رہنے کی خدا سے دعا کرتا ہوں اور آپ کے تمام دشمنوں اور انکار کرنے والوں سے بیزاری اختیار کر کے قرب خدا حاصل کرتا ہوں۔

سلام ہو عبد اللہ فرزند حسین یعنی اس طفل شیرخوار پر جو نشانہ ظلم بن کر شہید ہوا اور اپنے خون میں بھر گیا جس کے خون کے قطرے امام نے نذر خدا قرار دے کر جانب آسمان پھینکے جو اپنے باپ کی گود میں تیر ظلم سے ذبح کر دیا گیا۔ خدا لعنت کرے اس بے زبان کو تیر مارنے والے حملہ ابن کاہل اسدی پر اور اس کے ساتھیوں پر۔

سلام عبد اللہ فرزند امیر المومنینؑ پر جو میدان کربلا میں مبتلا مصائب ہو کر، ولائے اہل بیت کے لئے پکار رہے تھے جن کو سامنے سے اور جانب پشت سے دونوں طرف سے گھیر کر زخمی کیا گیا۔ خدا لعنت کرے ان کے قاتل ہانی بن ثنیت حضرمی پر



السَّلَامُ عَلَى أَبِي الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ بْنِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ  
 الْمُوَاسِي أَخَاهُ بِنَفْسِهِ الْأَخِيذَ لِغَدِيهِ مِنْ أَمْسِهِ  
 الْغَادِي لَهْ الْوَاقِي السَّاعِي إِلَيْهِ بِمَائِهِ الْمَطْوَعَةِ يَدَاهُ  
 لَعَنَ اللَّهُ قَاتِلَهُ يَزِيدَ بْنَ الرُّقَادِ الْحِجَتِيَّ وَحَكِيمَ بْنَ  
 الطُّفَيْلِ الطَّائِي

السَّلَامُ عَلَى جَعْفَرِ بْنِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ الصَّابِرِ  
 بِنَفْسِهِ مُحْتَسِباً وَالثَّانِي عَنِ الْأَوْطَانِ مُغْتَرِباً  
 الْمُسْتَلِمَ لِلْقِتَالِ الْمُسْتَقْدِمَ لِلنِّزَالِ الْمَكْثُورِ  
 بِالرِّجَالِ لَعَنَ اللَّهُ قَاتِلَهُ هَانِي بِنَ ثُبَيْتِ الْحَضْرَمِيِّ  
 السَّلَامُ عَلَى عِمْرَانَ بْنِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ لَعَنَ اللَّهُ  
 رَامِيَهُ بِالسَّهْمِ خَوْلِيَّ بْنَ يَزِيدِ الْأَصْبَحِيِّ الْأَيَادِيَّ  
 وَالْأَبَائِيَّ الدَّارِمِيَّ السَّلَامُ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ  
 أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ قَتِيلِ الْأَيَادِي الدَّارِمِي لَعَنَهُ اللَّهُ  
 وَضَاعَفَ عَلَيْهِ

الْعَذَابَ الْأَلِيمَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدٌ وَعَلَى أَهْلِ  
 بَيْتِكَ الصَّابِرِينَ السَّلَامُ عَلَى أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ  
 عَلِيٍّ الزُّكِّيِّ الْوَلِيِّ الْمَرْمِيِّ بِالسَّهْمِ الرَّدِّيِّ لَعَنَ اللَّهُ  
 قَاتِلَهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُقْبَةَ الْغَنَوِيَّ

سلام جناب ابو الفضل العباسؑ فرزند امیر المومنینؑ پر جو بجان و دل اپنے بھائی (حسینؑ) کی غمخواری کر رہے تھے اور فردا قیامت میں اپنے درجات کے بلندی کا اپنی زندگی میں سامان کر رہے تھے امام پر اپنی جان فدا کر رہے تھے اور ان کو دشمنوں سے بچا رہے تھے اور بہت تیزی سے اپنی مشک کا پانی ان تک پہنچانے کی کوشش کر رہے تھے کہ دونوں شانے قلم ہو گئے خدا کی لعنت ان کے قاتل یزید بن رقاد جھیتی اور حکیم بن طفیل طائی پر

سلام جعفرؑ فرزند امیر المومنینؑ پر جو پابند صبر ہو کر اپنی جان پر اذیت اٹھا رہے تھے وطن سے دور تھے عالم غربت تھا اپنی جان کو میدانِ قتال کے سپرد کئے ہوئے اعدا سے مقابلہ کے لئے بڑھے چلے جاتے تھے جن کو ہر طرف سے لوگوں نے گھیر لیا تھا خدا لعنت کرے ان کے قاتل ہانی بن ثبیت حضرمی پر

سلام عمرانؑ بن امیر المومنینؑ پر، خدا لعنت کرے ان کو تیر ظلم لگانے والے خولی بن یزید اصبحی آبادی پر اور قاتل ابانی داری پر سلام محمدؑ بن امیر المومنینؑ پر جن کو ایادی و داری نے قتل کیا۔ خدا لعنت کرے اس پر

اور دو چند دردناک عذاب نازل فرمائے اس پر۔ اللہ کی رحمتیں نازل ہوں آپ پر اے محمدؑ بن امیر المومنینؑ اور آپ کے صابر گھر والوں پر سلام ہو ولی کردگار پاکیزہ خصال حضرت حسنؑ مجتبیٰ ابن علیؑ کے فرزند احمدؑ پر جن کو تیر ظلم کا نشانہ بنایا گیا۔ خدا لعنت کرے ان کے قاتل عبد اللہ بن عقبہ غنوی پر۔

السَّلَامُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ الزَّكِيِّ لَعَنَ اللَّهُ  
 قَاتِلَهُ وَرَأَمِيَهُ حَزْمَلَةَ بْنَ كَاهِلٍ الْأَسَدِيَّ السَّلَامُ  
 عَلَى الْقَاسِمِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْمَضْرُوبِ عَلَى  
 هَامِيَتِهِ الْمَضْلُوبِ لَأَمَتُهُ حِينَ نَادَى الْحُسَيْنُ عَمَّهُ  
 فَجَلَا عَلَيْهِ عَمَّهُ كَالضَّفِيرِ وَهُوَ يَفْحَصُ بِرِجْلَيْهِ  
 التُّرَابَ وَالْحُسَيْنُ يَقُولُ بَعْدًا لِقَوْمٍ قَتَلُواكَ وَمَنْ  
 خَصَّصَهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ جَذَكَ وَابُوكَ ثُمَّ قَالَ  
 عَزَّوَاللَّهُ عَلَى عَمِّكَ أَنْ تَدْعُوهُ فَلَا يُجِيبُكَ وَأَجَابَكَ  
 وَأَنْتَ قَتِيلٌ جَدِيلٌ فَلَا يَنْفَعُكَ هَذَا

وَاللَّهُ يَوْمَ كَثُرَ وَاتَرُهُ وَقَلَّ نَاصِرُهُ جَعَلَنِي اللَّهُ مَعَكُمْ  
 يَوْمَ جَمْعِكُمْ وَبَوَّئَنِي مَبَوِّئِكُمْ وَلَعَنَ اللَّهُ قَاتِلَكَ  
 عُمَرَ بْنَ سَعْدٍ بْنَ عُرْوَةَ بْنَ نُفَيْلٍ الْأَزْدِيَّ وَأَصْلَاهُ  
 جَحِيمًا وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا أَلِيمًا

السَّلَامُ عَلَى عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرِ الطَّيَّارِ فِي  
 الْجَنَانِ حَلِيفِ الْإِيمَانِ وَمُنَازِلِ الْأَقْرَانِ النَّاصِحِ  
 لِلرَّحْمَنِ الثَّانِي لِلثَّانِي وَالْقُرَّانِ

سلام حسنؓ پاکیزہ خصال کے فرزند عبد اللہؓ پر۔ اللہ لعنت کرے ان کے قاتل اور تیر ظلم لگانے والے حرمہ بن کاہل اسدی پر سلام قاسمؓ بن حسنؓ بن علیؓ پر جن کے سراقدس کو زخمی کیا گیا جن کا جسم زندگی میں پامال کیا گیا۔ جنہوں نے اپنے چچا حسینؓ کو جس وقت پکارا تو وہ جناب شکار کرنے والے باز کی طرح اپنے بھتیجے کی طرف دوڑے دیکھا کہ قاسمؓ خاک پر ایڑیاں رگڑ رہے ہیں۔ یہ حال دیکھ کر حسینؓ کہنے لگے خدا اس قوم کو برباد کرے جس نے جانِ عم تمہیں قتل کیا تمہارے جد و پدر قیامت کے روز ان لوگوں کے مقابلہ میں دادخواہ ہوں گے پھر فرمانے لگے اے قاسمؓ بہت شاق ہے تمہارے چچا پر کہ تم مجھے بلاؤ اور میں وقت پر نہ پہنچ سکوں اور پہنچا تو اس وقت جب تم قتل ہو کر زمین پر پڑے ہو میرا آنا تمہیں نفع نہ پہنچا سکا۔ خدا کی قسم وہ دن تھا ہی ایسا کہ امام کے دشمن جس قدر زیادہ تھے اتنے ہی مددگار کم تھے۔

اللہ مجھے آپ دونوں حضرات کے ساتھ قرار دے جس روز کہ آپ دونوں ایک جگہ ہوں اور میرا مکن و مقام آپ دونوں کے قیام گاہ کے قریب ہو خدا لعنت کرے آپ کے قاتل عمر بن سعد بن عروہ بن نفیل ازدی پر اور اس کو آتش جہنم میں تپائے اور اس کے لئے دردناک عذاب مہیا کرے۔

سلام عونؓ بن عبد اللہؓ بن جعفرؓ پر جو جنت میں پرواز کرتے ہیں وہ جو ایمان سے وابستہ رہے مخالفین سے لڑتے رہے اور آیات قرآن پڑھ کر اللہ کے بارے میں نصیحت کرتے رہے

لَعَنَ اللَّهُ قَاتِلَهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قُطَبَةَ النَّبَهَانِيَّ السَّلَامُ  
 عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرِ الشَّاهِدِ مَكَانَ أَبِيهِ  
 وَالتَّالِي لِأَخِيهِ وَوَأَقِيهِ بِبَدَنِهِ لَعَنَ اللَّهُ قَاتِلَهُ عَامِرَ  
 بْنَ نَهْثَلِ التَّمِيمِيِّ السَّلَامُ عَلَى جَعْفَرِ بْنِ عَقِيلٍ لَعَنَهُ  
 اللَّهُ قَاتِلَهُ وَرَامِيَهُ عُمَرُ بْنُ خَالِدِ بْنِ أَسَدِ الْجُهَنِيِّ

السَّلَامُ عَلَى الْقَتِيلِ بْنِ الْقَتِيلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
 مُسْلِمِ بْنِ عَقِيلٍ لَعَنَ اللَّهُ قَاتِلَهُ وَرَامِيَهُ عَامِرُ بْنُ  
 صَعْصَعَةَ وَقِيلَ أَسَدُ بْنُ مَالِكٍ السَّلَامُ عَلَى أَبِي  
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ عَقِيلٍ لَعَنَ اللَّهُ قَاتِلَهُ  
 وَرَامِيَهُ عُمَرُ بْنُ الصَّبِيحِ الصَّيْدَاوِيِّ

السَّلَامُ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي سَعِيدِ بْنِ عَقِيلٍ لَعَنَ اللَّهُ  
 قَاتِلَهُ لَقِيطُ بْنُ نَاشِرِ الْجُهَنِيِّ السَّلَامُ عَلَى سُلَيْمَانَ  
 مَوْلَى الْحُسَيْنِ بْنِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ لَعَنَ اللَّهُ قَاتِلَهُ  
 سُلَيْمَانَ بْنَ عَوْفِ الْحَضْرَجِيِّ  
 السَّلَامُ عَلَى قَارِبِ مَوْلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ السَّلَامُ  
 عَلَى مُنَجِّجِ مَوْلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ



خدا لعنت کرے ان کے قاتل عبداللہ بن قبطہ بھائی پر، سلام محمد بن عبداللہ بن جعفرؓ پر جو اپنے باپ کے قائم مقام بن کر حق کی شہادت دے رہے تھے اور اپنے بھائی کے پیچھے پیچھے میدان جنگ کی طرف رواں تھے اور خود آگے بڑھ کر اپنے بھائی کو بچا رہے تھے خدا لعنت کرے ان کے قاتل عامر بن نہشل تمیمی پر، سلام جعفر بن عقیلؓ پر، خدا لعنت کرے ان کے قاتل اور ان کو تیر مارنے والے عمر ابن خالد بن جہنی پر، سلام عبداللہ بن مسلم بن عقیلؓ ہر جو مقتول اور فرزند مقتول ہیں اللہ ان کے قاتل اور تیر لگانے والے عامر بن صعصعہ پر لعنت کرے (بعض نے عامر بن صعصعہ کے بجائے اسد بن مالک لکھا ہے)

سلام ابو عبداللہ بن مسلم بن عقیلؓ پر، خدا ان کے قاتل اور تیر مارنے والے عمر بن صبیح صیداوی پر لعنت کرے۔

سلام محمد بن ابی سعید بن عقیلؓ پر، خدا لعنت کرے ان کے قاتل لقیط بن ناشر جہنی پر سلام حضرت حسینؓ بن امیر المومنینؓ کے غلام سلیمانؓ پر اور لعنت ہو خدا کی ان کے قاتل سلیمان بن عوف حضرمی پر

سلام حسینؓ بن علیؓ کے غلام قارب پر، سلام حسینؓ بن علیؓ کے غلام معج پر

السَّلَامُ عَلَى مُسْلِمِ بْنِ عَوْسَجَةَ الْأَسَدِيِّ الْقَائِلِ  
 لِلْحُسَيْنِ وَقَدْ أُذِنَ لَهُ فِي الْإِنْصِرَافِ أَنْخُلِي عَنْكَ  
 وَبِمَ نَعْتِدُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ آدَاءِ حَقِّكَ لَا وَاللَّهِ حَتَّى  
 أَكْسِرَ فِي صُدُورِهِمْ رُمْحِي هَذَا وَأَضْرِبُهُمْ بِسَيْفِي  
 مَا ثَبَتَ قَائِمَةٌ فِي يَدِي وَلَا أَفَارِقُكَ وَلَوْ لَمْ يَكُنْ مَعِيَ  
 سِلَاحٌ أَقَاتِلُهُمْ بِهِ لَقَذَفْتُهُمْ بِالْحِجَارَةِ وَلَمْ  
 أَفَارِقْكَ حَتَّى أَمُوتَ مَعَكَ وَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ شَرَى  
 نَفْسَهُ وَأَوَّلَ شَهِيدٍ مِنْ شُهَدَاءِ اللَّهِ قَطِي نَحْبَهُ  
 فَضُرْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ شَكَرَ اللَّهُ اسْتِقْدَامَكَ  
 وَمُوَاسَاتِكَ إِمَامَكَ إِذْ مَشَى إِلَيْكَ وَأَنْتَ صَرِيحٌ فَقَالَ  
 يَرْحَمُكَ اللَّهُ يَا مُسْلِمَ بْنَ عَوْسَجَةَ وَقَرَّ فَمِنْهُمْ مَنْ  
 قَطِي نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَلُوا تَبْدِيلًا  
 لَعَنَ اللَّهُ الْمُشْتَرِكِينَ فِي قَتْلِكَ عَبْدَ اللَّهِ الضَّبَائِي  
 وَعَبْدَ اللَّهِ ابْنَ حَنْكَارَةَ الْبَجَلِيَّ وَمُسْلِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ  
 الضَّبَائِي السَّلَامُ عَلَى سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحَنْفِي  
 الْقَائِلِ لِلْحُسَيْنِ وَقَدْ أُذِنَ لَهُ فِي الْإِنْصِرَافِ لَا وَاللَّهِ  
 لَا نُخْلِيكَ حَتَّى يَعْلَمَ اللَّهُ أَتَا قَدْ حَفِظْنَا عَيْبَةَ رَسُولِ  
 اللَّهِ فِيكَ وَاللَّهُ لَوْ أَعْلَمُ أَنِّي أُقْتَلُ

سلام مسلم بن عوجہ اسدی پر جن کو امام نے کربلا سے واپس چلے جانے کی اجازت دی تو انہوں نے خدمت امام حسینؑ میں عرض کیا ہم آپ کو چھوڑ کر چلے جائیں اور پھر خدا کی بارگاہ میں آپ کے حق کے نہ ادا کرنے پر کیا عذر پیش کریں، نہیں خدا کی قسم میں آپ کو نہ چھوڑوں گا یہاں تک کہ مخالفین کے سینہ میں میرا یہ نیزہ گھس گھس کر ٹوٹ جائے میں اُن کو اپنی تلوار سے ماروں گا جب تک کہ اس کا قبضہ میرے ہاتھ میں ہے اور اگر میرے پاس ہتھیار بھی نہ رہیں جن سے میں اعداء پر قاتلانہ حملہ کروں تو میرے آقا میں ان پر پتھر برساؤں گا اور مرتے دم تک آپ کو نہ چھوڑوں گا اے مسلم بن عوجہ آپ نے راہِ خدا میں سب سے پہلے اپنی جان کا سودا کیا تھا آپ ہی شہداءِ خدا میں وہ پہلے شہید ہیں جس نے جان دے کر اپنے عہد کو پورا کر دیا۔

خدا کے کعبہ کی قسم آپ کا میاب ہو گئے خدا نے یقیناً آپ کی پیش قدمی اور اپنے امام کے ساتھ آپ کی غمخواری کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جس وقت امام آپ کی لاش پر پہنچے تو ارشاد فرمایا اے مسلم بن عوجہ اللہ آپ کو اپنی رحمت خاص سے نوازے پھر امام نے اس آیت قرآن کو پڑھا صادقین میں سے بعض تو جان دے کر اپنے عہد کو پورا کر چکے اور بعض ایفاء کے منتظر ہیں انہوں نے اپنے عہد میں کوئی تبدیلی نہیں کی، خدا لعنت کرے آپ کے قتل میں شریک ہونے والوں عبد اللہ صبابی اور عبد اللہ بن حکارہ بجلی اور مسلم بن عبد اللہ صبابی پر سلام سعید بن عبد اللہ حنفی پر جن کو امام نے جب واپسی جانے کی اجازت دی تو انہوں نے خدمت حسینؑ میں عرض کیا نہیں خدا کی قسم ہم آپ کو اس وقت تک نہ چھوڑیں گے جب تک کہ خدا یہ نہ دیکھ لے کہ ہم نے

ثُمَّ أُحْيِ ثُمَّ أُحْرَقُ ثُمَّ أُرَى وَيُفَعَّلُ فِي سَبْعِينَ مَرَّةً  
مَا فَارَقْتُكَ حَتَّى أَلْقَى جِجَامِي دُونَكَ وَكَيْفَ أَفَعَلُ  
ذَلِكَ وَإِنَّمَا هِيَ مَوْتَةٌ أَوْ قَتْلَةٌ وَاحِدَةٌ ثُمَّ هِيَ بَعْدَهَا  
الْكِرَامَةُ الَّتِي لَا انْقِضَاءَ لَهَا أَبَدًا فَقَدْ لَقِيتُ جِجَامَكَ  
وَوَاسَيْتُ إِمَامَكَ وَلَقِيتُ مِنَ اللَّهِ الْكِرَامَةَ فِي  
دَارِ الْمُقَامَةِ حَشَرْنَا اللَّهُ مَعَكُمْ فِي الْمُسْتَشْهِدِينَ  
وَرَزَقْنَا مَرَا فِقَتَكُمْ فِي أَعْلَى عَلِّيَيْنِ

السَّلَامُ عَلَى بِشْرِ بْنِ عُمَرَ الْخَضِرِيِّ شَكَرَ اللَّهُ قَوْلَكَ  
لِلْحُسَيْنِ وَقَدْ أَدِنَ لَهُ فِي الْإِنْصِرَافِ أَكَلْتَنِي  
إِذَا السَّبَاعُ حَيًّا إِنْ فَارَقْتُكَ وَأَسْأَلُ عَنْكَ الرُّكْبَانَ  
وَأَخْذُكَ مَعَ قِلَّةِ الْأَعْوَانِ لَا يَكُونُ هَذَا أَبَدًا  
السَّلَامُ عَلَى يَزِيدَ بْنِ حَصِينِ الْهَمْدَانِيِّ الْمُشَرِّفِ  
الْمُجَلِّلِ بِالْمُشْرِفِ السَّلَامُ عَلَى عُمَرَ بْنِ كَعْبٍ  
الْأَنْصَارِيِّ

السَّلَامُ عَلَى نَعِيمِ بْنِ عَجْلَانَ الْأَنْصَارِيِّ السَّلَامُ  
عَلَى زُهَيْرِ بْنِ الْقَيْنِ الْبَجَلِيِّ الْقَائِلِ لِلْحُسَيْنِ وَقَدْ  
أَدِنَ لَهُ فِي الْإِنْصِرَافِ لَا

آپ کی حفاظت کر کے رسول اللہ کے سرمایہ کی حفاظت کی خدا کی قسم اگر میں یہ بھی جانتا ہوں کہ میں قتل کیا جاؤں گا، پھر زندہ کیا جاؤں گا پھر جلا دیا جاؤں گا پھر مجھ پر یہی سختی کی جائے گی۔ اور ستر مرتبہ میرے ساتھ یہی کیا جائے گا تب بھی میں آپ سے جدا نہ ہوں گا یہاں تک میں آپ پر اپنی جان نثار کر دوں میں بھلا آپ کو چھوڑ دوں آپ کی رفاقت میں تو ایک دفعہ ہی مرنا اور ایک دفعہ ہی قتل ہونا ہے پھر اس کے بعد تو وہ بلند درجہ ہے جو کبھی زائل نہ ہوگا، اے ناصر امام یقیناً آپ نے جان دے دی اور اپنے امام کی پوری غمخواری کی اور خدا کی بارگاہ سے اپنے جنت میں بڑا مرتبہ پایا۔ اللہ ہم کو بھی آپ ہی حضرات شہداء کے ساتھ محشور کرے اور اعلیٰ علیین میں آپ کے ساتھ رہنا نصیب کرے۔

سلام بشر بن عمر حضری پر پسندیدہ خدا ہے آپ کا حسین سے یہ کہنا جب کہ امام نے آپ کو کربلا سے چلے جانے کی اجازت دے دی تھی کہ مولا اگر میں آپ کو چھوڑ دوں اور آپ کے بارے میں دوسرے آنے جانے والوں سے استفسار کروں اور مددگاروں کی کمی کے باوجود میں نزعہ اعداء میں آپ کو چھوڑ کر چلا جاؤں تو مجھے زندہ ہی کو درندے پھاڑ کھائیں۔ سلام یزید بن حصین ہمدانی مشرفی قاری پر جو ایک مشرفی کے ہاتھ سے خون آلود ہوئے۔ سلام عمر بن کعب انصاری پر سلام نعیم بن عجلان انصاری پر، سلام زبیر بن قین بکلی پر جن کو حسین نے کربلا سے چلے جانے کی اجازت دی تو حسین سے عرض کیا کہ نہیں خدا کی قسم یہ کبھی نہ ہوگا۔



وَاللّٰهُ لَا يَكُونُ ذَلِكَ أَبَدًا أَتَرَكَ بَنَ رَسُولِ اللّٰهِ أَسِيرًا  
 فِي يَدِ الْأَعْدَاءِ وَأَنْجُو لَا أَرَانِي. اللّٰهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ  
 السَّلَامُ عَلَى عُمَرَ بْنِ قُرْطَةَ الْأَنْصَارِيِّ السَّلَامُ عَلَى  
 حَبِيبِ بْنِ مُظَاهِرِ بْنِ الْأَسَدِيِّ السَّلَامُ عَلَى الْحَزْبِيِّ  
 يَزِيدَ الرِّيَّاحِيِّ السَّلَامُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَيْرِ  
 الْكَلْبِيِّ السَّلَامُ عَلَى نَافِعِ بْنِ هِلَالِ بْنِ نَافِعِ الْبَجَلِيِّ  
 الْمُرَادِيِّ السَّلَامُ عَلَى أَنَسِ بْنِ كَاهِلِ الْأَسَدِيِّ  
 السَّلَامُ عَلَى قَيْسِ بْنِ مُسْهِرِ الصَّيْدَاوِيِّ السَّلَامُ  
 عَبْدَ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عُرْوَةَ مِنْ حُرَّاقِ  
 الْغِفَارِيِّينَ

السَّلَامُ عَلَى عَوْنِ بْنِ حَوِيٍّ مَوْلَى أَبِي ذَرِّينَ الْغِفَارِيِّ  
 السَّلَامُ عَلَى شُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ النَّهْشِيِّ السَّلَامُ  
 عَلَى الْحَجَّاجِ بْنِ زَيْدِ السَّعْدِيِّ السَّلَامُ عَلَى قَاسِطِ  
 وَكَرْشِ ابْنَيْ ظَهِيرِ الثَّغْلِبِيِّينَ السَّلَامُ عَلَى كِتَانَةَ  
 بْنِ عَتِيْقِ السَّلَامُ عَلَى ضَرْغَامَةَ بْنِ مَالِكِ السَّلَامُ  
 عَلَى حَوِيٍّ بْنِ مَالِكِ الضَّبْعِيِّ  
 السَّلَامُ عَلَى بَنِي ثُبَيْتِ الْقَيْسِيِّ السَّلَامُ عَلَى  
 عَبْدِ اللَّهِ وَعَبِيدِ اللَّهِ ابْنَيْ بَنِي ثُبَيْتِ الْقَيْسِيِّ  
 السَّلَامُ عَلَى عَامِرِ بْنِ مُسْلِمِ السَّلَامُ عَلَى قَعْنَبِ  
 بْنِ عَمْرِ الثَّمَرِيِّ

مولا میں آپ کو دشمنوں کے ہاتھوں میں پھنسا ہوا چھوڑ دوں اور خود بچ جاؤں  
خدا مجھے یہ دن نہ دکھائے۔

سلام عمر بن قرطہؓ انصاری پر، سلام حبیبؓ بن مظاہر اسدی پر، سلام خز بن  
یزید ریاحی پر، سلام عبداللہ بن عمیر کلی پر، سلام نافع بن ہلال بن نافع بجلی  
مرادی پر، سلام انس بن کابل اسدی پر، سلام قیس بن مسہر صیداوی پر، سلام  
عبداللہ اور عبدالرحمن بن عروہ پر، جو حراق غفار میں سے تھے۔

سلام عون بن حوی ابوذر غفاری کے غلام پر، سلام شیب بن عبداللہ نہشلی پر،  
سلام حجاج بن زید سعدی پر، سلام قاسط و کرشؓ پسران ظہیر پر جو تغلبی تھے،  
سلام کنانہ بن عتیق پر سلام ضرغامہ بن مالک پر، سلام حوی بن مالک ضہبی پر،

سلام بن شیبہ قیسی پر، سلام عبداللہ اور عبید اللہؓ فرزدان بن شیبہ قیسی پر،  
سلام عامر بن مسلم پر، سلام قعب بن عمر ثمری پر

الْإِسْلَامُ عَلَى سَالِمٍ مَوْلَى عَامِرِ بْنِ مُسْلِمٍ الْإِسْلَامُ  
 عَلَى سَيْفِ بْنِ مَالِكٍ الْإِسْلَامُ عَلَى زُهَيْرِ بْنِ بَشِيرٍ  
 الْخَثْعَمِيُّ الْإِسْلَامُ عَلَى زَيْدِ بْنِ مَعْقِلٍ الْجُعْفِيُّ  
 الْإِسْلَامُ عَلَى حَجَّاجِ بْنِ الْمُسَرُّوقِ الْجُعْفِيُّ الْإِسْلَامُ  
 عَلَى مَسْعُودِ بْنِ حَجَّاجٍ وَأَبْنِهِ الْإِسْلَامُ عَلَى فَجْمَعِ بْنِ  
 عَبْدِ اللَّهِ الْعَائِذِيِّ

الْإِسْلَامُ عَلَى عُمَارِ بْنِ حَسَّانِ بْنِ شُرَيْحٍ الطَّائِي  
 الْإِسْلَامُ عَلَى حَيَّانِ بْنِ الْحَارِثِ السُّلَمِّيِّ الْأَزْدِيِّ  
 الْإِسْلَامُ عَلَى جُنْدَبِ بْنِ حَجْرٍ الْخَوْلَانِيِّ الْإِسْلَامُ عَلَى  
 عُمَرَ بْنِ خَالِدٍ الصَّيْدَاوِيِّ الْإِسْلَامُ عَلَى سَعِيدِ  
 مَوْلَاهُ الْإِسْلَامُ عَلَى يَزِيدِ بْنِ زِيَادِ بْنِ مُظَاهِرِ  
 الْكِنْدِيِّ

الْإِسْلَامُ عَلَى زَاهِدِ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْحِجْثِيِّ الْخَزَاعِيِّ  
 الْإِسْلَامُ عَلَى جَبَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيِّ الْإِسْلَامُ عَلَى  
 سَالِمِ مَوْلَى بَنِي الْمَدِينَةِ الْكَلْبِيِّ الْإِسْلَامُ عَلَى  
 أَسْلَمِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ الْأَزْدِيِّ الْأَعْوَجِ

الْإِسْلَامُ عَلَى زُهَيْرِ بْنِ سُلَيْمٍ الْأَزْدِيِّ الْإِسْلَامُ عَلَى  
 قَاسِمِ بْنِ حَبِيبٍ الْأَزْدِيِّ الْإِسْلَامُ عَلَى جُنْدَبِ  
 الْحَضْرَمِيِّ الْإِسْلَامُ عَلَى أَبِي ثَمَامَةَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
 الصَّائِدِيِّ الْإِسْلَامُ عَلَى حَنْظَلَةَ بْنِ أَسْعَدَ الشَّيْبَانِيِّ

سلام عامر بن مسلم کے غلام سالم پر، سلام سیف بن مالک پر، سلام زہیر بن  
بشر شعمی پر، سلام زید بن معقل جعفی پر، سلام حجاج بن مسروق جعفی پر، سلام  
مسعود بن حجاج اور ان کے فرزند پر، سلام مجمع بن عبد اللہ عاندی پر

سلام عمار بن حسان بن شریح طائی پر، سلام حیان بن حارث سلمانی ازدی پر،  
سلام جندب بن حجر خولانی پر، سلام عمر بن خالد صیداوی پر اور ان کے غلام  
سعید پر، سلام یزید بن زیاد بن مظاہر کندی پر

سلام عمر بن حنظلہ بن اعی کے غلام زاہد پر، سلام جبلہ بن علی شیبانی پر، سلام مدینہ  
کلبی کے غلام سالم پر، سلام اسلم بن کثیر ازدی اعوج پر

سلام زہیر بن سلیم ازدی پر، سلام قاسم بن حبیب ازدی پر، سلام جندب  
حضرمی پر، سلام ابو ثمامہ عمر بن عبد اللہ صاندی پر، سلام حنظلہ بن اسعد  
الشیبانی پر

السَّلَامُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْكَدَرِيِّ  
 الْأَرْحَبِيِّ السَّلَامُ عَلَى عَمَّارِ بْنِ أَبِي سَلَامَةَ الْهَمْدَانِيِّ  
 السَّلَامُ عَلَى عَابِسِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ الشَّامِيِّ  
 السَّلَامُ عَلَى شَوْذَبِ مَوْلَا شَاكِرِ السَّلَامُ عَلَى  
 شَبِيبِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ سَرِيعِ السَّلَامُ عَلَى مَالِكِ بْنِ  
 عَبْدِ بْنِ سَرِيعِ

السَّلَامُ عَلَى الْجَرِيحِ الْمَأْسُورِ سُورِ بْنِ أَبِي صُمَيْرِ  
 الْفُهَيْيِّ الْهَمْدَانِيِّ السَّلَامُ عَلَى الْمُرْتَبِ مَعَهُ عَمْرُو  
 بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْجُدَعِيِّ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا خَيْرَ أَنْصَارِ  
 السَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فِينَعَمْ عُقْبَى  
 الدَّارِ بَوَّئَكُمْ اللَّهُ مُبَوَّءَ الْأَبْرَارِ أَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ لَقَدْ  
 كَشَفَ لَكُمْ الْغِطَاءَ وَمَهَّدَ لَكُمْ الْوِطَاءَ وَاجْزَلَ  
 لَكُمْ الْعَطَاءَ وَكُنْتُمْ عَنِ الْحَقِّ غَيْرَ بَاطِلٍ وَأَنْتُمْ  
 لِنَافِرِطٍ وَنَحْنُ لَكُمْ خُلَطَاءُ فِي دَارِ الْبَقَاءِ وَالسَّلَامُ  
 عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ



سلام عبدالرحمن بن عبداللہ کدیری ازجی پر، سلام عمار بن سلامہ ہمدانی پر، سلام  
عابس بن شعیب شاکری پر

سلام شاکر کے غلام شوذب پر، سلام شعیب بن حارث بن شریح پر، سلام مالک  
بن عبد بن شریح پر

سلام زخمی اسیر سوار بن ابی صمیر فہمی ہمدانی پر، سلام عمر بن عبداللہ جذعی پر جن  
کو سوار بن ابی صمیر کے ساتھ کھڑا کیا گیا تھا۔ سلام ہوتم پر اے بہترین انصار  
تم پر ویسا ہی شاندار سلام ہو جیسا شاندار تھا تمہارا صبر بہت اچھا ہے تمہارا  
آخری مقام اللہ نے تم کو وہ مقام عطا فرمایا جو برابر اور صالحین سے مخصوص  
ہے اللہ نے تمہاری آنکھوں کے سامنے سے پردے ہٹا دیئے اور تم کو راحت  
ابدی کے مقام پر آباد کر دیا اور اپنی بڑی بڑی نعمتیں تم کو عطا کیں تم نے حق  
کے بارے میں کوئی سستی نہیں کی تم ہم سب سے آگے جنت کی طرف بڑھے  
ہم بھی انشاء اللہ جنت میں آ کر تم سے ملنے والے ہیں تم سب پر با عظمت  
سلام تم سب پر اللہ کی رحمت اور خداوندی برکات۔

مرزا دبیر:

## منظوم ترجمہ زیارت ناحیہ

کیا شانِ روضہ خلفِ بوترا ہے وہ عرش کا جواب ہے خود لا جواب ہے  
ہفتاد حج کعبہ میں جتنا ثواب ہے بس ایک وہ طوافِ صریح جناب ہے  
ہوتے ہیں سب گناہ مبدلِ ثواب سے

روزِ حساب پاک ہے زائرِ حساب سے  
وہ روضہ ہے وہ روضہ کہ قدسی کا ہے ورود وہ قبر ہے وہ قبر پڑھیں جس پہ سب درود  
وہ خاک ہے وہ خاک کہ جس سے شفا ہو زود مظلومیت بھی صاف ہے اُس قبر سے نمود  
اب تک وہاں کی خاک ہے اور روئے فاطمہ

جاروب ہے مزار کی گیسوئے فاطمہ  
ہے نقرئی صریح میں فولاد کی صریح اور اس میں خواب کرنا ہے وہ وارثِ مسیح  
پیدا ہے ہر صریح مشک سے یہ صریح غریبِ تیروں سے تھا یونہی سیدِ ذبیح  
اک بوسہ اُس صریح کا امامِ کبیر کا  
کفارہ ہے گناہِ کبیر و صغیر کا

ہر شمعِ روضہ دیکھ کہ ہوتا ہے یہ گماں زہرا کی آہِ گرم کے شعلے ہیں یہ عیاں  
پرواگی ہے آنے کی پروانے کو کہاں روحِ جنابِ فاطمہ پروانہ ہے وہاں  
مرقد میں بھی حسینؑ کے روشن چراغ ہیں  
سو وہ چراغ کیا ہیں عزیزوں کے داغ ہیں

ہے مثل سطر جادہ صحرائے کربلا لکھا خطِ غبار سے ہے نسخہ شفا  
 ہر زخم و ہر مرض کے لئے مرہم و دوا نقشہ تمام روضے کا ہے نقش مدعا  
 روضہ ہے پاک حکمت رب العلا ہے وہ  
 خاکِ شفا ہے خاک تو دار الشفا ہے وہ

ہاں اے محبوب! تم کو بھی زائر کرے اللہ دیکھو وہ روضہ اور وہ ضریح اور وہ قبر شاہ  
 اصغر کے بھی مزار پہ رو کر کرد نگاہ عمامہ ایک چھوٹا سا جس پر دھرا ہے آہ  
 سر ننگے گردِ روضہ پھر و شور و شین سے

روؤ لپٹ لپٹ کے ضریحِ حسین سے

دیکھو وہ خیمہ گاہ شہنشاہِ بحر و بر بارہ کجائے جس میں دھرے ہیں ادھر ادھر  
 اس خیمہ گاہ میں ہوا ہے زائر کا جب گزر آتا ہے یاد خیمے کا جلنا زیادہ تر  
 زینبؑ تو اُس جگہ نہیں معلوم ہوتی ہے  
 پر روح اس کے بھائی کی خیمے میں روتی ہے

ہوتا ہے خیمہ گاہ کے در پر جگر کباب یہ بات کر کے روتے ہیں زوار بے حساب  
 زینبؑ نے اپنے بھائی کی تھامی تھی یاں رکاب زینبؑ ادھر تڑپتی تھی اور اس طرف جناب  
 خواہر رکاب تھامے تھی ششدر کھڑی ہوئی  
 گھوڑے کے پاؤں پر تھی سکینتہ پڑی ہوئی

ہے اک طرف کو قاسمؑ نوشہ کی خیمہ گاہ حسرت سے اس مقام پر کرتے ہیں سب نگاہ  
 خادم وہاں کے کہتے ہیں باحالتِ تباہ ہاں زائر و ضرور کرو اس جگہ پہ آہ

شادی کا گھر یہی ہے ابنِ حسن نہیں

دولہا نہیں برات نہیں اور دلہن نہیں

کھولے تھے اس مقام پہ کبریٰ نے کر کے بال رنڈ سالہ پہننے روتی تھی اس جاوہ خستہ حال  
 بیٹھا تھا نامراد یہاں پر حسن کا لال کبریٰ کو آستیں یہیں دی بصد ملال  
 دولہا تو یاں بنے تھے وہ ناموس شاہ میں  
 اور لاش پائمال ہوئی قتل گاہ میں  
 بیمار کر بلا کا بھی ہے اک طرف مکاں زنجیر و طوق پہنا تھا سجاؤ نے جہاں  
 ہوتا ہے زاروں کو تصور یہی وہاں اس جاگے میں آپ کے باندھی تھی رہ سماں  
 ہاں زرد کیوں نہ چہرہ زار کمال ہو  
 جس جا زرخ سکینہ طمانچوں سے لال ہو  
 کیا خاتمہ بخیر ہے کہ آئے واں تضا نہر فرات غسل کو مدفن کو کر بلا  
 طاہر کفن بھی خاک شفا کا لکھا ہوا خوف فشار قبر نہ اندیشہ جزا  
 مردے کو جس جگہ نہ عذاب و فشار ہو  
 پامال واں حسین سا عالی وقار ہو  
 زار پل سفید پہ کرتے ہیں جب گزار واں گنبد طلا نظر آتا ہے ایک بار  
 اکثر پیادہ ہوتے ہیں با چشم اشک بار اُن کا تو یہ ادب ہے اور آقا کا یہ وقار  
 شاہ شہید حکم یہ دیتے ہیں بھائی کو  
 عباس جاؤ زاروں کی پیشوائی کو  
 مظلوم کر بلا پہ فدا مادر و پدر روضے سے جب نکلتے ہیں زوار نامور  
 عصیاں سے پاک ہوتے ہیں اس طرح سر بسر پیدا شکم سے ماں کے ہو جس طرح سے بشر  
 تقصیر پر نگاہ نہیں بخشش سے کام ہے  
 دربار میں حسین کے کیا فیض عام ہے

عباسؑ کے جلال سے دال کا نچتے ہیں سب دیکھایہ خواب میں متولی نے ایک شب  
عباسؑ شہ کے آگے کھڑے ہیں بصدا ب اور اس سے کہہ رہے ہیں وہ مظلوم و تشنہ لب  
زارؑ بہت عزیز ہیں زہراؑ کے لال کو  
موقوف آپ کیجئے اپنے جلال کو

اب ہاتھ رکھ کے سر پہ میرے کھاؤ تم قسم زارؑ سے آپ کی معترض نہ ہوں گے ہم  
زواروں کے ملال سے ہوتا ہے مجھ کو غم گر کچھ خطا بھی ہو تو کرواں یہ تم کرم  
گو تم میں یہ جلال بھی ورثہ ہے باپ کا  
بھائی تو ہے حسینؑ سا مظلوم آپ کا

دھ شہ نے جھیلے شیعوں کے واسطے کٹوایا سر کو بخشش امت کے واسطے  
رونے کو بھی کہا تو شفاعت کے واسطے ناجی ہے وہ جو جائے زیارت کے واسطے  
قربان ہم حسینؑ علیہ الصلوٰۃ کے  
کیا کیا قوی ویلے ہیں اپنی نجات کے

جو اس ضریحؑ پر ہو تصدق زہے شرف بالیں پہ لو کھڑے ہیں رسولان ماسلف  
ہے پائنتی ضریحؑ کے کز بیوں کی صف زواروں کا ہجوم ہے روضہ میں ہر طرف  
صدقے میں زاروں پہ امام ذبح کے  
کس کس مزے سے لیتے ہیں بو سے ضریح کے

در پر کھڑا ہوا کوئی کہتا ہے یا حسینؑ بیکس حسینؑ کشہ تیغ جفا حسینؑ  
مظلوم و بے دیار و شہ کربلا حسینؑ ہے شور السلام و علیک اور وا حسینؑ  
سر ہیں برہنہ اور گریبان چاک ہے  
لبیک ہے کہیں ، کہیں روجی فداک ہے



واں مرثیے کے پڑھنے کی ہے احتیاج کیا دیکھی ضریح اور ہوئی شدت بکا  
 پڑھتی ہے مرثیہ تو بتول اپنے لال کا سن سن کے اس کو روتے ہیں پیغمبرِ خدا  
 یاں مرثیوں پہ شاہ کے اک شور و شین ہے  
 واں خود حسین اور ضریح حسین ہے

دو گز کفن نہ جس کو ملا اس کی قبر ہے اکبر سلال جس کا موا اس کی قبر ہے  
 سر جس کا شہر شہر پھرا اس کی قبر ہے چہلم کو جو کہ دفن ہوا اس کی قبر ہے  
 کس بیکسی سے آیا تھا یہ قتل ہونے کو  
 لاشے پہ بعد قتل نہ تھا کوئی رونے کو

مضمون زیارتوں میں بھی رونے کا ہے تمام ہر سطر مرثیہ ہے ہر ایک لفظ ہے سلام  
 حق کلام ہے وہ اماموں کا لا کلام آئے ہیں شاہِ دیں کی زیارت کو سب امام  
 مظلوم کو وہ روئے ہیں کس کس بیان سے  
 نکلے ہیں فقرے درد کے ان کی زبان سے

کہتے ہیں ایک لوحِ برنجی مثالِ ماہ آویزاں ہے ضریح میں با صد شکوہ و جاہ  
 اس لوح پر لکھی ہے زیارتِ عجیب آہ موجد ہیں جس کے مہدیٰ دیں حجتِ الہ  
 زوڑاں پڑھتے ہیں وہ زیارت تو روتے ہیں  
 اکثر ہر ایک فقرے پہ بیہوش ہوتے ہیں

ممکن نہیں تمام زیارت پڑھے بشر ہوتا ہے چاک اس کے ہر ایک لفظ پر جگر  
 دو چار فقرے پڑھتا ہوں میں اس مقام پر سن کر کلامِ مہدیٰ ہادی ہو نو حہ گر  
 شاہِ شہیداں اُن کو صدا یاد آتے ہیں  
 رونے کو کر بلا میں شبِ جمعہ جاتے ہیں

لو صاحب الزماں کے بیاں پر کرو نظر فرماتے ہیں سلام مرا اُس حسینؑ پر  
جس کے نفسِ پاک میں تھا فیض اس قدر رن میں لہو کی اپنے سخاوت کی سر بر  
خالق نے پر عزیز کیا خوں بہا ہوا  
امت کی مغفرت کا وہی خوں بہا ہوا

اس پر سلام ہے جو شہنشاہِ کربلا جس کے بہ زیرِ قبہ ہے مقبول ہر دعا  
پھر رو کے کہتے ہیں کہ سلام اُس پہ ہے مرا خالق نے جس کی خاک کو خاکِ شفا کیا  
بابا کی خاک خلق کو خاکِ شفا ہوئی  
عابد کو قبر میں نہ میسر دوا ہوئی

اس پر سلام خون تھا جس کا لباسِ تن بے رحموں نے اتار لیا جامہ کہن  
تھا دھوپ میں پڑا ہوا عریاں وہ بدن خونِ بدن، بدن کو ہوا سرخ اک کفن  
بیٹا بو تراب کا کیا خاکسار تھا  
تھی فرشِ خاک پیرِ بہنِ تن غبار تھا

فرماتے ہیں سلام گریبانوں پر مرا وہ جیب چاک پنچہ غم سے جنھیں کیا  
چھوٹا سا ہے وہ ایک گریبان سکینہ کا چوتھے برس جو باپ کی تھی صاحبِ عزا

اس چاک میں رسول کا داماں شریک ہے

زہرا کے بھی کفن کا گریبان شریک ہے

ان پر سلام یہ بیاں تھیں جو بے نقاب وہ بیاں تھیں آلِ رسولِ فلک جناب  
سرنگے تھیں جو بلوے میں بادِ یدہ پر آب اور ہاتھوں سے چھپاتی تھیں منہ کو بصدِ حجاب

اہلِ عزا تھے اور نہ عزا کا لباس تھا

رنگواتے کپڑے سوگ کے کیا کچھ نہ پاس تھا

ان جسموں پر سلام برہنہ تھے جو بدن ان پر سلام جو کہ ہوئے دفن بے کفن  
 ان پر سلام قطع ہوئے تھے جو عضو تن اس خون پر سلام جو تھا سیل موج زن  
 اُن پر سلام ہے کہ جو سر جا بجا رہے

ان سے بدن جدا وہ بدن سے جدا رہے  
 ان پر سلام جن کے دریدہ ہوئے خیام کالی گئیں طنائیں قاتیں جلیں تمام  
 فرماتے ہیں یہ مہدیؑ دیں شاہ خاص و عام رخسار پر غبار کے اوپر مرا سلام  
 اس پر سلام خون ہی جس کا لباس تھا  
 وہ وارث رسولؐ شہ حق شناس تھا

ان دانتوں پر سلام کہ جن پر لگی چھڑی وہ دانت شہ کے تھے ذر شہوار کی لڑی  
 اُن پر چھڑی لگائی تھی ظالم نے جس گھڑی زینبؑ بہن حسینؑ کی تھی سامنے کھڑی  
 غش ہو گئی نواسی رسالت پناہ کی  
 اس دم سر حسینؑ نے تھرا کے آہ کی

اے جد پاک تیری مصیبت پہ میں فدا وا غربتا مدد کو تمہاری کوئی نہ تھا  
 گھبراہراک طرف سے تمہیں وامصیبتا کم زور و ناتواں تمہیں زخموں سے کر دیا  
 زخمی جو ہو کے آپ سوئے خیمہ آتے تھے  
 ہاں آخری سکینہ سے ملنے کو جاتے تھے

چھ لاکھ کا ہجوم تھا پھر جاتے تم کدھر حسرت سے خیمہ گاہ پہ کرتے تھے تم نظر  
 آخر گرایا تم کو جو گھوڑے سے اے پدر زخمی اکیلے آپ تڑپتے تھے خاک پر  
 تم تو قدم کو مہر نبوت پہ دھرتے تھے  
 گھوڑے سموں سے آپ کو پامال کرتے تھے

گھوڑا تمہارا خیمہ کو روتا ہوا چلا کوئی نہ تھا سوار کا قاصد وہی بنا  
 دیکھا حرم نے گھوڑے کو ہے شدت بکا ناگاہ زین آپ کا خالی نظر پڑا  
 سب دا حسین کہہ کے کھلے سر نکل پڑے  
 بچوں کا اپنے ہاتھ پکڑ کر نکل پڑے

اے جد نبی کی آل کا اس وقت تھایہ حال منہ پر طمانچہ مارتی تھی اور کھلے تھے بال  
 مقتل کو دوڑی آتی تھیں باحسرت ملال گر گر پڑے تھے گود یوں سے طفل خرد سال  
 ہر بی بی اس طرح سے جو فریاد کرتی تھی  
 مولا تمہارے دل پہ کہو کیا گذرتی تھی

عاشق تمہاری تھی جو سکینہ وہ مہ لقا آنکھوں پاس کے غم سے اندھیرا تھا چھا گیا  
 آنکھیں وہ اپنی کھول کے اے شاہ کر بلا مقتل میں تم کو ڈھونڈھتی پھرتی تھی جا بجا  
 زینب سے پوچھتی تھی کہاں ہے پدر مرا  
 بانو سے رو کے کہتی تھی تھا مو جگر مرا

کس وقت پہ سکینہ کو تم آئے ہو نظر جس وقت شمران کے بیٹھا تھا سینے پر  
 اور تیغ پھیرتا تھا گلے پر وہ بد گہر بعد آپ کے حرم پہ جفا کی زیادہ تر  
 وہ دختر و پسر جو تمہارے عزیز تھے  
 وہ سب اسیر مثل غلام و کنیز تھے

واحسرتا جو لوگ تھے حلال مشکلات زنجیر اور رس میں بندھے تھے وہ نیک ذات  
 اور ہاتھ تھے سہول کے بندھے گردنوں کے ساتھ مشکل کشا کہاں تھے جو کھولتے ان کے ہاتھ  
 پانی کی بوند ہاتھ کسی کے نہ آتی تھی  
 اور دھوپ دوپہر کی رخ ان کے جلاتی تھی

محزوں ہوئی تمہارے لئے روح مصطفیٰ لے کر سنانی آپ کی روح الامیں گیا  
 روتا تھا اور یہ قبر نبی پر تھا کہہ رہا یا مصطفیٰ شہید نواسا ہوا ترا  
 مرقد میں مصطفیٰ کا بدن تھر تھرا گیا  
 اس درجہ تم کو روئے کہ غش ان کو آ گیا  
 خاموش اے دبیر کہ تاب بیاں نہیں یہ مرثیہ ہے شرح کلامِ امام دیں  
 اس کا صلا کریں گے عطا شاہ مومنین بارغ بہشت و کوثر و تسنیم و حور عین  
 لیل و نہار ہوں میں اسی اشتیاق میں  
 چل کر پڑھوں یہ مرثیہ شہ کے رواق میں



میرزا عشق:

## منظوم ترجمہ زیارتِ ناحیہ

مندرجہ ذیل مرثیہ میں زیارتِ مقدسہ ناحیہ کے فقرات یا اُن فقرات کے مفہوم کا ترجمہ کیا گیا ہے کہیں پورے بند میں مقررہ فقرات کا ترجمہ لایا گیا ہے اور کسی جگہ بند کے کسی جز میں پایا جاتا ہے۔

سلام عشق کا تم سب پر اے عزادارو (۱) نصیب مرحمت داور اے عزادارو  
فقاں سے بزم بنے محشر اے عزادارو خدا سے عرض کرو دم بھراے عزادارو

دُعائے عشقِ الہی قبول ہو جائے

ظہورِ قائم آلِ رسول ہو جائے

امامِ منتظر و حجتِ خدا صاحب (۲) خدیو مملکتِ گریہ و بکا صاحب  
وصی و وارثِ مہمان کربلا صاحب شریکِ بزمِ عزادار صاحب عزادار صاحب

ہوا ضرور شہِ مشرقین کا پُرسا

امامِ عصر کو دیں سب حسین کا پُرسا

رقمِ زیارتِ پرورد کے ہیں سب مضمون (۳) یہ ترجمہ ہے کلامِ امام کا موزوں  
کلامِ عشق نہ اعجاز ہے نہ ہے افسوں مگر نہیں ہے تعجب جو گریہ ہوا فزوں

سنو یہ مرثیہ گو میرے نام کا ہوگا

اثر ضرور کلامِ امام کا ہوگا

جناب مہدیٰ دیں جتلائے درد و الم (۴) حسینؑ کے ہیں عزادار صاحب ماتم  
پڑھی ہے جب یہ زیارت عجیب تھا عالم ہزار مرثیے سو دفتر مصیبت و غم

سُنے جو کوئی، یہ روئے کہ دم اُلٹ جائے

عجب نہیں کہ کلیجہ قلقل سے پھٹ جائے

نہ شعر کی ہے رعایت نہ واہ سے مطلب ثواب ہو، نہیں کچھ آرزوئے شہرت اب

حدیث مرثیہ، حُضار اہل علم و ادب (۵) یہ ہیں صحابِ عطا، مجھ کو موتیور کی طلب

یہی کہیں جو بہاتے ہیں اشک روتے ہیں

سواۓ نامہ اعمال عشق دھوتے ہیں

کم آج کل ہے توجہ زیادہ فرمانا (۶) ذرا جو طول ہو تو مرثیہ ہے افسانا

بہت عسیر نہ تھا قید نظم میں لانا انھیں اشارہ ہے کافی، جو لوگ ہیں دانا

بیان سنتے ہیں مجھ سے فقط حقیقت کے

دلوں میں ہیں فقرات اوّل زیارت کے

جہاں میں حضرت آدمؑ سے تا رسولؐ انام (۷) نبیؐ سے تا حسن مجتبیٰ بلند مقام

ہوئے ہیں جتنے پیغمبر و صی شہید امام سے ہوں کے ذکر مراتب، سلام نام بنام

نہیں کچھ، اور ہے سب کچھ خیال فرمائیں

ذرا ملاحظہ اہل کمال فرمائیں

حسنؑ کے بعد سلام خدائے کون و مکاں حسینؑ پر کہ ہوئے اس کی راہ میں بے جاں

نہ چھوڑی ظاہر و باطن اطاعت یزداں (۸) شفا ہمیشہ ہے تربت کے نام پر قرباں

نصیب جاگ اٹھے تحت قُبہ سونے کا

عجب محل ہے دعا کے قبول ہونے کا

سلام ایزد باری کا اُس شہر دیں پر (۹) کہ تو پسر ہوئے جس کے امام جن و بشر  
 سلام اُسے جو ہے فرزند شافع محشر سلام اس کو جو ہے ابن ساقی کوثر  
 سلام بار شفاعت اٹھانے والے پر  
 سلام فاطمہ کی محنتوں کے پالے پر  
 سلام اُسے جو ہے ابن خدیجہ الکبریٰ سلام اُس کو جو ہے طفلِ سدرہ و طوبا  
 سلام اُس کو جو ہے ابنِ جنت الماوا سلام اس کو جو ہے ابنِ زمزم ابنِ صفا  
 سلام اُس کو بدن تھا لہو میں تر جس کا  
 سلام اُس کو لٹا کر بلا میں گھر جس کا  
 سلام حق اُسی نیکی کے حق میں زیبا ہے (۱۱) جہاں میں خامس آلِ کسا جو یکتا ہے  
 سلام اُسے جو غریب و وحید و یکتا ہے سلام اُسے جو شہیدوں میں سب سے اعلیٰ ہے  
 قتیلِ جور و جفا ہے خدا کا پیارا ہے  
 سلام اُس کو جسے فاسقوں نے مارا ہے  
 سلام اُسے جو رہا کر بلا کے صحرا میں قیام جس نے کیا کر بلا کے صحرا میں  
 کتا ہے جس کا گلا کر بلا کے صحرا میں مزار جس کا بنا کر بلا کے صحرا میں  
 شفقِ عیاں ہوئی برسا لہو فلک روئے  
 سلام اس کو فلک پر جسے ملک روئے  
 سلام اُس گلِ بے خار پر ہزار ہزار عطا ہوئی جسے اولادِ طاہر و ابرار  
 سلام اُس کو جو اسلام کا ہوا سردار سلام یاد بجا ہائے حجتِ غفار  
 ہمیشہ زندہ ہے نیکیوں کا نام نامِ خدا  
 سلام ائمہٗ سادات پر سلامِ خدا

دریدہ تھے جو گریباں سلام ہو اُن پر جو ہونٹ تھے گل حراں سلام ہو اُن پر  
نفوس تھے جو پریشاں سلام ہو اُن پر بدن پڑے تھے جو عریاں سلام ہو اُن پر

ریاض دہر میں پڑ مرده وہ نہال ہوئے

پڑی جو دھوپ تغیر انھیں کمال ہوئے

سلام اُن کو لہو تھے جو زخموں سے جاری سلام اُن کو جن اعضا میں زخم تھے کاری  
وہ پارہ پارہ ہوئے بہر ایزد باری (۱۵) لباس ہز کے کٹڑے تھے پھاہے زنگاری

شرف میں تیرِ اعظم سے بھی دو چند ہوئے

سلام اُن کو جو سر نیزوں پر بلند ہوئے

سلام اُن کو جو شہزادیاں ہوئیں منہ طر تڑپ تڑپ کے نکل آئیں خیمہ سے باہر  
کھڑی تھیں برہنہ پابے نقاب برہنہ سر (۱۶) ستم ہوئے ہیں وہ ان پہ کے کُن سکے نہ بشر

سلام عصمتیان سراقی غم پر

سلام حجت پروردگار عالم پر

سلام آپ پر اے رکن دیں حسین امام (۱۷) سلام آپ کے آبائے طاہرین کو سلام  
سلام آپ کے فرزندوں پر جو ہیں بگلام ہوئے شہید شہادت کا اُن سے چکا نام

سلام انھیں جو ہیں ذریت آپ کی حضرت

جنھوں نے جان سے کی نصرت آپ کی حضرت

سلام آپ پر اور اُن پر اے شہِ مغموم (۱۸) فرشتے روئے میں، رہتا تھا روز جن کا جوم  
انھیں سلام خدا جو قتل ہیں مظلوم سلام اُن کو برادر جو اُن کے ہیں مسوم

سلام صورت احمد علی اکبر پر

سلام خالق اکبر علی اصغر پر

سلام اُن بدلوں پر پڑے تھے جو عریاں سلام انھیں جو ہیں خویش و قریب شاہِ زماں  
سلام اُن کو جو گشتے تھے اور تھا میداں سلام انھیں وطنوں سے جو دور تھے بیجاں

سلام اُن کو جو تھے صاحبِ محنِ افسوس

جو کربلا میں ہوئے دفن بے کفنِ افسوس

سلام اُن کو جو سر ہو گئے تنوں سے جدا سلام اُس کو جو کہتا رہا رضا بقضا  
کیا وہ صبر کسی سے کبھی جو ہونہ سکا سلام اُسے جو مسافر ستم رسیدہ تھا

ہوا تباہ کسی نے مدد نہ کی اُس کی

خدا گواہ کسی نے مدد نہ کی اُس کی

سلام اُس کو جو تھا خاکِ پاک کا ساکن سلام اُس کو جو سب عاصیوں کا تھا مُسن  
بلند قُبے کا صاحب، امامِ انس و جن کسے ہوئے یہ مراتب یہ منزلت ممکن

دیا سلام کا تحفہ کفیل نے اُس کو

کیا ہے پاکِ خدائے جلیل نے اُس کو

سلام اُس کو جو تھا فخرِ حضرتِ جبریلؑ سلام اُس کو سلاتے تھے جن کو میکائیلؑ  
شکستِ عہد میں اعدائے دین نے کی تعیل ردا سمجھ گئے حرمت کی ہنکِ خوار و ذلیل

پڑا رہا تنِ مجروحِ قبلہ رو جس کا

سلام ہو اُسے ناحق بہا لبو جس کا

سلام اُس کو یہ جس نے ستم اٹھایا ہے لبو سے زخموں کے میت نے غسل پایا ہے  
سلام اُسے جسے غم بھوک میں کھلایا ہے پیالہ نیزے کے ہر زخم کو بنایا ہے

نشانِ دعوتِ مہاں عیاں جفا سے تھے

جو پھل تھے برجیوں کے آبدار کا سے تھے



سلام اُس کو تم کر کے جس کو لوٹ لیا (۳۷) کیا گیا جو حزیں نخر، آبِ تنخِ پیا  
سلام اُسے جسے اہلِ قرآن نے دفن کیا سلام اُس کو جسے ہر طرح سے رنج دیا  
بدن سے جس کا سر پاک یاس میں کاٹا  
ستم سے جس کی رگِ جاں کو پیاس میں کاٹا

سلام اُس کو رہا جب تک اُس کے دم میں دم (۳۸) سرِ حمایتِ اہلِ حرم رہا ہر دم  
نہ تھا معین کوئی تھے عدوئے جانِ اظلم سلام اُس کو تصدق ہزار جان سے ہم  
سلام اُس کو جو آلودہ غبار ہوئی  
وہ ریش جو کہ لہو سے خضاب دار ہوئی

سلام اُس کو جو زخار چومتے تھے رسولؐ شگفتہ جن کے نظارے سے تھے غلی و بتول (۳۹)  
بھڑے تھے خاکِ شفا میں وہ باغِ خلک کے پھول سلام اُس تنِ مجروح پر جو تھا مقبول  
جس آئینے کو شقی پتھروں سے توڑ گئے  
لباسِ لوٹ کے جس کو برہنہ چھوڑ گئے

سلام آپ پر اے میرے سر پرستِ امام (۴۰) سلام آپ کے بعد اُن پر اے سپہر مقام  
ملک جو پھرتے ہیں گردِ ضریحِ پاکِ مدام رواقِ وحسن میں مامور تھے تا شام  
زیارتِ شہِ عالی وقار کرتے ہیں  
وہ حلقہ حلقہ طوافِ مزار کرتے ہیں

سلام آپ پر اے سرورِ ملکِ سیرت (۴۱) ہوا ہوں قصدِ زیارت سے حاضرِ خدمت  
یہ ہے اُمید کہ ہوں رستگار اے حضرت سلام آپ پر اُس کے سلام کی صورت  
جو عارف آپ کی حرمت کا ہے حقیقت میں  
ازل کے روز سے مخلص بھی ہے ولایت میں

خدا کے قرب کا رہتا ہے رات دن جو یا (۳۰) ذریعہ چاہتا ہے آپ کی محبت کا  
 عُدو ہے آپ کے اعدا کا قید ہو کہ رہا سلام اُس کی طرح جو ہے اس قدر شیدا  
 ہمیشہ قلب و جگر داغدار رہتے ہیں  
 مصیبت آپ کی سنا ہے اشک بہتے ہیں

سلام مثل سلام ملول و زار و خجریں (۳۱) کہ ساتھ اے قمر آسمان و شمس زمیں  
 وہ کربلا میں جو ہوتا تو کوئی شبہ نہیں بچاتا آپ کو تلواریں سے جو عریاں تھیں  
 ہجوم لشکر کفار سے نہ ڈر جاتا  
 سمجھ کے موت کو لطفِ حیات مر جاتا

جہاد رو بروئے شاہِ کربلا کرتا خیالِ دفعِ لعینانِ پُر دغا کرتا  
 مدد ہر ایک طرح صاحبِ وفا کرتا (۳۲) کہ جان و مال کو اولاد کو فدا کرتا  
 محب تھا آپ کا امراہم ہیں سہل اس کے  
 برائے اہلِ شہِ دیں سپر ہیں اہل اس کے

کلامِ خواہشِ تقدیر میں ہے کیا افسوس (۳۳) ریاضِ دہر میں اُس وقت میں نہ تھا افسوس  
 مدد سے آپ کی محروم رہ گیا افسوس لڑے جو آپ سے اُن سے نہ کی وفا افسوس  
 تمام عمر یہ حسرت نہ دل سے جائے گی  
 مصیبت آپ کی ہر دم لہو رُلائے گی

رہوں گا شام و سحر اشکبار ماتم میں (۳۴) کریں گے میری ثنا سو گوار ماتم میں  
 رہے گی سیرِ جہاں نا گوار ماتم میں ستائیں گے مجھے بدعتِ شعار ماتم میں  
 بڑھیں گے غصہ و غم جو آسمان ہو کے  
 رہوں گا زیرِ زمیں حشر تک نہاں ہو کے

گو اسی اس کی میں دیتا ہوں یا امام حجاز نہ پڑھ سکے گا کوئی آپ نے پڑھی وہ نماز  
زکوٰۃ آپ نے دی، مستحق ہوئے ممتاز کیا ہے خیر کا حکم، اور شر سے رکھا باز

خدا گواہ کہ طاعت میں لا جواب ہیں آپ

نہ سرکشی ہوئی ذرہ وہ آفتاب ہیں آپ

چھٹی نہ دستِ تمسک سے لطفِ حق کی رسن خدا کو آپ نے راضی کیا امامِ زمن  
کیا ہے خوف اسی کا گواہ ہیں دشمن اسی کا آپ نے رکھا خیال، ہے روشن

نبی کے دین نے کیا آب و تاب پائی ہے

عجب فساد کی آگ آپ نے بجھائی ہے

خیال دعوتِ مردم سوئے مناجِ حق مطہر امرِ خدا، راہِ راست کی رونق  
کیا جہاد وہ تھا جو تھا جہاد کا حق جناب احمد مرسل کے پیرو مطلق

علی نے آپ سے جو کہہ دیا بجالائے

وضیعت حسنِ محبتی بجالائے

ستون دیں کو عروج آپ نے دیا بیشک مٹائی سرکشوں کی سرکشی بجا بیشک  
خطا کی دے گئے گمراہوں کو سزا بیشک رہا پسند مسلمانوں کا بھلا بیشک

ریاضِ دہر میں بے ساز و برگ تھے حضرت

مگر شاندار دریاے مرگ تھے حضرت

کیا ہے فاسقوں کو منع فسق سے دائم بدل خدا کی دلیلوں کے واسطے قائم  
جہاں جہاں پئے اسلام و مسلمین راحم مدام حق کے مددگار خلق کے حاکم

میانِ عشق خدا آپ مرنے والے تھے

دمِ نزولِ بلا صبر کرنے والے تھے

برائے دیں ہیں نگہاں امام دیں پرور (۳۶) کیا ہے ناصیہ دیں نے دفع فتنہ و شر  
ہوئی ہے حفظ مراتب میں ساری عمر بسر کیا ہے عدل کو شائع امام بحر و بر

مثال آئینہ دل کبھی نہ تھا ظاہر

مدد یہ آپ نے کی دین کو کیا ظاہر

عوض لیا کئے ادنیٰ کا آپ اعلیٰ سے (۳۷) کیا جو حکم برابر خیال ایذا سے  
رہا مقابلہ ناتواں توانا سے عجب بہار یتیموں کی ذات یکتا سے

تمام خلق کے حافظ حفاظت اسلام

کیا عزیز نے حضرت کو عزت اسلام

جہاں میں صاحب بخشش تھے سید ذی جاہ (۳۸) جد آپ کے ہیں پیسر پدر ہیں شیر آلہ

جوان کی راہ تھی حقّ و سی ہے آپ کی راہ وہی طریق وہی بندگی خدا آگاہ

بسان رنگ تھی خوبو حسن کی حضرت میں

مُشابہ اپنے برادر سے تھے وصیت میں

وفائے عہد میں بے مثل بے عدیل و نظیر (۳۹) بہائے مجدد عطا محسن صغیر و کبیر

اندھیری راتوں میں بیدار باپ کی تصویر (۴۰) خضر برائے رو راست صاحب توقیر

عظیم سابق الاحسان و پاک گوہر ہیں

حسب میں بہتر و افضل نسب میں برتر ہیں

زہے بلند مراتب زہے بلند وقار (۴۱) عجیب صاحب اوصاف بے قیاس و شمار

طبیعتوں میں ستودہ تفصّل غفار (۴۲) عجب طرح کے سخی دین والوں کے سردار

پئے امانت و توبہ و حید عالم میں

عجب طرح کے حلیم و رشید عالم میں

عجب جواد عجب عالم و علیم و شدید<sup>(۳۳)</sup> زہے امام زہے پیشوا ذبیح و شہید  
بکا دم طلب مغفرت قبول و مفید کمال دوست نہایت شفیق عبید و حید

پہر تھے آپ رسالت مآب کی خاطر

سند تھے خلق میں اُم الکتاب کی خاطر

برائے اُمتِ جد بازوئے امامِ زمانِ ہمیشہ کوشش طاعات، تابع فرماں  
بسا حفاظتِ عہد و حفاظتِ پیماں<sup>(۳۴)</sup> بدوں کی راہ کے تارک، چراغِ راہِ جنان  
فزون زکوع میں خوفِ خدا سے نالے تھے

میانِ سجدۂ حق طول دینے والے تھے

کنارہ کش تھے زمانے کے جاہ و شہرت سے رہا کئے نگراں چشمِ اہلِ وحشت سے  
پہرا ہا زرخِ پاک اُس کے خُسنِ زینت سے اُداس جانتے تھے گھر کو دشتِ غربت سے  
چمن کو سبزہ و شبنم کو خواب سمجھے تھے

ہر ایک پھول کو چشمِ پُر آب سمجھے تھے

رہا نظارۂ دنیا ہمیشہ نامنظور امورِ آخرت و حشر میں شہِ جمہور  
کمالِ رغبت و خواہش ہے آپ کی مشہور یہاں تک آہ کھلے دستِ ظلم و جبر و فتور  
کسی نے جور و ستم میں نہ کچھ کیا پردہ

ستم نے چہرے سے اپنے اٹھا دیا پردہ

بس اپنے پیروں کی چابی نہ گم رہی اُس دم کہ اپنے جد کے حرم میں تھے آپ مجہورِ م  
ستگروں سے بہت دور تھے شہِ عالم اُداس گوشہ گزین اور غم و ملال سے غم

اکیلے منبر و محراب میں ٹہلتے تھے

خدا کے گھر سے نہ باہر کبھی نکلتے تھے



کنارہ لذتِ دنیا سے خواہشوں سے عار بڑا سمجھتے تھے، افعالِ بد سے تھا انکار  
 خلاف بات سے دل بھی زبان بھی بیزار جو حدِ طاقت و امکان تھی اے شہِ ابرار <sup>(۴۹)</sup>

کچھ اس کے بعد ہوئی اور کیفیتِ آقا  
 یہ مقتضی ہوئے بس علم و مصلحتِ آقا

سرِ مقابلہ تلوار سے ضرور ہوا کلامِ سودِ زیانکار سے ضرور ہوا  
 جہاد آپ کو کُفار سے ضرور ہوا سفرِ مدینہ کے گلزار سے ضرور ہوا <sup>(۵۰)</sup>  
 لحد سے آپ کی زخمت کو مصطفیٰ نکلے

وطن سے جب معِ اولاد اترنا نکلے

چلے رفیق بھی دینے کو جان آپ کے ساتھ رہا سپاہِ نبی کا نشان آپ کے ساتھ  
 صغیر، پیر، نمازی جوان آپ کے ساتھ خدا نے ان کا لیا امتحان آپ کے ساتھ <sup>(۵۱)</sup>  
 لٹیں تو شاد ہوں کہتے تھے، حوصلہ ایسا  
 خدا کی راہ میں نکلا نہ قافلہ ایسا

کیا پھر آپ نے ظاہرِ حق اور حجتِ رب سوائے دعوتِ وعظ اور کچھ نہ تھا مطلب  
 دیا یہ حکم کہ احکامِ حق ہوں برپاسب <sup>(۵۲)</sup> جھکیں حضورِ خدا کفر و سرکشی ہے غضب

نہ ذہن میں سخنِ شاہِ سینہ ریش آئے  
 ستم کیا کہ شقی دشمنی سے پیش آئے

غیبِ شان سے آئے حجتِ خدائے انام کیا جہاد ہوئیں ختمِ جہتیں جو تمام  
 شکستِ عہد سے بیعت سے دہ دیئے آلام غضب میں لائے خدا و نبی گو بد انجام <sup>(۵۳)</sup>

ہوا نہ تھا ستم ایسا کہیں خدائی میں  
 سہوں نے آپ سے کی ابتدا لڑائی میں

زہے حواس چمکتے تھے جا بجا نیزے سوار تانے ہوئے تھے دم وغانیزے  
 ہجوم آپ اکیلے ہزار ہا نیزے مگر نظر میں سماتے نہ تھے ذرا نیزے

نہ تھا ہراس نہ پیچھے قدم ہٹاتے تھے

مثال عقدہ کشا آگے بڑھتے جاتے تھے

برائے قتل نئی صورتیں نکالی تھیں نقابیں چروں پہ اہل ستم نے ڈالی تھیں  
 تمام شامیوں نے ڈھالیں جو سنبھالی تھیں گھٹائیں چار طرف کر بلا میں کالی تھیں

سوار آگے تھے راہوروں کو بڑھائے ہوئے

پیارے پیچھے تھے موزے سید چڑھائے ہوئے

شقی تھے سینکڑوں بیدار ہزاروں تھے شریر و سنگدل و بدگہر ہزاروں تھے  
 عدوئے جان شہِ بحر و بر ہزاروں تھے ادھر تھے جمع ہزاروں اُدھر ہزاروں تھے

جلو میں آپ کے اے شہوار کوئی نہ تھا

سوائے رحمت پروردگار کوئی نہ تھا

دُور گرد میں ہنگام کار زار گئے علم کئے ہوئے حیدر کی ذوالفقار گئے  
 علی کی شکل سے چمکا کے راہوار گئے میانِ قلب سپاہِ سیاہ کار گئے

چراغ جو ہر شمشیر تھے اندھیرے میں

بلند نعرۂ تکبیر تھے اندھیرے میں

کبھی تھی سینکڑوں وقتِ جدال تلواریں نہ آپ روکتے تھے لے کے ڈھال تلواریں  
 خجل تھیں آپ کے منہ سے کمال تلواریں کبھی ہوئی تھیں بسانِ ہلال تلواریں

علم کئے ہوئے تیغوں کو گردِ فوجیں تھیں

مگر بلند محیطِ ستم کی فوجیں تھیں

سُموں سے گھونڈوں کے سبزہ پیاہتا کی طرح زمین آگئی گردش میں آسیا کی طرح  
 غبار چھا گئے چاروں طرف گھٹا کی طرح <sup>(۵۹)</sup> فلک پر اڑ رہی تھی خاک، کربلا کی طرح  
 میان شمس نشاں سجدہ گہہ کے سارے تھے  
 مثالِ صُروہ خاکِ شفا ستارے تھے

تمام دشمن حق چُن کے آپ نے مارے <sup>(۶۰)</sup> لہو کے چاروں طرف چل رہے تھے نوآرے  
 درخت خون سے تر، لال جانور سارے اڑے جوڑے شفق میں چمک گئے تارے

حضور، قلبِ سپاہ یزید میں پہنچے

ابو تراب غبارِ شدید میں پہنچے

گئے غبار میں آپ آفتاب کی صورت <sup>(۶۱)</sup> بے جہاد بڑھے ابو تراب کی صورت  
 نقاب سے ہوئی ظاہر جناب کی صورت بدل گئی سپہ بے حجاب کی صورت  
 علیؑ کی سیف سوئے غرب و شرق چمکا کی  
 ٹھہر ٹھہر کے اندھیرے میں برق چمکا کی

صفوں سے رن میں کھینچا کوہسار کا نقشہ <sup>(۶۲)</sup> خجل ہو صاعقہ، وہ ذوالفقار کا نقشہ  
 جھکا یہ تھا فلک کج مدار کا نقشہ فرشتے دیکھتے تھے کارزار کا نقشہ

پکارتی تھیں قیامت رن آج پڑتے ہیں

حسینؑ ابنِ علیؑ کربلا میں لڑتے ہیں

خدا کی راہ میں کس کروفر سے آپ لڑے <sup>(۶۳)</sup> گئے ادھر سے تو افواجِ شر سے آپ لڑے  
 پھرے اٹھا کے جولا شہ ادھر سے آپ لڑے ہوا زوال، یہاں تک کہ سحر سے آپ لڑے

عرب نظارہٴ حُسنِ جہاد کرتے تھے

جہادِ حیدرِ کرار یاد کرتے تھے

غمِ پسر میں سنبھالے ہوئے جگر پایا<sup>(۶۳)</sup> فرات پر کبھی تھا مے ہوئے کمر پایا  
مگر جدال میں شیرانہ حملہ ور پایا سسھوں نے آپ کو بے خوف و بے خطر پایا  
جب آستینیں غم و رنج و یاس میں اُلٹیں  
ادھر ادھر کی صفیں بھوک پیاس میں اُلٹیں

پناہ مانگ رہے تھے پہاڑ بھی بن بھی وہ لاکھوں تیغوں کی جھنکار بھی وہ سن بھی  
امان امان بھی یا صدائے آہن بھی<sup>(۶۴)</sup> نہ تھی زبان مگر بولنے لگا رن بھی  
کس اختیار پہ اللہ جبر فرمایا  
ملک ہوئے متعجب وہ صبر فرمایا

فریب و مکر سے پیش آئے ظلم کے بانی دیا نہ آپ کو نہر فرات سے پانی  
فگار ناوک ظلم و ستم سے پیشانی<sup>(۶۵)</sup> لہو کے رنگ سے طوسی قبا تھی رتانی  
وَمِ جہاد ہوئے آپ جس قدر زخمی  
نہیں ہوا کوئی دنیا میں اِس قدر زخمی

رُخِ امامِ زمن سے لہو ٹپکتا تھا گلے سے، خشک ذہن سے لہو ٹپکتا تھا  
بچکے تھے درد و محن سے، لہو ٹپکتا تھا<sup>(۶۶)</sup> ہر ایک زخم بدن سے لہو ٹپکتا تھا  
اگر نہ روکنے کو ناوکِ اجل آتے  
دل و جگر کے جو ٹکڑے تھے سب نکل آتے

ہوئے تھے اس لئے کُفارِ بیچ میں حائل کہ جا سکیں نہ کسی سمت سرورِ عادل  
خدا کی شان یہ تسلیم یہ رضا یہ دل<sup>(۶۷)</sup> تحمل ایسے مقامات میں ہے بس مشکل  
نہ حفظ جان دمِ جنگ و جدال فرمائی  
مگر حفاظتِ اہل و عیال فرمائی

ہزاروں تیر تھے ماتھے سے تاکر افسوس کھلے تھے پہلوؤں کے زخم اس قدر افسوس  
ادھر سے آئے نظر، تھے جولوگ ادھر افسوس<sup>(۶۹)</sup> گرایا آپ کو گھوڑے سے خاک پر افسوس

خدا کے عرش کا تلواروں میں ستارہ تھا

عمامہ سر پر نور پارہ پارہ تھا

خوش بیٹھے ہوئے آپ، کٹڑے کٹڑے بدن وہ دونوں ہاتھوں کو نیچے ہوئے، وہ خم گردن  
قبا کے پھیلے ہوئے گرم ریت پر دامن<sup>(۷۰)</sup> ہزاروں پڑتی تھیں تلواریں گرد تھے دشمن

یہ کون ہیں نہ سواروں نے کچھ خیال کیا

یہ کون ہیں نہ سواروں نے کچھ خیال کیا

جھکے تھے آپ کے سر کی طرف کو سب جلا دھڑے تھے پہلوؤں پر نیزے بانی بیداد  
ملے تھے حلق سے گردن سے خنجر فولاد<sup>(۷۱)</sup> ادھر تھی آپ کے اہل و عیال کی فریاد

عجیب خال میں تھے کوئی بس نہ چلتا تھا

نگاہ تھی طرفِ حیمہ دم نکلتا تھا

بھری تھی کان میں بچوں کی، بیسیوں کی نغال پکارتے تھے وہاں اہل بیت شاہ زماں  
نہ طاقت اور نہ مہلت جواب کی تھی یہاں<sup>(۷۲)</sup> غش آ رہے تھے تڑپتے تھے زیر تیغ و سنال

تسلی آپ انھیں جا کے دے نہ سکتے تھے

خبر عیال کی اس وقت لے نہ سکتے تھے

کراہے کروٹیں لے لے کے، کچھ نہ فرمایا<sup>(۷۳)</sup> یہ ہاتھ آپ نے کھینچا وہ ہاتھ پھیلا یا  
کسی کو نزع میں بھی آپ پر نہ رحم آیا نہ حلق خشک میں پانی ذرا سا ٹپکایا

شفق تھی خون کی جس پر وہ چاند سینہ تھا

جہیں کے آئینہ پر موت کا پسینہ تھا



اسی خیال میں پھر پھر کے دیکھتے تھے اُدھر<sup>(۴۳)</sup> محل سے تو ابھی نکلا نہیں کوئی باہر  
قلق سے آپ کے گھوڑے کو تھی نہ اپنی خبر بجایا آپ کو جھک جھک کے اُس نے شکل پہر

برائے ذبح جو ہر ایک بد شعار چلا

رہی نہ تاب سوئے خیمہ راہوار چلا

پڑی تھیں سینکڑوں تلواریں سینکڑوں بھالے قدم قدم تھے لہو کے زمین پر تھالے  
کئی تھی یال، تھے چہرے کے زخم بھی آلے<sup>(۴۵)</sup> سروں کو پیٹ کے چلائے دیکھنے والے  
رسول قتل ہوئے کیا جو خاک اڑاتا ہے

لہو ملے ہوئے منہ پر براق آتا ہے

بکا دحمہ کرتا ہوا قریب آیا<sup>(۴۶)</sup> سسھوں نے زین کو پیچیدہ پشت پر پایا  
کہا اُتار کے، کس نے سحابِ غم چھایا جہاں سے والی و وارث نے کوچ فرمایا

سیاہ چادرا اوڑھے ہوئے فغاں نکلیں

محل سے خاک بسر شاہزادیاں نکلیں

پکارتی ہوئی فریاد یا آلہ چلیں سروں کو کھولے ہوئے شکل دادخوہ چلیں  
لگائے سینے سے بچوں کو آہ آہ چلیں<sup>(۴۷)</sup> یہ نوحہ پڑھتی ہوئی سوئے قتل گاہ چلیں

پڑے ہیں خاک پہ افسوس اشقیا میں حسینؑ

شہید ہو گئے صحرائے کربلا میں حسینؑ

زمین زرد تھی اُس وقت حشر برپا تھا گہن کے طور تھے کچھ دھوپ کچھ اندھیرا تھا  
کھڑی تھیں پیماں مضطر جوم اعدا تھا<sup>(۴۸)</sup> دبائے آپ کے سینے کو شمر بیٹھا تھا

شعاعِ نیرِ اعظم شقی کے ہاتھ میں تھی

کہ ریشِ قبلہ عالم شقی کے ہاتھ میں تھی

ملائے حلق سے تھا بانی ستم شمشیر<sup>(۷۹)</sup> بنی تھی جادۂ ویرانہ عدم شمشیر  
 قریب شرگ گردن سے تھی وہ دم شمشیر گلے آپ کے پھرتی تھی دم بہ دم شمشیر  
 نہ تھے حواس میں حضرت نہ دم ٹھہرتا تھا  
 پھری تھیں آپ کی آنکھیں وہ ذبح کرتا تھا

سنبھالا کس نے تہہ خنجر آپ کے سر کو<sup>(۸۰)</sup> کیا گلے کے لبو سے تر آپ کے سر کو  
 لگائے ظالموں نے پتھر آپ کے سر کو چڑھایا کاٹ کے نیزے پر آپ کے سر کو  
 ملے جو خاک میں رتے بلند پائے تھے  
 خدا کی راہ میں سر سے ستم اٹھائے تھے

ادھر کٹا سر مقبول ایزد باری وہاں سے دوڑے ادھر لوٹنے کو سب ناری  
 جلایا سید عالم کا خیمہ زنگاری<sup>(۸۱)</sup> ردا میں آل محمد کی چھین لیں ساری  
 غضب ہے قدیوں کی شکل سے حقیر ہوئے  
 حضور کے حرم محترم اسیر ہوئے

شنگروں نے ستم رن میں بیٹھا رکھا ملک نے جن کی اطاعت پہ افتخار کیا  
 برہنہ اونٹوں پہ افسوس انھیں سوار کیا<sup>(۸۲)</sup> ستم سے بیڑیاں پہنائیں اٹکبار کیا  
 رن سے شانہ ناموس ایک جا باندھے  
 سہووں کے گردنوں سے ہاتھ بے خطا باندھے

کشاں، کشاں، کیئے طے کوہ دشت کے دامن جلائے گرمی خورشید نے رخ روشن  
 پھٹے ہوئے تھے گلوں میں سیاہ پیراہن<sup>(۸۳)</sup> غبار گیسوؤں پر، مونہ سفید، خشک دہن  
 چھوکیں نیزوں کی نوکیں، شقی ستائے گئے  
 اسی طریق سے بازاروں میں پھرائے گئے

رہیں عذابِ خدا میں ستم شعار تمام <sup>(۸۳)</sup> مٹائی قتل سے حضرت کے صورتِ اسلام  
کیا صلوة کو بیکار ، صوم کو گم نام ہوئی کتابِ خدا ترک ، اس میں کیا ہے کلام  
گرایا ظلم سے ارکانِ دین و ایمان کو  
بگاڑا صورتِ آیاتِ پاکِ قرآن کو

ہوا حق آپ کے مغلوب ہونے سے مغلوب جہاں میں آپ کے بعد اے امامِ خوش اسلوب  
ہوا تغیرِ احکام حق بہت مرغوب <sup>(۸۴)</sup> فسادِ زندہ و کفر کو نہ تھا معیوب  
رسولِ پاک نے کی صبحِ یاس و حسرت میں  
بہت اُداس ہوئے آپ کی شہادت میں

خبرِ دہندہ سنبھالے ہوئے جگر آیا میانِ روضہ پاک رسولِ در آیا  
حضورِ مرقدِ پُر نور نوحہ گر آیا <sup>(۸۵)</sup> عمامہ ہاتھ میں لے کے برہنہ سر آیا  
زیادہ آنسوؤں کی دم بہ دم روانی تھی  
رسول کو خبرِ جاں گزا شانی تھی

کہا مجاہدِ راہِ خدا شہید ہوا جوانِ راہنما ، پیشوا شہید ہوا  
نواسا آپ کا یا مصطفیٰ شہید ہوا <sup>(۸۶)</sup> غریب ، خاسِ آلِ عبا شہید ہوا  
علی و فاطمہ کے نورعین کو مارا  
زلا زلا کے سمھوں نے حسین کو مارا

بھرا گھر آپ کا اے بادشاہِ لوٹ لیا امامِ زادیوں کو بے گناہ لوٹ لیا  
کیا مدینہ کو بالکل تباہ لوٹ لیا <sup>(۸۷)</sup> پھرایا بلوے میں سرنگے آہ لوٹ لیا  
مصیبت آپ کے ناموس پر تمام ہوئی  
بلا کی صبح ، ستم کی ہر ایک شام ہوئی

ہزار حیف صد افسوس اے خدا کے حبیبؐ بلائیں آپ کے بعد آئیں کچھ عجیب عجیب  
 لئی سب آپ کی اولاد سب عزیز و قریبؑ کسی نے یہ بھی نہ پوچھا کہ ہیں یہ کون غریب  
 دل ملول کو صدمہ ہوا بہت روئے  
 تڑپ تڑپ کے رسولؐ خدا بہت روئے  
 دیا تمام فرشتوں نے آپ کا پر ساؑ پیغمبروں نے بھی رسم تعزیت کی ادا  
 بردھیں سہول سے مصیبت میں فاطمہ زہراؑ حقیقتاً ہے عزادار کون ان سے سوا  
 علیؑ کے ساتھ ملک روئے بے قرار ہوئے  
 شریک ماتم شاہِ فلک وقار ہوئے  
 ہوئے مصیبت و ماتم کے عرش تک ساماں وہ آسماں کی بکا اہل آسماں کی فغاں  
 تمام حواریں ہوئیں منہ کو پیٹ کر گریاںؑ جناب بھی روئے، بہت روئے خازنانِ جناب  
 قلق سے رعد بھی چلائے، بجلیاں تڑپیں  
 کیا بحار نے ماتم کہ مچلیاں تڑپیں  
 سبھی ملول تھے کعبہ مقامِ ابراہیمؑ ہوا، انشیب و فراز زمیں، جبالِ عظیم  
 ہم آپ زمزم و ہم منبرِ رسولِ کریمؑ بزرگ و پاک محل، مشعرِ حرام و خطیم  
 مکین تمام فلک منزلت، مکانِ بلند  
 تار ہائے درخشان و آسمان بلند  
 ہمیشہ آپ کا قاتل ہو موردِ لعنت خدا کی لعن ہو اُس پر یہ جس نے کی بدعت  
 اُتارے تن سے سلاح و لباس اے حضرتؑ کیا پھر آپ کو معزول، پہلے کی بیعت  
 کرے خدائے جہاں لعنت اُس بد آئیں پر  
 سبب سے جس کے چڑھائی ہوئی شدہیں پر

برأت اپنے خدا سے ہے مجھ کو مدِ نظرِ (۹۳) عدو سے آپ کے بیزار ہوں میں شام و سحر  
 اسی کا واسطہ یارب یہ ہے مکاں برتر درود بھیج تو یسین و آلِ یسین پر  
 انھیں کا ساتھ ہو ہنگامہ قیامت میں  
 ملے انھیں کی شفاعت سے دخلِ جنت میں

تجھی سے ہوں متوسل کہ حق تعالیٰ ہے حساب سب سے بہت جلد لینے والا ہے  
 کریم تر ہے، کریموں کو تو نے پالا ہے (۹۵) فدائے حکم، کہ سب حاکموں سے بالا ہے  
 چہارہ جو محمدؐ سے تا محمدؐ ہیں  
 برآئیں اُن کے ذریعہ سے جتنے مقصد ہیں

ملے امان کہ دل مطمئن ہو روزِ جزا مجھے حصولِ مطالب سے شاماں فرما  
 لکھ اہل دین میں، جگہ صالحین میں ہو عطا (۹۶) زبانِ صدق، مددِ وقتِ بدعتِ اعدا  
 فریبِ حاسد و مکار سے بچا مجھ کو  
 جفائے دستِ ستگار سے بچا مجھ کو

قسم ہے تجھ کو، برائے پیغمبرِ معصومؐ قسم تجھے اسی مرقد کی خالقِ قیوم!  
 کہ جس کی گود میں ہے پیکرِ شہِ مظلوم (۹۷) شہیدِ ظلم و ستم، شاہِ یکس و مغنوم  
 نجاتِ شر سے ملے اور ہوں رہا غم سے  
 پناہ مالکِ کونین دے جہنم سے

ملے عروج، ترقی ہو تیری اُلفت میں نچھالے دامنِ الطافِ جود و رحمت میں  
 کریم، طولِ عطا ہوا جل کی مدت میں (۹۸) رہیں نہ خارِ مرض، بوستانِ صحت میں  
 محیطِ رحم درِ اشکِ مملول ہو جائے  
 دعا قبول ہو، تو بہ قبول ہو جائے



خدائے پاک، یہ ہے مشہدِ بزرگ، یہاں گناہ بخش دے میرے، عیوب ہوں پنہاں  
 ملال دور ہوں بالکل، خدائے کون و مکان <sup>(۹۹)</sup> ہلاک اہلِ حسد ہوں، خراب دشمنِ جان

یہی سوال ہے، دے صبر کی صفت مالک!

عطا ہو خوبی دنیا و آخرت مالک!

بنادے فضل و کرم سے بہشت کو مسکن جہاں میں صاحبِ ایمان ہیں جتنے مردِ وزن  
 سہوں کو بخش دے اے خالقِ زمین و آسمان <sup>(۱۰۰)</sup> کسی کو وسعتِ رحمت میں کیا مجالِ سخن

غضب کا دخل نہیں تجھ سے ڈرنے والوں میں

بڑا رحیم ہے تو رحم کرنے والوں میں

کیا جو نظم یہ اے صاحبِ زماں آقا مجھے تھی اتنی لیاقت بھلا کہاں آقا  
 غلامِ آپ کے جد کا ہے مدحِ خواں آقا <sup>(۱۰۱)</sup> اُمیدِ آپ سے ہے شاہِ انس و جاں آقا

ہوئی جو ہوں گی خطائیں حضورِ بخشش گے

قصورِ عشق سراپاِ قصور، بخشش گے

## رُبَاعِی

ہے گو کہ حقیقت میں شہادت نامہ

پر میرے لئے ہے یہ شفاعت نامہ

فرمائیں گے شبیر کے نامی زائر

ہے مرثیہٴ عشقِ زیارت نامہ

سید محمد عباس (ایم۔ اے) آل میر انیس:

## منظوم ترجمہ زیارت ناحیہ

زیرِ نظر نظم ایک زیارت کی حیثیت سے ہندوستان کی مروجہ زبان اُردو میں پیش کی جا رہی ہے اس کو زیارتِ ناحیہ کتبِ مقاتل و تذکرہ شہدا اور زیارت وارثہ سے مرتب کیا گیا۔ اس میں تمام شہدائے کربلا کے نام نامی اور حتی الامکان ولدیت اور قبیلہ کا بھی ذکر ہے اور جن شہدا کے کچھ خصائص معلوم ہو سکے اور ایک شعر میں آسکے اُن کا بھی بیان کیا گیا ہے۔ مثلاً جناب سید الشہداء کے اصحاب میں کون حضرات حج بیت اللہ سے مشرف ہو چکے تھے کون جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت سے اور کون جناب امیر المومنین کی صحبت سے فیض یاب تھے۔

میں یہ نظم آپ ہی کی زبان اُردو میں پیش کر رہا ہوں تاکہ آپ اس کو پڑھ کر بخوبی سمجھ سکیں چند بار پڑھنے کے بعد آپ اپنے محبوب شہدا کے ناموں سے واقف ہو جائیں گے اور اگر آپ نے اس کو اپنی ہر مجلس میں پڑھنا فرض کر لیا تو انشاء اللہ کچھ عرصہ میں آپ کی ہر فرد کل شہدا کربلا کے ناموں اور خصوصیات سے مطلع ہو جائے گی آپ کو زیارت کے حسانات بھی ملیں گے اور آپ کے طفیل میں میرے حسانات میں بھی اضافہ ہوتا رہے گا۔

مجھ کو اس زیارت کے نظم کرنے میں بہت دشواریاں ہوئیں اس لئے کہ میں نے بہ خیالِ اختصار صرف ایک شعر ایک شہید کی نذر کیا ہے مگر یہ ان شہدائے راہ

خدا کا اعجاز تھا کہ مجھ ایسا عاجز سخن اس نظم کو مکمل کر سکا جس کو میں بجز انھیں حضرات کی امداد و اعانت کے اور کیا کہہ سکتا ہوں۔

تعداد شہداء کے متعلق مورخین میں اختلاف ہے۔ بعض نے چالیس سوار اور بتیس پیادوں کی تصریح کی ہے بعض نے اس سے زائد بتائے ہیں مگر بہت سی معتبر کتابوں میں شہداء کے ناموں کی فہرست دیکھنے سے معلوم ہوا کہ بہتر سے کچھ زائد تھے۔ ممکن ہے کہ صبح عاشور تک بہتر ہوں جنگ شروع ہونے کے بعد تعداد بڑھ گئی ہو کیونکہ بعض افراد جو عمر ابن سعد کی فوج کے ساتھ کوفہ سے آئے تھے صبح عاشور تک اس تہذیب میں رہے کہ ممکن ہے صلح ہو جائے لیکن جب یقین ہو گیا کہ جنگ ضرور ہوگی تو کئی آدمی فوج عمر ابن سعد سے نکل کر خدمتِ امام میں آگئے اور حضرت پر ثار ہوئے۔ اس کے علاوہ جب ہم مجاہدین کے کارناموں اور ان کے اوقات جنگ پر نظر کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ جناب مسلمؓ ابن عوسجہ اسدی جناب عبداللہ ابن عمیر کلبی جناب بریرؓ ابن خضیر ہمدانی جناب منجہؓ ابن سہم جناب عمرو ابن خالد صیداوی اور کئی مجاہد دست بدست جنگ اور ابتدائی مراحل جدال میں شہید ہو گئے پھر پچاس مجاہد گھمسان کی لڑائی میں ایک بار شہید ہوئے۔ اُس کے بعد جناب حبیبؓ ابن مظاہر اسدی، جناب حرا بن یزید ریاحی، جناب عمرو ابن عبداللہ صاعدی، جناب سعیدؓ ابن عبداللہ حنفی، جناب زبیرؓ ابن قین بجلی، جناب نافعؓ ابن ہلال جملی، جناب جونؓ ابن حوی اور بہت سے اور مجاہد آخر میں شہید ہوئے۔ پھر ان سب کے بعد اٹھارہ مجاہد آل جناب عبدالطلبؓ سے شہید ہوئے تو ہم کو یہی اندازہ ہوتا ہے کہ شہدائے کربلا علیہم السلام بہتر سے کچھ زائد تھے جیسا کہ آپ کو حواشی سے معلوم ہوگا۔

یزید کو اہل کوفہ کی طرف سے سخت بے اطمینانی تھی اُس کو خبریں مل رہی تھیں کہ کوفہ کی ایک کثیر جماعت نے جماعت مسلم ابن عقیل کے ہاتھ پر حضرت امام حسینؑ کی بیعت کر لی ہے۔ اس لیے اس نے عبید اللہ ابن زیاد کو کوفہ کا گورنر مقرر کیا جو بڑا ہی ظالم و جابر اور دشمن اہل بیت تھا۔ اس نے حضرت مسلمؑ دہانی کے قتل کے بعد دوستانہ اہل بیت کو قید کرنا شروع کر دیا اور جب اُس کو معلوم ہو گیا کہ امام کوفہ کے قریب آگئے ہیں تو شہر کی ناکہ بندی کرادی اب نہ کوئی شہر کے باہر جاسکتا تھا نہ اندر آسکتا تھا امام کے دو قاصد قیس ابن مسہر صیداوی اور عبد اللہ ابن یقہ طر سرحد کوفہ پر گرفتار کر کے قتل کر دیئے گئے۔ اس نے عام بھرتی کا حکم دے دیا تھا اور یہ اعلان کرادیا تھا کہ جو کوئی حسینؑ سے جنگ نہ جائے گا اُس کا گھر کھواڈا لاجائے گا، مال لوٹ لیا جائے گا اور عیال گرفتار کر لئے جائیں گے۔ اس حکم کے بعد بعض دوستانہ اہل بیت مخفی طور پر کوفہ سے نکلے اور غیر معروف راستوں سے روانہ ہوئے۔ یہ لوگ شب کے سناٹے میں سفر کرتے تھے اور دن میں پوشیدہ ہو جاتے تھے۔ اس طرح ابن زیاد کے پہرہ داروں سے اپنے آپ کو بچاتے ہوئے کربلا پہنچے اور انصار امامؑ میں شامل ہو گئے۔ بعض نے سہل صورت یہ اختیار کی کہ وہ کوفہ میں فوج عمر ابن سعد میں بھرتی ہو گئے اور اسی فوج کے ہمراہ وہاں سے کربلا آئے اور موقع ملنے پر شب عاشور یا روز عاشور میں خدمت امام میں پہنچ گئے اور حضرت پر اپنے آپ کو نثار کر دیا ان سختیوں اور پابندیوں کے سبب سے تمام اہل کوفہ عمر ابن سعد کی فوج میں امام حسینؑ کے خلاف صف آرا اور آپ کے قتل پر کمر بستہ نظر آرہے تھے مگر اسی کوفہ کے مجاہدین کی ایک جماعت انصار امام میں بھی شامل تھی جس نے امامؑ کی نصرت اور دین کی حمایت میں اپنی

جانیں قربان کر دیں حتیٰ کہ جب ایک مجاہد دوسرے مجاہد کے پاس حالتِ نزع میں پہنچتا تھا تو مرنے والا یہی وصیت کرتا تھا کہ امام کی جان کے تحفظ میں کوتاہی نہ کرنا۔ غرض امام کی فوج کا بڑا حصہ اہلِ کوفہ پر مشتمل تھا، جیسا کہ آپ حواشی میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

www.ziaraat.com  
jagir.abbas@yahoo.com  
Sabeel-e-Sakina

# زیارتِ شہدائے کربلا

(منظوم)

السلام اے مشہد سبطِ نبیؐ اے کربلا      ذرہ ذرہ میں ترے خون شہیداں ہے ملا  
السلام اے مرضِ پاک اے بہطِ روحِ ملا میں      السلام اے خوابِ گاہِ صادقین و متقیں  
آسمان سے تجھ پہ ہوتا ہے ملائک کا نزول      تجھ پہ آتے ہیں زیارت کے لئے سارے رسول  
عاصیوں کے واسطے اک آیہ رحمت ہے تو      عرش سے اتر اہوا اک قطعہ جنت ہے تو  
یہ بھی ہے بے شبہ فیض کشتہ گانِ کربلا      خاک میں تیری ودیعت کی ہے خالق نے شفا  
وہ بہادر جن میں ایک اک پیکرِ عزم و ثبات      وہ حسین جن کے زربِ پُرسو سے روشن کائنات  
وہ عبادتِ ان کی خودِ معبود کو ہے جس پہ ناز      مرتے مکتے پڑھ گئے تیروں کی بارش میں نماز  
صبر میں جو افتخارِ انبیاءِ مرسلین      شکر خالق ہے زباں پر شکوۂ اعدا نہیں  
قول تھا ان کا کہ موت اچھی جو ہو عزت کے ساتھ      ورنہ اس جینے سے کیا حاصل جو ہو ذلت کے ساتھ

سلام بہ انصار جنابِ سید الشہداء

السلام اے مردِ پیر اے مسلم ابنِ عویض      اے صحابی اے شہیدِ اول اے با حوصلہ  
السلام اے حامی حق اے علبردارِ خیر      جاں نثارِ شاہِ عبداللہ فرزندِ عمیر  
السلام اے مردِ میدانِ وعاہِ بنِ خضیر      اے صحابی علیؑ اے سیدِ القرائی بُریر  
السلام اے محبِ ابنِ سہم اے عبدِ امام      اے معینِ دینِ حق اے ناصرِ شاہِ اناام  
السلام اے عمر و صیداوی محبِ شاہدین      ناصرِ اسلام شیدائے امیر المومنین



السلام اے سداے مرد مجاہد السلام  
 السلام اے فخر مزج مجمع عالی صفات  
 السلام اے عابد اے مجمع کے فرزند سعید  
 السلام اے عاشق جانباز فرزند نبی  
 السلام اے جندب اے ابن حجر باوفا  
 السلام اے ادبم اے ابن امیہ ذی وقار  
 السلام اے خوش نصیب سیکر لے نیک پے  
 السلام اے کشتہ ظلم اے رہ حق کے شہید  
 السلام اے حیلہ اے ابن علی نیک نام  
 السلام اے حق شناس اہل بیت مصطفیٰ  
 السلام اے ظلمت باطل میں حق پیا جوین  
 السلام اے حارث ابن امراء اقیس جری  
 السلام اے بن بہان شاہ دیں کے جاں نثار  
 السلام اے ابن حارث اے حباب باوفا  
 السلام اے ابن عامر ابن کعب ثعلبی  
 السلام اے راوی اخبار ختم المرسلین  
 السلام اے مفر آل تمیم ذی وقار  
 السلام اے شحذہ کوفہ صحابی علی  
 السلام اے ناصر شہ حنظلہ ابن عمر  
 السلام اے زاہر ابن عمر و کندی نیک نام  
 اے غلام حضرت عمر و ابن خالد السلام  
 ابن عبد اللہ صحابی رسول کائنات  
 آپ کو تھی شاہ یکس پر فدا ہونے کی عید  
 اے جناوہ ابن حارث اے صحابی علی  
 اے صحابی علی اے کشتہ ظلم و جفا  
 ناصر شبیر فرزند شہ دلدل سوار  
 اے امیہ ابن سداے افتخار آل طے  
 بندہ آزاد جابر ابن حجاج سعید  
 اے وفادار و جری شیبانی عالی مقام  
 اے جناوہ ابن کعب اے کشتہ راہ خدا  
 تابع حکم خداوندی رضا جوئے حسین  
 شیر میدان شجاعت پارسا و متقی  
 اے صحابی علی اے حارث عالی وقار  
 آپ کا بھی خوں خوں شاہ دیں میں مل گیا  
 اے حباب حق پرست اے ناصر آل نبی  
 حبشی ابن قیس نبی صاحب علم و یقین  
 قاصد مسعود حجاج ابن زید نامدار  
 اے خلاص حق پسند اے ابن عمرو راہی  
 مطمئن القلب باہمت بہادر پر جگر  
 اے صحابی رسول اے حاجی بیت المحرام

السلام اے ناصر شبیر امام کائنات  
 السلام اے ابن بشر ختمی اے با وفا  
 السلام اے با وفا اے سالم حق آشنا  
 السلام اے سرفروش اے ناصر شاہِ زمن  
 السلام اے ابن منعم اے سوار شہسوار  
 السلام اے سیف ابن مالک جنگ آزما  
 السلام اے عبدِ حادث جباری شہ کے حبیب  
 السلام اے ابن عبد اللہ شہبِ نہشلی  
 السلام اے ابن مالک رہبرِ راہِ نجات  
 السلام اے عارف حق حسین ابن علی  
 السلام اے افتخار ساکنانِ دشت و در  
 السلام اے عبد الرحمن ابن عبد ربہ  
 السلام اے تابعی حق نما باطل شکن  
 السلام اے عبد رحمان ابن مسعود سعید  
 السلام اے ابن بشر آلِ نبی کے جاں نثار  
 السلام اے با وفا عبد اللہ حق آشنا  
 السلام اے ناصر اولادِ ختم المرسلین  
 السلام اے دشت پیائے ولائے اہل بیت  
 السلام اے ابن حسان ناصر شاہِ ام  
 السلام اے دشمنِ اعدائے اولادِ علی  
 اے زہیر ابن سلیم اے سالک راہِ نجات  
 اے زہیر خوش نصیب اے کشتہ راہِ خدا  
 عبد عامر ابن مسلم ناصر دینِ خدا  
 اے سلیم پاک طینت عبد جانابِ حسن  
 اے شہید راہِ حق مجروح دشت کارزار  
 طالب حق رہ نور و منزلِ صدق و صفا  
 اے صحابی علی اے ابن عبد اللہ شہب  
 تابعی جنگ آزما حق گو صحابی سلی  
 شیر میدانِ وفا ضرغامِ عالی صفات  
 عامر ابن مسلم عبدی وفادار و جری  
 اے عباد ابن مہاجر اہل ہمت پر جگر  
 حافظ قرآن راوی احادیثِ نبوی  
 عبد رحمان ابن عبد اللہ فرزندِ کذن  
 طالب حق دشمنِ باطل وفا پرور شہید  
 یادِ شاہِ زمن عبد اللہ عالی وقار  
 قرۃ العین سدیدہ ابنِ مہیط بے ریا  
 اے عبد اللہ فرزندِ مہیط بالیقین  
 عقبہ جہنی اعرابی فدائے اہلبیت  
 حضرت عمار طائی با وفا عالی ہم  
 صف شکن عمار روالانی صحابی نبی

السلام اے عمرو ویندار اے ضبیحہ کے پسر  
 السلام اے حضرت عمران اے فرزند کعب  
 السلام اے قارب اے عبد حسین تشدکام  
 السلام اے قاسط اے ابن زہیر بالیقین  
 السلام اے قاسم اے ابن حبیب نامدار  
 السلام اے سالک راہ حق و منہاج خیر  
 السلام اے حافظ قرآن اے ابن عتیق  
 السلام اے منجج اے ابن عباد باخرد  
 السلام اے ابن حبان کسہ حق کے شہید  
 السلام اے مسلم اے ابن کثیر اے باعمل  
 السلام اے عدل پرورد مقسط جنگ آزما  
 السلام اے حامی سرور منع ابن جیاد  
 السلام اے حامی حق ناصر شاہ زمن  
 السلام اے کاسر سرہائے اعدائے علی  
 السلام اے ابن عجلان ناصر شاہ انام  
 السلام اے بکر ابن حی تیمی سعید  
 السلام اے عمروہ پیمائے جناب النعیم  
 السلام اے مرد حق میں عابد شب زندہ دار  
 السلام اے بندہ آزاد خر ابن عمید  
 السلام اے ابن عبد اللہ عمرو صادق  
 اے مددگار غریباں مذہب حق کی پسر  
 آپ امداد کی جب شہ پہ آیا وقت صعب  
 نیک صورت نیک سیرت نیک باطن نیکام  
 اے اولو العزم اے صحابی امیر المؤمنین  
 صف شکن، باطل شکن وشت و فغا کے شہسوار  
 اے صحابی علی کردوس فرزند زہیر  
 اے کنانہ اے جری عابد اے شہ کے رفیق  
 آپ اے حضرت موفقی ہیں بتائید احد  
 جاں نثار سید کونین مسعود سعید  
 اے صحابی رسول اے زخمی جنگ جمل  
 اے شہید حق صحابی علی شیر خدا  
 اے رفیع المرتبت اے باوقار اے خوش نہاد  
 نصر فرزند ابی نیزر شجاع وصف شکن  
 دوستدار آل نعمان ابن عمرو راسی  
 اے نعیم با وفا اے شاعر شیریں کلام  
 آٹے فوج خدا میں چھوڑ کر فوج یزید  
 اے گل باغ شہادت اے جنادہ کے یتیم  
 اے صحابی اے حبیب ابن مظاہر ذی وقار  
 مرد حق آگاہ، باطل کش وفادار و سعید  
 جو نہ باطل سے زبان صریح میں حق کی جان دی

السلام اے ابن عبد اللہ سعید نامور  
 السلام اے ناصر شہ کے زہیر اے ابن قین  
 السلام اے ناصر شبیر سلمان محبل  
 السلام اے حضرت عمرو ابن قرقطہ السلام  
 السلام اے نافع اے ابن ہلال آل حمل  
 السلام اے حق پسند اے شوب جنگ آزما  
 السلام اے عابس ابن بوشیب شاکری  
 السلام اے عبد الرحمن بن عمرو ذی وقار  
 السلام اے ابن عروہ یادہ آل نبی  
 السلام اے ابن اسعد خنظلہ شیریں کلام  
 السلام اے سیف ابن حارث اے مرد کو  
 السلام اے مالک ابن عبد عبد ذوالجلال  
 السلام اے ناصر شبیر جون ابن حوی  
 السلام اے مرد میدان اسلام ترکی نژاد  
 السلام اے ابن حارث اے انس اے مرد پیر  
 السلام اے فخر جھف اے ناصر شاہ انام  
 السلام اے ناصر شہ عابد شب زندہ دار  
 السلام اے سالم ابن عمرو اے حق آشنا  
 السلام اے سعد اے عبد امیر المومنین  
 السلام اے ابن جندب حامی ایمان قمر  
 شاہ یکس کے نماز ظہر میں سینہ سپر  
 آپ کے ایسے مددگاروں پہ نازاں تھے حسین  
 نیک سیرت پاک باطن عاقبت میں خوش عمل  
 آپ کا بھی ساتھ ہے شہ کے ہے جنت میں قیام  
 حافظ قرآن مجاہد مرد میدان عمل  
 حافظ اکثر احادیث رسول کبریا  
 اے مقرر اے رئیس قوم دیندار و جری  
 اے جری وصف شکن اے مقرر آل غفار  
 ناصر اسلام عبد اللہ دیندار و جری  
 حافظ قرآن مجاہد قاصد شاہ انام  
 آپ کے جوہر کھلے جب کوئی آیا جنگ جو  
 مالک جنت ہوئے کیسا ہوا اچھا مال  
 آپ سے خوش ہیں ابو ذر آپ سے خوش ہیں علی  
 حافظ قرآن غلام حضرت زین العباد  
 اے صحابی رسول اے کشتہ شبیر و تیر  
 اے مؤذن شہ کے حجاج ابن مسروق اسلام  
 اے ابو عامر جیاد اے ابن عمرو ذی وقار  
 کر بلائے آپ کو جنت کا رستہ مل گیا  
 فدیہ آل محمد جاں نثار شاہ دیں  
 فوج حیدر کے جواں جنگ آزمودہ پڑھنر

السلام لے غضب ابن عمر و نمری السلام  
 ناصر اسلام شیدائے حسین تشنہ کام  
 السلام اے جادہ پیتائے صراط مستقیم  
 اے سدید ابن ثمیط اے رہرو دار انیم  
 السلام اے قادر انداز و جری جنگ آزما  
 اے وید ابن مہاصر شیر میدان و غا  
 السلام اے شہسوار عرصہ جنگ و جدل  
 اے وسیط ابن مغفل صاحب علم و عمل  
 السلام اے رافع اے شیدائے فرزند تولد  
 اے غلام مسلم اعرج صحابی رسول  
 السلام اے بشر اے فرزند عمر و حضری  
 آپ نے آقا کی نصرت میں نہیں کی کچھ کی  
 السلام اے ابن عمر و خنسی اے مرد پیر  
 اے نوید اے مرد میدان عابد روشن ضمیر

### سلام بہ شہدائے بنی ہاشم

السلام اے دلبر شیر بہ مشکل نبی  
 اکبر غازی بہادر صف شکن مثل علی  
 السلام لے شیدائے سبط امیر المومنین  
 اے یتیم مسلم اے عبد اللہ جنت نشین  
 السلام لے ابن مسلم اے غریب کربلا  
 ناصر سرور محمد کشتہ راہ خدا  
 السلام اے جعفر اے ابن عقیل خوش نہاد  
 صف شکن جنگ آزما عالی نسب والا نژاد  
 السلام اے عبد رحمان جری ابن عقیل  
 اے بہادر اے سپاہ ظلم و بدعت کے قاتل  
 السلام اے نور عین بوسعید ابن عقیل  
 اے محمد ناصر شیر مولائے جلیل  
 السلام اے جاں نثار سرور عالی مقام  
 اے محمد ابن عبد اللہ جعفر السلام  
 السلام اے عون ابن دختر شاہ عرب  
 اے جری اے دلبر عبد اللہ والانسب  
 السلام اے قاسم ناشاد اے ابن حسن  
 دلبر زہرا حسین ابن علی کی جان و تن  
 السلام اے کشتہ ظلم اے احمد اے سعید  
 اے حسن کے مددگار اے سچے حق کے شہید  
 السلام اے نور عین مرتضیٰ شیر خدا  
 اے محمد اے قاتل خنجر ظلم و جفا  
 السلام اے دلبر ام البنین آل کلاب  
 فدیہ اسلام عبد اللہ ابن بو تراب

السلام اے حضرت عمرانؑ فرزند علیؑ  
 السلام اے جعفرؑ ابن امیر المومنینؑ  
 السلام اے حضرت عباسؑ سقائے حرم  
 السلام اے اصغرؑ بے شیر مقتول جفا  
 السلام اے حافظ سبط، رسولؑ ذوالمنن  
 السلام اے حضرت آدمؑ کے وارث اے حسینؑ  
 السلام اے وارث ابراہیمؑ واسماعیلؑ کے  
 السلام اے وارث موسیٰؑ کلیم کبریا  
 السلام اے وارث میراث ختم المرسلینؑ  
 السلام اے ورثہ دار فاطمہؑ بنت رسولؑ  
 السلام اے قوتِ قلب حسنؑ ابن علیؑ  
 السلام اے سید و سردارِ شبان بہشت  
 السلام اے راکبِ دوشِ رسولؑ کردگار  
 کہہ گئے آپ کے حق میں رسولِ مشرقین  
 ہے بقا تجھ سے مرے نام اور میرے کام کی  
 اے قتیلِ ناوک بیدادِ خوئی شقی  
 اے جری اے شیر دل اے کشتہ شمشیر کیس  
 اے علمدارِ حسینؑ اے قوتِ شاہِ ام  
 باپ کے ہاتھوں پہ جس کو تیر سے مارا گیا  
 اے صغیر العر عبد اللہؑ فرزند حسنؑ  
 السلام اے وارثِ نوحؑ اے امامِ مشرقین  
 آپ ہیں مخدومِ جبریل اور میکائیل کے  
 السلام اے وارثِ عیسیٰؑ مسیح با صفا  
 السلام اے وارثِ علم امیر المومنینؑ  
 ذاکمہ، صدیقہ و مرضیہ زہراؑ و بتولؑ  
 اے حسینؑ اے ورثہ دارِ محبتی سبطِ نبیؑ  
 آپ کے حدام ہیں سب حور و غلمان بہشت  
 ہاتھ میں تھی آپ کے زلفِ نبیؑ جلے مہار  
 تو تو مجھ سے مگر میں بھی ہوں تجھ سے اے حسینؑ  
 ہوگی تیرے خون سے نشو و نما اسلام کی



## شہدائے کربلا کے مختصر حالات

روز عاشور میدانِ کربلا میں کئی مرتبہ جنگ ہوئی اور بعض مجاہدوں کو کئی کئی بار نبرد آزمانی کرنا پڑی پہلے دست بدست جنگ رہی اس کا یہ طریقہ تھا کہ فوج عمر سعد کا کوئی سپاہی فوج سے نکل کر مبارز طلبی کرتا تھا اور فوج امام حسینؑ کا سپاہی اس کے مقابلہ پر جاتا تھا اور دست بدست جنگ ہوتی تھی۔ سب سے پہلے زیاد اور ابن زیاد کے غلام یسار اور سالم میدانِ قتال میں آکر مبارز طلب ہوئے ان کے مقابلے پر جناب عبداللہ ابن عمر کلبی تشریف لے گئے اور دونوں کو قتل کر کے واپس ہوئے۔ پھر جناب خرا بن یزید ریاحی میدانِ جنگ میں تشریف لائے اور اپنے حریف یزید ابن سفیان کو قتل کر کے واپس ہوئے۔ پھر جناب نافع ابن ہلال جملی میدان میں آئے اور اپنے دشمن مزاحم ابن حریث کو قتل کر کے پلٹ آئے۔

### مسلم ابن عوسجہ:

دست بدست جنگ میں ناکامیابی کا یقین کر کے عمر ابن سعد نے فوجِ حسینی پر اک بار حملہ کرنے کا حکم دے دیا اور مینہ فوجِ شام نے میسرہ فوجِ حسینی پر حملہ کیا۔ امام کی چھوٹی سی جماعت نے بڑی بہادری اور پامردی سے ہزاروں سپاہیوں کا مقابلہ کر کے ان کو پسپا کر دیا مگر گردوغبار صاف ہونے پر معلوم ہوا کہ جناب مسلم ابن عوسجہ شہید ہو گئے۔ آپ فوجِ حسینی کے سب سے پہلے شہید ہیں۔ آپ کوفہ کے رہنے والے تھے جناب رسالتؐ کی زیارت سے مشرف

ہو چکے تھے۔ بڑے شجاع بہادر اور محب اہل بیت تھے۔ انصار سید الشہداء میں آپ بہت معمر بزرگ تھے۔ آپ راوی احادیث بھی ہیں۔

### عبداللہ ابن عمر:

میمنہ فوج کی کامیابی دیکھ کر میسرہ فوج عمر ابن سعد نے بھی میمنہ فوج حسینی پر حملہ کر دیا اس میں جناب عبداللہ ابن عمر کلبی جنھوں نے دست بدست جنگ میں یسار اور سالم کو قتل کیا تھا درجہ شہادت پر فائز ہو گئے آپ بھی کوفہ کے باشندے اور اصحاب جناب امیر المومنینؑ میں تھے اور بڑے بہادر اور جنگ آزماتا تھے۔

### بریر ابن خضیر ہمدانی:

عبداللہ ابن عمر کے بعد یزید ابن معقل نے فوج عمر سعد سے نکل کر جناب بریر کو طلب کیا۔ آپ سے اور یزید ابن معقل سے کوفہ کی ملاقات تھی اور مذہبی چوٹیں بھی چلا کرتی تھیں اُس کے بلانے پر آپ مقابلہ کے لئے آگئے اور پھر نوک جھوک شروع ہوئی بالآخر مُقابلہ ہوا اور آپ نے اس کو قتل کر دیا اور اس کے بعد جابر ابن عمر وازدی نے آپ کی پشت پر نیزہ کا وار کیا جس سے آپ گھوڑے سے زمین پر آگئے اور آپ کو تلوار سے شہید کر دیا گیا آپ کوفہ میں بچوں کو قرآن پڑھاتے تھے اور سید القراء کہلاتے تھے۔ آپ اصحاب جناب علی ابن ابی طالبؑ میں تھے اور بڑے بہادر اور معمر بزرگ تھے۔

### منج ابن سہم:

جناب بریرؓ کی شہادت کے بعد جناب منجؓ میدان جہاد میں آئے۔ آپ امام حسینؑ کی کنیز حُسنیہ کے فرزند تھے جو جناب امام زین العابدینؑ کے گھر میں کام

کرتی تھیں، ان کی شادی حضرت نے سہم سے کر دی تھی جس سے منج کی ولادت ہوئی۔ بعض مؤرخین کا بیان ہے کہ آپ امام حسنؑ کے غلام تھے اور اولاد امام حسنؑ کے ساتھ کر بلا آئے تھے۔ آپ بھی کئی دشمنوں کو قتل کر کے حسان ابن بکر حنظلی کے ہاتھ سے شہید ہوئے۔

### عمر و ابن خالد صیداوی:

کوفہ کے رہنے والے بڑے محب اہل بیت اور بہادر تھے۔ پوشیدہ طور سے غیر معروف راستوں سے مع اپنے چار ساتھیوں کے منزل عذیب الجہانات پر خدمتِ امام میں حاضر ہوئے اور پھر ساتھ رہے یہاں تک کہ روزِ عاشورؑ منج ابن سہم کی شہادت کے بعد ان پانچوں جانبازوں نے ایک ساتھ حملہ کیا اور سب کے سب ایک ساتھ شہید ہوئے۔ بقیہ چار ساتھیوں کا ذکر آگے آئے گا۔

صعد:

آپ جناب عمر و ابن خالد کے غلام تھے انھی کے ساتھ آئے تھے اور ساتھ ہی شہادت پائی۔

### مجمع ابن عبد اللہ مذحجی:

کوفہ کے باشندہ اور تابعین میں تھے خدمتِ امیر المومنینؑ سے مشرف ہو چکے تھے عمر و ابن خالد کے ساتھ کوفہ سے آئے اور شہید ہوئے۔

### جندب ابن حُجیر کنذری:

کوفہ کے شیعوں میں ممتاز تھے۔ اصحاب جناب امیر المومنینؑ تھے۔ حضرت حرّکی ملاقات سے قبل خدمتِ امامؑ میں حاضر ہوئے تھے۔ پھر حضرت ہی

کے ساتھ رہے اور شہادت سے بہرہ یاب ہوئے۔

میسنہ اور میسرہ فوج کے حملے سے بھی خاطر خواہ کامیابی نہیں ہوئی اور دست بدست جنگ کا سلسلہ رہا اس کے بعد عمر سعد نے امام کی قلیل فوج پر تیروں کی بارش کا حکم دیا۔ تین ہزار تیر ایک دم سے رہا کئے گئے۔ حسینی جانباڑوں نے تیروں کا مقابلہ تلواروں سے کیا اور تیروں کو اپنے سینوں پر روکتے ہوئے فوج دشمن میں در آئے اور خوب جنگ کی۔ بہتر آدمی تیس ہزار آدمیوں کا کیا مقابلہ کر سکتے تھے مگر پھر بھی ان سرفروشنوں نے ہزاروں کو قتل کیا اور فوج عمر سعد کو بھگا دیا مگر پچاس انصارِ امام حسین بھی کام آگئے اور سب گھوڑے جنگ میں پئے ہو گئے اور جتنے سوار تھے وہ بھی پیدل ہو گئے۔ یہ جنگ حملہ اول کے نام سے مشہور ہے۔ یہ حملہ نماز ظہر کے قبل ہوا۔ شہدا کی فہرست حروف تہجی کے حساب سے درج کی جاتی ہے۔

### ادہم ابن امیہ عبدی:

بصرہ کے باشندے تھے۔ باوجود ناکہ بندی کے آپ مع اپنے چند ساتھیوں کے جن کا ذکر آگے ہوگا بصرہ سے خفیہ طور پر نکلے اور نئے کے قریب حضرت سے ملے اور پھر ساتھ ہی رہے یہاں تک کہ شہادت سے فیض یاب ہوئے۔

### امیہ بن سعد طائی:

قبیلہ طے کے بہادر شہسوار اور جنگ آزماسپاہی تھے۔ جناب امیرؓ کی صحبت سے مشرف ہو چکے تھے کہ بلا میں امام کے ورود کی خبر سن کر کوفہ سے کسی طرح چلے آئے اور حملہ اول میں شہادت پائی۔

## جابر ابن حجاج:

عمر ابن نہشل تیمی کے آزاد کردہ غلام تھے۔ کوفے کے رہنے والے اور بہادر شہسوار تھے۔ فوج عمر ابن سعد کے ساتھ کوفے سے کربلا آئے اور مخفی طور پر امام کی خدمت میں چلے آئے اور حملہ اول میں شہید ہوئے۔

## جبلہ ابن علی شیبانی:

جبلہ بہ فتح جیم وبائے موحدہ ہے لیکن میں نے مجبوراً بہ سکون بائے موحدہ نظم کیا ہے اس لیے کہ بحرِ رمل میں یہ لفظ کسی طرح نظم نہیں ہو سکتا، مجھے امید ہے کہ جناب جبکہ میری اس جسارت کو معاف فرمائیں گے اور یہ جسارت اس لیے اور بھی ہوئی کہ اہل عرب خود بھی ایسی مجبوریوں میں اپنے نام میں تغیر کر لیا کرتے تھے۔ آپ بھی کوفے کے باشندے اور اصحاب جناب امیرؑ میں تھے۔ بڑے بہادر اور جنگ آزما تھے۔ حملہ اولیٰ میں شہید ہوئے۔

## جنادہ بن کعب انصاری:

تکے سے امام حسینؑ کے ساتھ مع متعلقین کربلا آئے اور حملہ اول میں شہادت پائی۔ آپ کا ایک کسن بچہ عمر و آخر میں شہید ہوا جس کا ذکر آگے آئے گا۔

## جؤین ابن مالک تیمی:

کوفے کے باشندے عمر ابن سعد کی فوج کے ساتھ کربلا پہنچے اور صلح سے مایوسی ہونے پر شب کے وقت لشکر عمر ابن سعد سے جدا ہو کر انصار امامؑ میں شامل ہوئے اور حملہ اول میں شہادت پائی۔

## حارث ابن امرأ القیس کندی:

بڑے متقی پرہیزگار عابد اور شجاع تھے۔ عمر ابن سعد کی فوج کے ساتھ کوفہ سے کربلا آئے اور صلح نہ ہونے پر امام کی طرف چلے آئے اور حملہ اول میں شہید ہوئے۔

## حارث ابن مہبان:

مہبان بہ تقدیم نون و تاخیر بائے موحده غلام حضرت حمزہ تھے۔ اُن کے فرزند حارث اصحاب جناب امیرؓ میں تھے جناب امام حسینؑ کے ساتھ مکے سے کربلا آئے اور حملہ اولی میں شہادت پائی۔

## حَبَاب ابن حارث:

حالات کا علم نہیں حملہ اولی میں شہادت پائی۔

## حَبَاب ابن عامر ثعلبی:

حَبَاب ابن عامر ابن کعب ثعلبی تبی کوفہ کے باشندے تھے۔ حضرت مسلمؓ کی شہادت کے بعد روپوش ہو گئے۔ پھر امام کے ورود کی خبر سن کر مخفی طور پر کوفہ سے نکلے راہ میں انصار امام سے ملحق ہوئے اور امام کے ساتھ کربلا پہنچ کر حملہ اول میں درجہ رفیعہ شہادت پر فائز ہوئے۔

## حبشی ابن قیس نہمی ہمدانی:

آپ راوی احادیث ہیں۔ حملہ اول میں درجہ رفیعہ شہادت پر فائز ہوئے۔

## حجاج ابن زید تمیمی:

بصرے کے باشندے تھے۔ مسعود ابن عمرو آزادی۔ ریس بصرہ نے اُن کے



ہاتھ بھرے سے ایک خط امام کی خدمت میں کر بلا روانہ کیا تھا۔ روزِ عاشورا حملہ  
اول میں شہادت پائی۔

### حُلاّس ابن عمرو راسبی:

حُلاّس بروزن فرات اصحابِ جنابِ امیرؓ میں تھے اور حضرت کے عہد  
خلافت میں کوفے کے افسر پولیس تھے۔ کر بلا میں ابنِ سعد کی فوج کے ہمراہ پہنچے  
اور جنگ کا یقین ہو جانے پر مخفی طور پر شب کے وقت خدمتِ امام میں حاضر  
ہو گئے اور حملہ اول میں شہادت پائی۔

### حُظَلّہ ابن عمرو:

حالات نہیں معلوم۔ حملہ اول میں درجہ شہادت سے سرفراز ہوئے۔

### زاہر ابن عمرو سلمیٰ کندی:

اصحابِ جنابِ رسولؐ مقبول میں تھے۔ آپ راویِ احادیث بھی ہیں۔  
جنابِ سرورِ عالم کے اکثر غزوات میں شریک رہے۔ ۶۰ ہجری میں کوفے سے  
حج کو گئے۔ واپسی میں جنابِ امام حسینؑ کے ساتھ ہو گئے اور کر بلا پہنچ کر حملہ  
اول میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔

### زُہیر ابن بشر خثعمی:

حالات کا علم نہیں۔ حملہ اول میں شہید ہوئے۔

### زُہیر ابن سلیم بن عمرو ازدی:

شبِ عاشورا انصارِ امامؑ میں شامل ہوئے صبح کو حملہ اول میں شہادت پائی۔

سالم:

آپ عامر ابن مسلم کے غلام تھے۔ بصرے سے اپنے آقا کے ساتھ کربلا آئے اور حملہ اول میں شہادت پائی۔

سلیم:

جناب امام حسن کے غلام تھے۔ مدینے سے اولاد امام حسن کے ساتھ کربلا آئے اور حملہ اولیٰ میں شہادت پائی۔

سوار ابن منعم نہی ہمدانی:

راوی احادیث ہیں۔ بہادر اور شجاع تھے۔ حملہ اول میں جنگ کر کے زخمی ہو گئے اور گر گئے۔ فوج دشمن کے سپاہی گرفتار کر کے لے گئے۔ ان سے ان کے قبیلے والوں نے لے لیا مگر چھ مہینے کے بعد زخموں کی تکلیف سے شہادت پائی۔

سیف ابن مالک عبدی:

بصرے کے رہنے والے تھے راہ میں امام سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ پھر ساتھ رہے اور حملہ اول میں شہید ہوئے۔

شبيب ابن عبد اللہ:

حارث ابن عبد اللہ جابری ہمدانی کے غلام تھے۔ صحابی جناب رسالتؐ تھے۔ جناب امیر المومنین کے ساتھ رہ کر جنگ کئے ہوئے تھے کوفے کے باشندے تھے۔ اپنے آقا زادوں سیف ابن حارث اور مالک ابن عبد کے ساتھ کربلا آئے اور پہلے حملے میں شہادت پائی۔

**شعیب ابن عبد اللہ نہشلی :**

صحابی جناب امیر المومنین تھے۔ آپ کی جنگوں میں شریک رہے۔ مکے سے امام کے ہمراہ کر بلا آئے اور حملہ اول میں شہادت پائی۔

**ضرغامہ بن مالک تغلبی :**

کوفہ سے عمر ابن سعد کی فوج کے ساتھ کر بلا آئے پھر امام کی خدمت میں چلے گئے اور حملہ اول میں شہید ہوئے۔

**عامر ابن مسلم عبدی :**

بصرے کے رہنے والے تھے۔ مقام ابلح میں امام سے ملاقات کا شرف حاصل کیا، حملہ اول میں شہید ہوئے۔

**عباد ابن مہاجر جہنی :**

عرب صحرائی تھے مکے سے امام کے ساتھ ہو گئے تھے۔ کر بلا پہنچ کر حملہ اول میں شہید ہوئے۔

**عبدالرحمن ابن عبد ربہ انصاری :**

صحابی رسول اور راوی احادیث ہیں۔ جناب امیر سے تربیت پائی تھی حافظ قرآن تھے۔ جناب امام حسین کے ساتھ مکے سے کر بلا آئے اور حملہ اول میں شہادت پائی۔

**عبدالرحمن ابن عبد اللہ کدن ارجی :**

تابعی تھے بڑے بہادر اور جنگ آزما تھے، کوفہ سے مخفی طور پر کر بلا آئے

اور حملہ اولیٰ میں شہادت پائی۔

### عبدالرحمن ابن مسعود تیمی:

مسعود ابن حجاج تیمی کے فرزند تھے۔ یہ اپنے والد کی ہمراہی میں عمر ابن سعد کی فوج کے ساتھ کوفہ سے کربلا آئے۔ ۷ محرم کو جناب سید الشہداء کے سلام کو حاضر ہوئے پھر حضرت کے پاس رہے اور صبح عاشور حملہ اول میں شہید ہوئے۔

### عبداللہ ابن بشر خثعمی:

کوفہ کے باشندے بڑے جری اور بہادر تھے۔ فوج ابن سعد کے ساتھ کربلا آئے۔ پھر انصار امام میں شامل ہو کر فوج عمر سعد سے جنگ کی اور حملہ اول میں شہید ہوئے۔

### عبید اللہ ابن ثبیط:

عبید اللہ کے بھائی تھے۔ یہ بھی اپنے والد اور بھائی کی ہمراہی میں اہل بیت میں خدمت امام میں حاضر ہوئے اور حملہ اول میں شہادت پائی۔

### عقبة بن صلت جہنی:

عرب صحرائی تھے۔ راہ میں جناب امام حسینؑ کے ساتھ ہو گئے تھے۔ حملہ اول میں شہادت پائی۔

### عمار ابن حسان طائی:

مشہور اور ممتاز شیعہ اہلبیت تھے۔ بڑے بہادر اور جنگ آزما تھے۔ کئے سے امام کے ساتھ آئے تھے حملہ اول میں شہادت پائی۔

## عمر ابن ابی سلاّمہ والانی:

اصحاب جناب رسالت مآبؐ میں تھے۔ جناب امیر المومنینؑ کی جنگوں میں شریک رہے۔ روز عاشور حملہ اول میں شہادت نصیب ہوئی۔

## عمر ابن ضعیہ:

بڑے بہادر شہسوار تھے عمر ابن سعد کی فوج کے ساتھ کربلا آئے۔ پھر انصار امامؑ میں شامل ہو کر حملہ اول میں شہادت پائی۔

## عمران ابن کعب:

حالات کا علم نہیں۔ حملہ اول میں شہید ہوئے۔

## قارب ابن عبد اللہ:

ان کی والدہ فلیہہ جناب ربابؑ اور جناب سکینہؑ کی کنیز تھیں۔ قاربؑ اپنی والدہ کے ساتھ امامؑ کی معیت میں مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ اور وہاں سے کربلا آئے اور حملہ اول میں درجہ شہادت پر فائز ہوئے۔

## قاسط ابن زہیر تغلبی:

حضرت امیر المومنینؑ کے اصحاب میں جنگ آزما اور شجاع تھے۔ کوفہ سے مخفی طور پر امامؑ کی نصرت کے لیے کربلا آئے اور حملہ اول میں شہید ہوئے۔

## قاسم ابن حبیب:

کوفہ کے شیعوں میں بڑے دلیر اور شہسوار تھے۔ فوج عمر ابن سعد کے ساتھ کربلا آئے اور پھر انصار امامؑ میں شامل ہو کر جنگ کی اور حملہ اول میں شہادت پائی۔

## گردوس ابن زہیر تغلبی:

اصحاب جناب امیر المومنینؑ میں تھے کوفہ سے مخفی طور پر آپ اور آپ کے دو بھائی قاسط اور مقسط نصرت امام کے لیے کربلا آئے اور حملہ اول میں شہید ہوئے۔

## کنانہ بن عتیق تغلبی:

کوفہ کے باشندہ بڑے بہادر بڑے عبادت گزار اور حافظ قرآن پاک تھے۔ کربلا میں کسی طرح خدمت امام میں حاضر ہوئے اور حملہ اول میں شرف شہادت سے سرفراز ہوئے۔

## مجمع جہنی:

عرب صحرائی تھے۔ راستے میں امامؑ کے ساتھ ہو گئے۔ روز عاشور پہلے ان کا گھوڑا قتل ہو گیا پھر چند سپاہیوں کو واصل جہنم کر کے دشمنوں میں گھر گئے اور شہادت پائی۔

## مسعود ابن حجاج تیمی:

کوفہ کے باشندے بہادر اور جنگ آزمائشیہ اہل بیتؑ تھے۔ کوفہ سے اپنے فرزند عبدالرحمن کو لے کر عمر ابن سعد کی فوج کے ہمراہ کربلا آئے۔ ۷ محرم کو حضرت سید الشہدا کے سلام کو یہ اور ان کا فرزند حاضر ہوا پھر دونوں جانباز امامؑ ہی کی خدمت میں رہے، یہاں تک کہ حملہ اول میں شہادت پائی۔

## مسلم ابن کثیر ازدی:

صحابی رسولؐ تھے۔ جنگ جمل میں پندلی پر تیر پڑا تھا جس سے (عرج، لنگ)



ہو گئے۔ کوفے سے نصرت امام کے لیے کربلا آئے اور حملہ اول میں شہید ہوئے۔

### مُقسط ابن زہیر تغلبی:

یہ اور ان کے بھائی قاسط اور کردوس جن کا ذکر پہلے ہوا اصحاب جناب امیرؓ میں تھے اور بہادر جنگ آزماتھے کوفے سے مخفی طور پر کربلا آئے اور حملہ اول میں شہید ہوئے۔

### منیع ابن جیاد:

حالات کا علم نہیں، حملہ اول میں شہادت پائی۔

### نصر ابن ابی نیر:

ابی نیر کسی بادشاہ کی نسل سے تھے۔ بچپن میں شرف اسلام حاصل کیا۔ نصر پہلے امام حسنؑ کی خدمت میں رہے پھر امام حسینؑ کے ساتھ کربلا آئے اور حملہ اول میں پہلے اُن کا گھوڑا کام آیا پھر خود شہید ہو گئے۔

### نعمان ابن عمرو راسبی ازدی:

کوفے کے باشندے تھے یہ اور ان کے بھائی خلاص اصحاب جناب امیر المومنینؑ میں تھے۔ عمر ابن سعد کی فوج کے ہمراہ کوفے سے کربلا آئے۔ صلح نہ ہونے پر امامؑ کی خدمت میں آ گئے اور حملہ اول میں شہادت پائی۔

### نعیم ابن عجلان انصاری:

اصحاب جناب امیرؓ میں تھے۔ کوفے کے رہنے والے بڑے شجاع جنگ آزما اور شاعر تھے حملہ اول میں درجہ شہادت نصیب ہوا۔

## بکرا بن حی تیمی:

عمر ابن سعد کی فوج میں شامل ہو کر کر بلا آئے اور جنگ شروع ہو جانے کے بعد توفیق الہی شامل حال ہوئی اور امام کی جانب چلے گئے۔ حملہ اول کے بعد جنگ کر کے شہید ہوئے۔

## عمر و ابن جُنَادہ بن کعب:

جُنَادہ بن کعب کی شہادت کے بعد ان کا خرد سال بچہ جس کی عمر دس سال تھی امام کی خدمت میں آ کر طلبِ اذنِ جہاد ہوا امام نے منع کیا بچے نے کہا میری ماں نے یہ ہتھیار لگا دیئے ہیں اور مجھ کو جہاد کے لیے بھیجا ہے۔ امام نے اجازت دی۔ بچہ میدانِ جنگ میں گیا اور شہید ہو گیا۔

## نمازِ ظہر کے بعد جنگ:-

اب نمازِ ظہر کا وقت آ گیا۔ ابو ثمامہ عمرو ابن عبد اللہ صامدی نے امام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ مولا دشمن بہت قریب آ گئے ہیں میں چاہتا ہوں کہ یہ نماز جس کا وقت آ گیا ہے آپ کی معیت میں پڑھ لوں اُس کے بعد خدا کے حضور میں جاؤں حضرت نے فرمایا ہاں یہ نماز کا اول وقت ہے تم نے نماز یاد دلائی خدا تمہیں نماز گزاروں میں محسوب کرے۔ ان لوگوں سے کہو کہ اتنی دیر کے لیے جنگ ملتوی کر دیں کہ ہم نماز پڑھ لیں۔ نماز کی مہلت مانگی گئی۔ حصین ابن تمیم نے صف سے باہر آ کر کہا کہ تمہاری نماز قبول نہیں ہے۔ حصین ابن تمیم کے یہ الفاظ سن کر کئی مجاہد بگڑ گئے اور تلواریں کھینچ کھینچ کر باہر آ گئے۔ حبیب ابن مظاہر نے کہا اے شراب خور فرزندِ رسول کی نماز تو تیرے زعمِ باطل میں قبول نہیں

اور تیری نماز قبول ہے۔ اس کے بعد ہنگامہ ہو گیا جس میں کئی مجاہد شہید ہو گئے اور اس کے بعد ایک ایک مجاہد تنہا ہزاروں سے مقابلے کے لیے جاتا تھا اور جنگ کر کے شہید ہوتا تھا۔

### حبیب ابن مظاہر اسدی:

ابوالقاسم کنیت تھی کوفہ کے باشندے اور اصحاب رسولؐ سے تھے بڑے بہادر اور سن رسیدہ بزرگ تھے۔ جناب امیر المومنینؑ سے علوم باطنی کی تعلیم پائی تھی۔ نماز ظہر کی اجازت طلب کرنے میں جو ہنگامہ ہوا اسی میں حصین ابن تمیم کے ہاتھ سے درجہ رفیعہ شہادت پر فائز ہوئے۔

### حضرت خُرَجری:-

کوفہ کے رئیس اور ابن زیاد کی فوج میں ایک ہزار سپاہیوں کے افسر تھے۔ منزل ذومسم پر امامؑ کے سدِ راہ ہوئے۔ امامؑ نے ان کے ایک ہزار سپاہیوں اور مرکبوں کو جو عطش سے جاں بلب تھے پانی پلایا۔ امامؑ کو مجبور کر کے کر بلا لائے۔ شرائط صلح منظور نہ ہونے پر صبح عاشور امامؑ کی خدمت میں آ گئے۔ دست بدست جنگ میں کئی نامی جوانوں کو قتل کیا حملہ اول میں اُن کا گھوڑا کام آ گیا اور آخر میں نماز ظہر کی اجازت کے ہنگامے میں شہادت پائی۔

### ابو ثمامہ صائدی:

ان کا نام عمرو ابن عبداللہ اور کنیت ابو ثمامہ تھی کوفہ کے ممتاز شیعوں اور بہادر شہنشاہوں میں تھے۔ جناب امیرؑ کی صحبت سے مشرف تھے۔ حضرت مسلم کی شہادت کے بعد کوفہ سے نافع ابن ہلال کے ساتھ مخفی طور پر نکل کر راہ میں امامؑ

عالی مقام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ پھر حضرت ہی کے ساتھ کر بلا آئے اور نماز ظہر کی اجازت کے ہنگامے میں شہادت پائی۔

**سعید ابن عبد اللہ حنفی:**

اہل کوفہ کا آخری خط لے کر امام کی خدمت میں گئے آئے پھر اس کا جواب لے کر واپس ہوئے۔ حضرت مسلم ابن عقیل سے وفاداری کا عہد کیا۔ کر بلا میں نماز ظہر کے وقت سعید اور زہیر ابن قین امام کی حفاظت کے لیے امام کے آگے سینہ سپر ہو کر کھڑے ہوئے۔ جب نماز ختم ہوئی۔ سعید بھی تیروں کے زخموں سے شہید ہو کر گر گئے۔ ان کے جسم میں تیرہ تیرہ پوست تھے۔

**زہیر ابن قین ابن قیس بجلی:**

کوفہ کے باشندے اور شیعیان عثمان میں تھے (صرف مشہور تھا) سنہ ۶۰ ہجری میں حج کو گئے واپسی میں منزل زروہ پر امام سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا اور ناصر ابن امام میں شامل ہو گئے۔ روز عاشور سعید اور زہیر امام کے سامنے کھڑے ہو کر سینوں پر تیروں کو روکتے رہے۔ سعید تیروں کی تکلیف کی تاب نہ لاسکے اور نماز جماعت ختم ہوتے ہی شہید ہو گئے۔ زہیر جنگ کر کے شہید ہوئے۔

**سلمان ابن مزارب ابن قیس بجلی:**

زہیر ابن قین کے چچا زاد بھائی۔ زہیر کے ہمراہ حج کو گئے تھے۔ واپسی میں امام کے ساتھ ہو گئے اور بعد ظہر شہید ہوئے۔

**عمر و ابن قرظہ انصاری:**

کوفہ کے رہنے والے بڑے بہادر اور با وفا تھے۔ جب بعد ظہر فوج عمر

سعد نے تیروں کی بارش کی یہ امامؑ کے آگے کھڑے ہو کر تیروں کو اپنے جسم پر روکتے رہے، کچھ دیر میں زخموں کی شدت سے گر کر شہادت پائی۔

### نافع ابن ہلال جملی:

حافظ قرآن اور حاملِ احادیث تھے جناب امیر المومنینؑ کے ساتھ اکثر لڑائیوں میں شرکت کی۔ مکے سے امامؑ کی روانگی کی خبر سن کر کوفہ سے روانہ ہوئے۔ اور راہ میں حضرت امام مظلومؑ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ آپ بڑے تیر انداز تھے۔ بارہ تیروں سے بارہ آدمیوں کو قتل کیا۔ اس کے بعد گرفتار کر کے شہید کر دیئے گئے۔

### شوزب ابن عبد اللہ:

قبیلہ بنی شاکر کے غلام زادوں میں تھے کوفہ سے حضرت عابسؑ ابن ابی شیبہ شاکری کے ہمراہ کر بلا آئے۔ بڑے بہادر شہسوار اور حافظ احادیث تھے۔ امامؑ کو سلام کر کے رخصت ہوئے۔ میدانِ قتال میں جا کر خوب جنگ کی اور شہید ہوئے۔

### عابس ابن ابی شیبہ شاکری:

بڑے بہادر جنگ آزماعابد شب زندہ دار اور خطیب تھے۔ اپنے قبیلے کے سردار اور رئیس تھے۔ کوفہ سے اپنے غلام شوزب کو لے کر کر بلا آئے۔ میدانِ قتال میں دشمنوں نے آپ پر پتھروں کی بارش شروع کر دی۔ آپ نے اُس وقت زرہ بکتر بھی اتار ڈالا اور ایک تلوار لے کر حملہ آور ہوئے اور فوج دشمن کو پسپا کر دیا۔ مگر پھر انھوں نے آپ کو گھیر لیا اور شہید کر کے سر جدا کر دیا۔

عبداللہ و عبدالرحمن پسران عروہ غفاری:

شیعیان کوفہ میں ممتاز حیثیت رکھتے تھے۔ بعد ظہر دونوں بھائی جنگ کر کے شہید ہوئے۔

حظللہ ابن اسعد شبامی:

شیعیان کوفہ میں مشہور و معروف تھے۔ حافظ قرآن مقرر اور شجاع تھے، کربلا میں امام حسینؑ نے آپ کو عمر سعد کے پاس گفتگوئے صلح کے لیے بھیجا۔ بعد ظہر امام سے اذن جہاد لے کر جنگ کو گئے اور شہادت پائی۔

سیف ابن حارث ابن سرلیع مالک ابن عبداللہ سریع:

حظللہ کی شہادت کے بعد یہ دونوں بھائی درجہ شہادت پر فائز ہوئے۔ ان کا غلام شیب حملہ اول میں شہید ہوا جس کا ذکر پہلے ہو چکا۔

جون ابن حوی:

جناب امیر المومنینؑ نے انھیں خرید فرما کر جناب ابوذر غفاریؓ کو ہبہ کر دیا تھا۔ ابوذر کی وفات کے بعد یہ پھر جناب امیرؑ کے پاس رہنے لگے۔ مدینے سے امام حسینؑ کے ساتھ کربلا آئے اور روز عاشور امام سے اذن جہاد لے کر میدان جنگ میں آئے اور بہت سے منافقوں کو قتل کر کے درجہ شہادت پر فائز ہوئے۔ امامؑ نے غلام کو سرفراز فرمایا اور بہ نفس نفیس لاش پر تشریف لے گئے اور دعائے خیر دی۔

اسلم ترکی:

حضرت امام حسینؑ کے غلام تھے جنھیں آپ نے امام زین العابدینؑ کو ہبہ



کر دیا تھا۔ روز عاشور اپنے آقا سید الساجدینؑ سے اجازت لے کر میدانِ جہاد میں آئے اور بہت سے دشمنوں کو قتل کر کے شہید ہوئے امام لاش کے سرہانے تشریف لائے باہیں گلے میں ڈال دیں زخسارے پر زخسارہ رکھا۔ اسلم نے آنکھیں کھول کر دیکھا، اس غلام نوازی پر مسکرائے اور پھر ہمیشہ کے لیے آنکھیں بند کر لیں۔

### انس ابن حارث اسدی:

اصحابِ رسولؐ میں تھے۔ راوی احادیث ہیں۔ بہت کبیر اسن تھے مگر امام کے ہمراہ کر بلا آئے اور روز عاشور امامؑ سے اذنِ جہاد لے کر عمامے سے کمر کسی لنگی ہوئی بہوؤں کو رومال سے اوپر کر کے باندھا میدانِ جہاد میں گئے اور جنگ کر کے شہید ہوئے۔

### حجاج ابن مسروق جعفی:

کوفہ کے معزز شیعہ صحابی جناب امیرؑ تھے۔ امام حسینؑ کے دورانِ قیام مکہ معظمہ میں کوفہ سے آئے تھے اور اوقاتِ نماز میں اذان کی خدمت انجام دیتے تھے۔ پھر مکے سے امامؑ کے ساتھ کر بلا آئے اور روز عاشور امامؑ کے بہت سے دشمنوں کو قتل کر کے شربتِ شہادت نوش فرمایا۔

### ابو عامر ابن عمرو ہمدانی:

بڑے عبادت گزار شب زندہ دار اور بڑے شجاع، بہادر تھے۔ روز عاشور جنگ کر کے شہید ہوئے۔

### سالم ابن عمرو:

قبیلہ کلب کے غلام تھے اور کوفہ کے شیعوں میں ممتاز تھے۔ جناب مسلم کی

نصرت کی تھی۔ شہادت حضرت مسلمؓ کے بعد گرفتار ہوئے مگر کسی طرح قید سے آزاد ہو کر قبیلہ کلب کے اور لوگوں کے ساتھ امام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حمایت حق میں شہادت پائی۔

### سعد ابن حارث:

جناب امیر المومنینؑ کے غلام تھے پھر امام حسنؑ کے پاس رہے اور ان کے بعد امام حسینؑ کی خدمت کی۔ مدینے سے امام حسینؑ کے ساتھ کربلا آئے اور روز عاشور شہادت پائی۔

### عمر و ابن جندب حضرمی:

شیعیان کوفہ میں تھے۔ جناب امیرؑ کی جنگوں میں شریک رہے جناب مسلمؑ کی نصرت کی تھی مگر بعد شہادت روپوش ہو گئے پھر غنی طور پر کربلا پہنچ کر امامؑ کی نصرت کی اور جنگ کر کے شہید ہوئے۔

### قعنب ابن عمرو نمری:

شیعیان بصرہ میں تھے۔ حجاج ابن زید کے ہمراہ کربلا آئے اور درجہ شہادت پر فائز ہوئے۔

### ابن ثبیط:

شیعیان بصرہ میں تھے، یہ مع اپنے دو فرزندوں عبداللہ و عبید اللہ کے منزل ابطح پر امامؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ پھر حضرت کی خدمت میں رہے اور روز عاشور اپنے فرزندوں کی شہادت کے بعد شہید ہوئے۔

## ابنِ مہاصر:

شیعیان کوفہ میں تھے۔ شریف جنگ آزما اور شجاع تھے روزِ عاشور آپ نے آٹھ تیر سر کیئے جن سے پانچ آدمیوں کو قتل کیا۔ پھر تلوار سے جنگ کر کے شہید ہوئے۔

## ابنِ مغفل جعفی:

اصحابِ جناب امیر میں تھے اور تابعی تھے۔ روزِ عاشور جنگ کر کے شہادت پائی۔

## رافع ابن عبد اللہ:

مسلم ابن کثیر اعرج کے غلام تھے، اپنے آقا کے ہمراہ کربلا آئے تھے۔ جناب مسلم ابن کثیر کے بعد شہید ہوئے۔

## بشر ابن عمر و حضرمی کندی:

کوفہ میں سکونت اختیار کر لی تھی اور محلہ کندہ میں رہتے تھے، اس لیے کندہ مشہور ہو گئے کربلا پہنچ کر ان کو معلوم ہوا کہ ان کا فرزند رے کی سرحد پر گرفتار ہو گیا ہے۔ انھوں نے کہا اس کو اور اپنے آپ کو خدا پر چھوڑتا ہوں جب امام کو معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اپنے فرزند کی رہائی کی فکر کرو میں بیعت سے تم کو آزاد کرتا ہوں، بشر نے عرض کی کہ مجھ کو درندے کھا جائیں اگر میں آپ کو چھوڑ کر جاؤں۔ بھلا یہ کیسے ممکن ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ اپنے فرزند محمد کو بھیج دو اور پانچ کپڑے عطا فرمائے جن کی قیمت ایک ہزار اشرفی تھی، تاکہ اس سے اس کی رہائی کا انتظام کیا جائے۔ اصحابِ امام میں بشر تقریباً سب کے آخر میں شہید ہوئے۔

## سُوید ابن عمرو خثعمی :

سُوید ابن عمرو ابن ابی المطاع خثعمی ضعیف العمر عابد شجاع اور جنگ آزما تھے۔ بشر ابن عمرو کے بعد جنگ کے لیے گئے خوب دادِ شجاعت دی مگر زخموں کی کثرت سے بیہوش ہو کر گر گئے اور لوگوں نے اُن کو مردہ سمجھ کر کوئی توجہ نہ کی۔ جب امام حسینؑ بھی شہید ہو گئے تو اُن کو ہوش آیا لوگ اُن کی تلوار لے گئے تھے۔ اُنھوں نے ایک چھرے سے جو اُن کے پاس چھپا ہوا تھا قریب کے دشمنوں پر حملہ کیا۔ مگر پھر لوگوں نے ان کو گرفتار کر کے شہید کر دیا۔

## یحییٰ ابن سلیم مازنی :

علمائے تاریخ نے ان کو بھی شہدائے کربلا میں سے شمار کیا ہے۔ حالات کی تفصیل معلوم نہیں۔

## یحییٰ بن کثیر انصاری :

نہایت بازعب اور شجاع نامی گرامی تھے۔ ابو مخنف سے مروی ہے کہ انھوں نے میدانِ قتال میں خوب جوہر شجاعت دکھائے اور پچاس ملائین کو تیر تیغ کیا اور درجہ رفیعہ شہادت پر فائز ہوئے۔

## یحییٰ بن ہانی بن عروہ :

اُن کی ماں عمرو بن حجاج زبیدی کی لڑکی تھیں۔ جب ہانی شہید ہو گئے، تو یحییٰ کوفے میں اپنی قوم کے ہاں مخفی رہے۔ جب امام حسینؑ کی کربلا میں آمد متی تو فوراً کربلا پہنچے۔ روزِ عاشور جب آتشِ حرب مشتعل ہوئی تو میدانِ کارزار میں مردانہ

دار لڑائی کی۔ اور بہت سے ملائین کو قتل کر کے جامِ شہادت نوش کیا اور بعض مورخین کہتے ہیں کہ حملہ اولیٰ میں شہید ہوئے۔

### حضرت علی اکبر علیہ السلام:

آپ کا اسم گرامی علی تھا آپ کی والدہ ماجدہ جناب اُمّ لیلیٰ ابوسفیان بن حرث بن عبدالمطلب (رسول اللہ کے چچا زاد بھائی) کی نواسی تھیں۔ بنی اُمیہ سے کوئی بھی رشتہ داری نہیں تھی۔ قرآن میں بنی اُمیہ کو شجرہ خبیثہ کہا گیا ہے۔

جناب علی اکبر صورت و سیرت و رفتار و گفتار میں جناب رسالت مآب سے مشابہ تھے۔ آپ بڑے شجاع تھے جب آپ جہاد کے لیے جانے لگے تو امام حسینؑ نے رسول اللہ کا گھوڑا عقاب آپ کو سواری کے لیے عطا فرمایا۔ علی اکبرؑ نے رزمگاہ میں جا کر اتنی شدید جنگ کی کہ دشمن کثرتِ مقتولین کی وجہ سے شور الا مان بلند کرنے لگے۔ ناگہاں آپ فوجِ مخالف پر حملہ کرتے ہوئے مرہ بن مہقد کے قریب سے گذرے اس ملعون نے دھوکا دے کر سینہ پر نیزے کا دار کیا۔ نیزہ پشت سے پار ہو گیا اور آپ گھوڑے سے زمین پر تشریف لائے زمین پر گرتے ہی دشمنوں نے گھیر لیا اور شاہزادے کو شہید کر دیا۔ امام حسینؑ با قلب سوز اس وحشیانہ قتل میں گئے اور لاش لا کر ایک خیمے میں لٹا دی۔

### محمدؑ ابن مسلم:

جناب محمدؑ کی والدہ اُمّ ولدہ تھیں۔ جناب عبد اللہ کی شہادت کے بعد اولاد ابوطالبؑ نے ایک ساتھ حملہ کر دیا۔ اس میں جناب محمدؑ ابن مسلم زخمی ہو کر گر گئے اور ابو مرہم آزدی اور لقیط ابن ایاس جُحفی نے مل کر شہید کیا۔

محمدؑ ابن ابوسعیدؑ ابن عقیلؑ:

آپ لقیط ابن ایاس جہنی کے تیر سے جو آپ کی پیشانی پر لگا شہید ہوئے۔

جعفرؑ ابن عقیلؑ:

عبداللہ ابن عروہ خثعمی کے تیر سے مجروح ہوئے اور بشیر ابن خوط ہمدانی کی تلوار سے شہادت پائی۔

عبدالرحمنؑ ابن عقیلؑ:

عثمان ابن خالد جہنی اور بشر ابن خوط ہمدانی نے مل کر شہید کیا۔

حضرت محمدؑ ابن عبداللہؑ ابن جعفرؑ:

آپ کی والدہ حضرت زینب بنت امیر المومنین تھیں، جناب عبدالرحمن کی شہادت کے بعد جناب محمدؑ اپنے سگے بھائی عون کے ساتھ اذن جہاد لے کر میدان کارزار میں آئے۔ خوب داد شجاعت دی آخر عامر ابن ہشیل تمیمی کے ہاتھ سے شہادت پائی۔

حضرت عونؑ ابن عبداللہؑ ابن جعفرؑ:

آپ جناب زینب بنت جناب امیر المومنین کے صاحبزادے تھے۔ جناب محمدؑ کے ساتھ آپ اپنے ماموں کی خدمت میں حاضر ہو کر طالب اذن جہاد ہوئے۔ میدان قتال میں دونوں بھائیوں نے جا کر خوب جنگ کی آخر عبداللہ ابن قطہ طائی کے ہاتھ سے درجہ شہادت پر فائز ہوئے۔



## حضرت قاسم ابن حسنؑ:

ابھی جناب عون و محمدؑ کے ماتم سے فرصت نہ ہوئی تھی کہ جناب قاسم ابن جناب امام حسنؑ نے میدان کارزار کی اجازت طلب کی۔ امامؑ نے فرمایا تم تو میرے بڑے بھائی کی یادگار ہو۔ اور تم موت کو کیا سمجھتے ہو، قاسمؑ نے عرض کیا کہ موت تو شہد سے زیادہ شیریں ہے۔ پھر قاسمؑ کو یاد آیا کہ بابا میرے بازو پر ایک تعویذ باندھ گئے ہیں اور فرما گئے ہیں کہ جب تمہارے چچا پر کوئی بہت سخت وقت پڑے تو اس تعویذ کو کھول کر پڑھ لینا۔ قاسمؑ نے اس تعویذ کو کھول کر پڑھا اور چچا کی خدمت میں پیش کیا۔ امامؑ نے تعویذ پڑھ کر اجازت دی۔ اپنے ہاتھ سے قاسمؑ کے سر پر غمامہ باندھا اور اُس کے دونوں گوشے سینے پر لٹکا دیئے۔ اور گرتے کو کفن کی طرح چاک کر دیا۔ جناب قاسمؑ کی تیرہ یا چودہ سال کی عمر تھی اور آپ ابھی حد بلوغ کو بھی نہ پہنچے تھے۔ آپ نے رزمگاہ میں جا کر اپنی عمر کی مناسبت سے بہت سخت جنگ کی۔ پھر عمرو ابن سعد ابن نفیل نے موقع پا کر آپ کے سر پر تلوار کا وار کیا۔ جس سے آپ زمین پر تشریف لائے اور چچا کو مدد کے لیے آواز دی۔ امام حسینؑ بھیجے کی مدد کو دوڑے۔ امامؑ جب پہنچے ہیں تو قاتل بھی موجود تھا امامؑ نے اُس پر تلوار کا وار کیا جس سے اس کا ہاتھ کٹ گیا۔ پھر اُس نے اپنے ساتھ والوں کو مدد کے لیے پکارا اور اُس ہنگامہ گیر و دار میں وہ پامال ہو گیا۔ جب جمع منتشر ہوا تو امامؑ نے دیکھا کہ قاسمؑ کی لاش بھی پامال ہو گئی تھی۔ امام حسینؑ نے قاسمؑ کی لاش پر اس طرح نوحہ کیا ”شاق ہے تیرے چچا پر یہ امر کہ تو اُسے مدد کے لیے پکارے اور وہ مدد نہ کر سکے۔“ بعد اس کے امام حسینؑ بھیجے کی لاش اٹھا کر لے آئے۔

احمد ابن حسنؑ:

آپ ام اسحق بنت طلحہ کے بطن سے تھے، آپ نے عبداللہ ابن عقبہ غنوی کے تیر سے شہادت پائی۔

محمد ابن علیؑ:

امامہ بنت ابوالعاص کے بطن سے تھے آپ جناب محمد ابن حنفیہ سے چھوٹے تھے اور محمد اوسط یا محمد اصغر کہلاتے تھے۔ امام حسنؑ کی اولاد کے بعد جناب محمد اذن جہاد کے طالب ہوئے امامؑ نے اجازت دی آپ نے میدان کارزار میں جا کر خوب جنگ کی اور قبیلہ بنی ابان کے ایک شخص کے تیر سے آپ کی شہادت ہوئی۔  
حضرت عباسؑ، عبداللہؑ، عمرانؑ، جعفرؑ پسران امیر المومنینؑ:

فاطمہ بنت حزام کلابیہ کے بطن سے جو مدینے میں ام البنینؑ کے نام سے مشہور تھیں جناب امیر المومنینؑ کے چار فرزند تھے۔ جناب عباسؑ سب میں بڑے تھے اور آپ کی عمر ۳۴ سال کی تھی آپ سے چھوٹے جناب عبداللہؑ تھے ان سے چھوٹے جناب عمرانؑ تھے اور سب سے چھوٹے حضرت جعفرؑ تھے۔ یہ تینوں بھائی جناب عباسؑ کے مطیع و فرماں بردار تھے۔ سب سے پہلے جناب عباسؑ نے حضرت عبداللہؑ کو حکم دیا کہ میدان جنگ میں جا کر دشمنان دین سے قتال کرو اور امام پر اپنی جاں نثار کر دو۔ آپ میدان کارزار میں گئے خوب جنگ کی اور ہانی بنت ثبیث حضری کے ہاتھ سے شہادت پائی۔ اُس کے بعد آپ نے حضرت عمرانؑ کو حکم دیا۔ انھوں نے بھی جا کر جہاد کیا اور خولی بن یزید اصبی نے تیر سے آپ کو زخمی کیا جس سے آپ زمین پر گرے پھر قبیلہ ابان کے ایک شخص

نے آپ کو شہید کر دیا۔ جناب عمران کی شہادت کے بعد جناب جعفر رزمگاہ میں گئے آپ نے بھی خوب جہاد کیا اور بانی ثنیت حضری کے ہاتھ سے شہادت پائی۔  
**حضرت عباسؓ بن علیؓ:**

جناب ابو الفضل العباسؓ کی ولادت سنہ ۲۶ھ میں ہوئی تھی۔ ابتدا میں آپ اپنے پدر بزرگوار کے زیر تربیت رہے۔ پھر امام حسنؓ اور امام حسینؓ کے ساتھ زندگی بسر کرتے رہے۔ امام حسینؓ کی بڑی تعظیم و تکریم کرتے تھے اور ہمیشہ حضرت کو اپنا آقا اور اپنے آپ کو غلام سمجھتے رہے۔ آپ حُسن و جمال میں یگانہ روزگار تھے۔ اس لیے قمر بنی ہاشم کے لقب سے یاد کیے جاتے تھے۔ آپ بلند بالا اور قوت و شجاعت میں یکساں اور وحید عصر تھے آپ اسپ دور کا بہ پر سوار ہوتے تھے، پھر بھی پاؤں زمین پر خط دیتے تھے آپ بڑے عبادت گزار متقی عقیدے کے مضبوط اور ایمان کے پختہ تھے۔ کربلا میں روز عاشور آپ نے جو خدمات انجام دیئے وہ آپ کے عزم و ثبات کی پختگی کا نمونہ ہیں۔ ابن زیاد کے تحریری اور شمر کے زبانی امان نامہ کو ٹھکرا کر امر حق کے لیے موت پر رضامند ہو جانا جس میں آپ کے چھوٹے بھائی بھی برابر کے شریک ہیں معمولی انسان کا کام نہیں ہے۔ شب ہشتم آپ فوج حسینی کے بیس سواروں کو اپنے ساتھ لے کر نہر فرات پر تشریف لے گئے اور وہاں فوج ابن سعد سے جنگ کر کے پانی لائے جس نے آپ کو سقائے اہل بیت کا یا سقائے سکینہ کا لقب دلویا روز عاشور اسی پانی لانے کی کوشش میں آپ کے ہاتھ قلم ہوئے اور آپ درجہ شہادت پر فائز ہوئے۔

چھوٹے بھائیوں کی شہادت کے بعد جناب عباسؓ طالب اذن جہاد ہوئے۔ امامؑ نے فرمایا ”تم تو میرے علمدار ہو۔ جناب عباسؓ نے عرض کیا ”اب تحمل نہیں

ہوسکتا۔ میں زندگی سے سیر ہو چکا ہوں، خشک مشک بھی لے لی اور فرات کی جانب روانہ ہوئے گھاٹ پر پہنچ کر پہرے داروں سے جنگ کی اور اُن کو بھگا کر گھوڑا نہر میں ڈالا اور پانی چٹو میں لے کر پھینک دیا۔ پھر مشک بھری اور دریا کے باہر آئے۔ اتنے میں جو فوج بھاگ گئی تھی وہ پلٹ آئی اور علمدار کو حلقے میں لے لیا۔ اب جناب عباس تنہا تھے ہزاروں دشمن گھیرے ہوئے تیر و شمشیر کے وار کر رہے تھے جناب عباس کو اپنی جان سے زیادہ علم بچانے کی فکر تھی کہ نشانِ فوج اسلام سرنگوں نہ ہو اور علم سے زیادہ مشک کی حفاظت کا خیال تھا کہ اطفالِ حسین جو تین روز سے پیاسے تڑپ رہے ہیں سیراب ہو جائیں، ناگاہ حکیم ابن طفیل نے کمین گاہ سے آپ کے داہنے بازو پر تلوار کا وار لگا یا وہ ہاتھ قطع ہو گیا۔ آپ نے علم کو بائیں ہاتھ میں لے لیا۔ پھر زید بن ورقہ نے آپ کے بائیں ہاتھ پر بھی تلوار کا وار کر کے اس کو قطع کر دیا آپ نے علم کو سینہ سے لگا کر روکا مگر ایک ملعون نے مشک پر ایک تیر مارا جس سے پانی بہنے لگا پھر ایک تیر آنکھ پر پڑا جس سے آپ کی آنکھیں بند ہو گئیں اور ایک تیشی نے سر پر گرز مارا جس سے سر شق ہو گیا۔ آپ کو گھوڑے پر سنبھلنا دشوار ہو گیا اور آپ صدر زین سے فرشِ زمین پر تشریف لائے۔ زمین پر گر کر آپ نے امام حسین کو آواز دی ”میری خبر لیجئے“ حضرت بھائی کی مدد کے لیے دوڑے ہوئے گئے جناب عباس زخمی شیر کی طرح تڑپ رہے تھے۔ امام نے بھائی کی لاش پر پہنچ کر اس طرح نوحہ کیا ”بھائی عباس تمہارے مرنے سے حسین کی کمر ٹوٹ گئی اور چارہ و تدبیر کے راستے مسدود ہو گئے“۔ جناب عباس اس قدر مجروح تھے کہ امام آپ کی لاش خیمہ تک نہ لاسکے اور وہیں رہنے دی۔

## علی اصغرؑ:

جناب امام حسینؑ کے سب سے چھوٹے صاحبزادے جن کی عمر اس وقت چھ ماہ سے زائد نہ تھی آپ کی مادر گرامی جناب اُمّ ربابؓ بنت امراء اقیس ابن عدی کلبی تھیں اور جناب سکینہؓ بنت امام حسینؑ ان صاحبزادے کی ہم شیر تھیں۔ جناب علی اکبرؑ کی لاش سے رخصت ہو کر امام درخیمہ پر تشریف لائے اور جناب زینبؓ سے جناب علی اصغرؑ کو لے کر میدان کی طرف بڑھے اور فوج ابن سعد کو مخاطب کر کے فرمایا ”اے گروہ اشتیاق اگر تمہارے زعم باطل میں حسینؑ خطا وار ہے تو اس طفل نادان کا تو کوئی قصور نہیں ہے۔ یہ تین روز سے بھوکا پیاسا تڑپ رہا ہے میں اس کو زمین پر لٹا کر ہٹا جاتا ہوں کوئی اس کو ایک جام آب پلا دے۔“ امام کی اس تقریر سے دشمنوں کے دلوں پر بھی اثر ہوا مگر عمر ابن سعد نے حرمہ بن کاہل کو حکم دیا کہ امام کے کلام کو قطع کر دے۔ اُس نے کمان میں ایک تیر جوڑ کر بچے کی طرف پھینکا جس نے امام کا کلام اور بچے کا رشتہ بحیات قطع کر دیا۔ علی اصغرؑ کی لاش جب لے کر درخیمہ پر آئے تو ماں نے خوں بھرا لاشہ دیکھ کر کہا، کیا عرب میں بچے کو بھی نحر کیا جاتا ہے پھر امام نے تلوار سے ایک گڑھا کھودا اور بچے کو دفن کر دیا۔

## عبداللہ ابن حسنؑ:

امام حسنؑ کے سب سے چھوٹے صاحبزادے ان کا سن کر بلا میں گیا رہ برس کا تھا۔ آپ کی والدہ گرامی کا نام بنتِ سمیع تھا، جب امام حسینؑ مجروح ہو کر زمین پر تشریف لائے اور آپ کے گرد آپ کے قاتل جمع تھے یہ صاحبزادے خیمے سے نکل کر سیدھے اپنے چچا کے پاس آ گئے۔ ایک ظالم نے امام پر تلوار کا وار کیا بچے



نے چچا کو بچانے کے ارادے سے اپنا ہاتھ اٹھا دیا اس ظالم نے وار کر دیا اور بچے کا ہاتھ قلم ہو گیا پھر ایک اور شقی نے ایک تیر مار کر بچے کو شہید کر دیا۔

## حسینؑ ابن علیؑ:

جناب امیر المومنین بن ابی طالبؑ اور جناب فاطمہؑ زہرا بنت جناب محمد مصطفیٰؑ کے چھوٹے صاحبزادے اور امام حسنؑ کے چھوٹے بھائی آپ کی ولادت ۳ شعبان سنہ ۴ ہجری کو ہوئی، معرکہ کربلا میں آپ کی عمر ستاون سال کی تھی۔ آپ جناب رسالت مآب سے مشابہ تھے۔ پیغمبر اسلام کو آپ سے بہت محبت تھی اور اکثر فرمایا کرتے تھے کہ ”حسن و حسینؑ جو انانِ جنت کے سردار ہیں“ اور حسینؑ مجھ سے ہیں اور میں حسینؑ سے ہوں خداوند اس کو دوست رکھ جو حسینؑ کو دوست رکھے اور اس کو دشمن رکھ جو حسینؑ کو دشمن رکھے“ سرورِ عالم حسینؑ کو بچپن میں اپنی زبان چساتے تھے اور اپنے سینے پر سلاتے تھے اور کاندھے پر سوار کرتے تھے۔

مدینے میں جب آپ کو بیعت یزید کے لیے مجبور کیا گیا تو آپ نے ۲۸ رجب سنہ ۶۰ ہجری کو اپنی مادر گرامی اور جد امجد کی قبر سے رخصت ہو کر اور اپنے وطن کو خیر باد کہہ کر راہ مکہ معظمہ اختیار کی تاکہ خانہ خدا میں جو جانوروں تک کے لیے جائے امن و امان ہے آپ بے خوف ہو کر زندگی بسر کریں مگر وہاں بھی آپ کو پناہ نہ ملی اور حکومتِ شام کی طرف سے حاجیوں کے بھیس میں کچھ لوگ مکہ معظمہ بھیجے گئے تاکہ موقع پا کر آپ کو قتل کر دیں یا گرفتار کر لیں۔ مگر آپ کو خانہ خدا کا احترام مد نظر تھا آپ نے نہ چاہا کہ آپ کے باعث حرمِ خدا کی بے حرمتی ہو آپ حج کو عمرہ سے بدل کر ۸ ذی الحجہ کو جاہدہ پٹانے راہ کو نہ ہوئے۔

تقریباً چار مہینے آپ کا قیام مکہ معظمہ میں رہا اور اس کی اطلاع تمام بلاد اسلام



میں ہو گئی۔ اہل کوفہ جو حکومت بنی امیہ کے مظالم سے تنگ آ گئے تھے آپ سے ملتے جلتے ہوئے کہ آپ کوفہ تشریف لا کر ہماری ہدایت کریں ہمارے پاس کوئی امام و رہنما نہیں ہے اور اس مطلب کے ہزاروں خطوط مختلف قاصدوں کے ذریعہ سے آپ کی خدمت میں ارسال کئے گئے اب آپ کو ضروری معلوم ہوا کہ مکے کی اقامت ترک کر کے کوفہ تشریف لے جائیں۔ پھر بھی آپ نے یہ احتیاط کی کہ پہلے اپنے چچا زاد بھائی اور معتمد علیہ جناب مسلم بن عقیل کو کوفہ بھیج دیا کہ وہاں جا کر آپ کو حالات سے مطلع کریں۔ اہل کوفہ نے پہلے تو بہت بڑی تعداد میں جناب مسلم کے ہاتھ پر امام حسین کی بیعت کی مگر جب سابق گورنر کوفہ کا تبادلہ ہو گیا اور عبید اللہ ابن زیاد جو بڑا اسی ظالم جابر اور دشمن اہل بیت تھا گورنر بنا کر بھیجا گیا اور اُس نے احکام جاری کر دیئے کہ جو کوئی مسلم کی نصرت کرے گا یا اُن کو اپنے گھر میں جگہ دے گا اس کو قید کر دیا جائے گا تو جناب مسلم کی جماعت کم ہونے لگی اور آخر میں جناب مسلم اور اُن کے میزبان جناب ہانی شہید کر دیئے گئے۔ جناب مسلم نے انصار کی جماعت اور اُن کے مواعید پر اعتبار کر کے حضرت کو خط بھی لکھ دیا اور اس میں آپ کو کوفہ والوں کی طرف سے اطمینان دلایا اور اس خط کے بعد حضرت مکہ سے روانہ ہوئے۔

راہ میں آپ کو جناب مسلم کے قتل کی خبر اور اہل کوفہ کی بے وفائی کا حال معلوم ہوا آپ نے پسرانِ جناب مسلم سے استفسار کیا ان صاحبزادوں اور برادرانِ جناب مسلم نے چلنے پر آمادگی ظاہر کی اور آپ آگے بڑھے۔ آپ کوفہ کے قریب پہنچے تھے کہ حریر یاتی جو اُس وقت ابن زیاد کی فوج میں ایک ہزار سپاہیوں کا افسر تھا مع اپنے رسالہ کے وارد ہوا۔ اُس کے سپاہی اور مرکب سب شدتِ تشنگی

سے جاں بلب تھے آپ کے پاس جتنا پانی تھا، آپ نے سب سواروں اور مرکبوں کو پلا دیا اس کے بعد اس کے لشکر والوں نے اور آپ کے انصار نے آپ کے پیچھے نماز جماعت ادا کی حر آپ کو کوفہ جانے یا وطن واپس ہونے سے مانع ہوا چنانچہ آپ نے ایک تیسرا راستہ اختیار کیا جو دشت کربلا پر ختم ہوا۔

دوسری محرم ۶۱ ہجری کو آپ وارد زمین کربلا ہوئے اسی روز حضرت کے ساتھ حر اور اُس کا ایک ہزار سوار کا لشکر بھی پہنچا۔ تیسری کو عمر سعد پانچ ہزار سوار لے کر آگیا اُس کے بعد اور فوجیں آئیں جن کی تعداد کم از کم تیس ہزار بتائی جاتی ہے۔ ساتویں محرم سے آپ پر پانی بند کر دیا گیا اور دریا پر فوجیں مقرر کر دی گئیں کہ خیام حسین میں پانی نہ جانے پائے اور آپ عاجز و مجبور ہو کر بیعت یزید کر لیں مگر آپ وہ کوہِ عزم و ثبات تھے کہ آپ نے ہر طرح کی ایذا میں برداشت کر لیں آپ کے انصار آپ کے سامنے شہید ہو گئے، آپ کے گود کے پالے ظلم و ستم سبہ کر آپ سے جدا ہو گئے آپ کے دل کے ٹکڑے پیاس اور گرمی کی ایذا میں برداشت کر کے راہی جنت ہو گئے مگر آپ کے پائے استقامت میں ذرا بھی جنبش نہ ہوئی۔ یہ سب قربانیاں پیش کرنے کے بعد آپ خود بہ نفس نفیس اپنی قربانی پیش کرنے کے لئے گئے اور عصر کے وقت خوب جنگ کر کے اور سر سے پاؤں تک مجروح ہو کر اور تمام انصار و اعزاء کے داغ اپنے دل پر لے کر جنت میں اپنے نانا جناب رسالت مآب کے پاس پہنچ گئے۔

اس طرح آپ نے اپنے مادی جسم کو معرض فنا میں ڈال کر حیات جاوید حاصل کر لی اور اسلام کو ہمیشہ کے لئے تباہی و بربادی سے بچا لیا۔



شاہد نقوی:

## زیارتِ ناحیہ کا مختصر منظوم ترجمہ

خالق کا حکم ہے کہ رہیں غیب میں حضور قائم ہو اب محاذِ نگاہِ بشر سے دور  
کچھ دیر اور صبر کرے قلبِ ناصبور شب ختم ہو تو صبحِ حقیقی کا ہو ظہور

ہر چند ایک ایک نفس دل پہ بار ہو

شاید ابھی نہ ختمِ شبِ انتظار ہو

لیکن وداعِ روح نہیں غیبتِ امام واپس انھیں پھر آنا ہے دنیا میں لاکلام

باقی ابھی ہے خونِ شہیداں کا انتقام شاہد ہے خود زیارتِ ناحیہ امام

ہے جس کا لفظ لفظ کراہیں لیے ہوئے

روحِ امامِ عصر کی آہیں لیے ہوئے

”اقتباس از زیارتِ ناحیہ“

اے زندگی کے مطلعِ تاباں تجھے سلام اے حرفِ کن کے معنیٰ پناہ تجھے سلام

اے قلبِ دروہِ فخرِ رسولاں تجھے سلام اے قوتِ دلِ شہِ مرداں تجھے سلام

شتر کا دل سنبھالنے والے سلام لے

اے فاطمہؑ کی گود کے پالے سلام لے

تشنہ دہن سپاہ کے سالار پر سلام جلتے ہوئے خیام کے سردار پر سلام  
 پیاسی زباں پہ، دیدہ خونبار پر سلام مٹی بھرے ہوئے لب و رخسار پر سلام  
 اے نور سجدہ تہ خنجر مرا سلام  
 سوکھے گلے کی کٹتی رگوں پر مرا سلام

وہ جس کی ریش خوں سے ہوئی تراے سلام تڑپا کیا جو تپتی زمیں پر اُسے سلام  
 روندنا گیا جو سینہ اطہر اُسے سلام تھا جو بدن درندوں کی زد پر اُسے سلام  
 اتنی حرم کی فکر تھی جس تلخ کام کو  
 نیکتا تھا زیر تیغ بھی مڑ کر خیام کو  
 جن پیسیوں کی چھن گئی چادر انھیں سلام نظروں کی زد پہ تھیں جو کھلے سر انھیں سلام  
 زیب سناں تھے جو سراطہر انھیں سلام تھے بے کفن جو تپتی زمیں پر انھیں سلام  
 اے چاک زخم سینہ اکبر سلام لے  
 اے خون گردن علی اصغر سلام لے

چھیڑے گئے چھڑی سے جو زنداں انھیں سلام دربار میں کھڑے تھے جو لڑاں انھیں سلام  
 رسوا ہوئے جو چاک گریباں انھیں سلام روتا تھا جن پہ خانہ زنداں انھیں سلام  
 بیمار غم کو نوحہ زنجیر کو سلام  
 تاریک قید خانے کی تنویر کو سلام

دڑے جنھیں لگاتے تھے بدخواں انھیں سلام چہروں پہ مٹھرتے جو گیسواں انھیں سلام  
 سینوں میں کھولتے تھے جو آنسو انھیں سلام گردن سے بندھ رہے تھے جو بازو انھیں سلام  
 دل میں بھڑکتے شعلوں کو جو کم نہ کر سکے  
 جو اپنے دل کے ٹکڑوں کا ماتم نہ کر سکے

ہاں اے امامِ عصر جگر خوں ہے آپ کا ہے صبح و شام پیشِ نظر حشر کر بلا  
 کیا دل کا حال ہو گا بیاں سے ہے ماورا لیکن خموش ہیں کہ نہیں حکمِ کبریا  
 شاید ظہور کے لیے دل بے قرار ہو  
 ہم سے کہیں زیادہ غم انتظار ہو  
 ہم بھی شریک آپ کے غم میں ہیں یا امام اے کاش جلد آئے کہیں وقتِ انتقام  
 آقا محاذِ درد پہ ہیں آپ کے غلام اشکوں سے لکھر رہے ہیں شہِ کربلا کا نام  
 ہم پر یہ حق ہے فاطمہؑ کے نورِ عین کا  
 مولا قبول کیجئے پر سا حسینؑ کا

www.ziaraat.com  
 jahir.abbas@yahoo.com  
 Sabeel-e-Sakina

# علامہ ڈاکٹر سید ضمیر اختر نقوی کی کتابیں

نمبر	کتاب کا نام	صفحات	قیمت
..... ﴿سوانح حیات﴾ ..... jabir.abbas@yahoo.com			
۱۔	سوانح حضرت فاطمہؑ (انڈونیشیا پیپر)	1040	700/=
۲۔	ایران کی شہزادی جناب شہر بانوؑ	472	400/=
۳۔	شہزادہ قاسم ابن حسنؑ (جلد اول)	640	500/=
۴۔	شہزادہ قاسم ابن حسنؑ (جلد دوم)	400	500/=
۵۔	سوانح حیات شہزادہ علی اصغرؑ	960	800/=
۶۔	اُمّ البنینؑ	400	300/=
۷۔	سوانح حیات حضرت اُمّ کلثومؑ	544	600/=
..... ﴿تاریخ﴾ ..... jabir.abbas@yahoo.com			
۸۔	شہزادہ قاسم کی مہندی	400	500/=
۹۔	شہزادی زہنبیلا اور تاریخ ملک شام	224	200/=
۱۰۔	امام حسنؑ کی فتح اور دشمن خدا کی شکست	144	200/=



200/=	224	۱۱۔ غم حسین اور عزا داروں کی شفاعت
600/=	720	۱۲۔ ذوالجناح
200/=	144	۱۳۔ شہید علمائے حق
.....﴿ادبیات﴾.....		
300/=	288	۱۴۔ معصوموں کا ستارہ شہزادہ علی اصغر (فریج سے ترجمہ)
200/=	240	۱۵۔ اردو غزل اور کر بلا
300/=	384	۱۶۔ احساس (علی، ادبی مضامین)
300/=	338	۱۷۔ نوادرات مرثیہ نگاری (جلد اول)
300/=	368	۱۸۔ نوادرات مرثیہ نگاری (جلد دوم)
200/=	304	۱۹۔ کلام ضمیر (مرثیے، نوحے، سلام)
500/=	912	۲۰۔ شعرائے اردو اور عشق علی
500/=	720	۲۱۔ شاعر اعظم (میر انیس)
300/=	416	۲۲۔ میر انیس کی شاعری میں رنگوں کا استعمال
400/=	408	۲۳۔ میر انیس، بحیثیت ماہر حیوانات
500/=	366	۲۴۔ میر انیس (انگلش)
500/=	544	۲۵۔ اردو مرثیہ پاکستان میں
500/=	992	۲۶۔ خاندان میر انیس کے نامور شعرا
1000/=	1232	۲۷۔ ضمیر حیات

۲۸۔	دستانِ ناسخ	968	700/=
..... ﴿عشرہ مجالس﴾ ..... .....			
۲۹۔	عظمتِ حضرت زینبؓ (۱۵ مجالس)	368	300/=
۳۰۔	حضرت علیؓ میدانِ جنگ میں	224	200/=
۳۱۔	معراجِ خطابت (۵ جلدیں)	(مکمل سیٹ)	1400/=
۳۲۔	حضرت علیؓ کی آسانی تلوار ذوالفقار	368	300/=
۳۳۔	امام اور امت (اردو)	272	200/=
۳۴۔	امام اور امت (انگریزی ترجمہ)	307	200/=
۳۵۔	احسان اور ایمان	336	200/=
۳۶۔	ولایتِ علیؓ	336	200/=
۳۷۔	مجالسِ محسنہ (جلد اول)	400	200/=
۳۸۔	مجالسِ محسنہ (جلد دوم)	368	200/=
۳۹۔	معجزہ اور قرآن	320	200/=
۴۰۔	ظہورِ امام مہدیؑ	272	200/=
۴۱۔	عظمتِ صحابہ	288	200/=
۴۲۔	تاریخِ شیعیت	304	200/=
۴۳۔	قاتلانِ حسینؑ کا انجام	352	250/=
۴۴۔	علمِ زندگی ہے	352	300/=

۲۵۔	عظمت حضرت ابوطالبؑ	296	250/=
۲۶۔	اسلام پر حضرت علیؑ کے احسانات	257	250/=
۲۷۔	قرآن کی قسمیں	344	250/=
۲۸۔	معرفتِ الہی اور سیرتِ معصومینؑ	256	300/=
۲۹۔	بُت شکن اور بُت تراش	304	300/=
۵۰۔	انسان اور حیوان	272	300/=
۵۱۔	اقوامِ عالم اور عزاداریِ حسینؑ	304	300/=
۵۲۔	علیؑ وارثِ انبیاءؑ	328	300/=
۵۳۔	محسنینِ اسلام	304	300/=

www.zaboor.com  
 Sabeer-ul-Akbar  
 jabir.abbas@yahoo.com